

شہر رمضان

مقام · فضائل · اعمال · خصوصیات · کیفیات

رمضان المبارک کو پانے کے
نسخے اور نصاب



مولانا محمد مسعود ازہر



شہر رمضان

مقام · فضائل · اعمال · خصوصیات · کیفیات

رمضان المبارک کو پانے کے
نسخے اور نصاب



مولانا محمد مسعود ازہر



کتاب .... شہر رمضان

مصنف .... مولانا محمد مسعود ازہر

اشاعت [1] .... شعبان ۱۴۳۸ھ

تعداد ۱۱۰۰۰

صفحات ۲۰۸

قیمت .... 80 روپے نٹ

ہماری مطبوعات ملنے کے پتے

مکتبہ حسن اویس آرکیڈ گراؤنڈ فلور دکان نمبر 17 بالمقابل سوبھراج ہسپتال نزد اردو بازار کراچی 0300-2249928

مکتبۃ الایمان دکان نمبر ۱۳۱، ندیم ٹریڈ سینٹر، محلہ جنگی، عقب قصہ خوانی بازار پشاور 0321-9013592

مکتبہ عثمان، ایس اے-46، بلاک 5 ایڈمنسٹریشن ایمپلائیز سوسائٹی کراچی 021-34311896

مکتبہ ابن مسعودؓ، مدرسہ عبداللہ بن مسعودؓ، چشمہ جات نزد کمپنی باغ کوہاٹ 0321-5782621

مکتبہ عثمانؓ وعلیؓ، نزد بند حسن شادی ہال، کوثر کالونی بہاولپور 0321-6837145

مکتبہ مقصودؒ، اعظم مارکیٹ نزد کمیٹی چوک راولپنڈی 0323-5019010

ادارہ اشاعت الخیر، بیرون بوہڑ گیٹ ملتان، فون 061-4514929

مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ 081-2662263





ناشر

اسٹاکسٹ مکتبہ ابن مبارک حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

موبائل: 0321-4066827

بسم الله الرحمن الرحيم



فہرست

حصہ اوّل

رمضان المبارک سے پہلے

حصہ دوم

رمضان المبارک میں

حصّہ سوم

رمضان المبارک کے بعد



بسم اللہ الرحمن الرحیم

شہر رمضان

تعارف



از قلم: امیر المجاہدین حضرۃ مولانا محمد مسعود ازہر صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

تعارف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہر ''حمد'' ہر ''شکر'' ہر ''ثنا'' اور ہر بڑائی ہے......

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ...

اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا

اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں ......اس کتاب کا نام ہے ''شہر رمضان'' ...... ''شہر'' عربی زبان میں ''مہینے'' کو کہتے ہیں...... اسلامی، ہجری، قمری سال کے بارہ مہینے ہوتے ہیں...... ان میں سے نویں مہینے کا نام ''رمضان'' ہے...... اسلام کا ایک محکم، بنیادی اور قطعی فریضہ اس مہینے میں ادا ہوتا ہے...... اس فریضے کا نام ''صیامِ رمضان'' ...... یعنی رمضان کے روزے......

''رمضان'' کی فضیلت کچھ ''ظاہر'' ہے...... اور کچھ مخفی...... اگر یہ فضیلت مکمل طور پر ظاہر ہو جائے تو ہر مسلمان کی خواہش ہو کہ...... پورا سال رمضان رہے...... زندگی پوری ''رمضان'' میں کٹے...... اور موت تک کبھی ''رمضان'' سے جدائی نہ ہو......

''رمضان'' عربی زبان کا لفظ ہے...... اس لفظ میں گرمی، حرارت، روشنی...... اور جلانے، کوٹنے کا معنیٰ چھپا ہوا ہے......

اس لئے بعض حضرات نے فرمایا......

سُمّی رمضان لانہ یرمض الذنوب ای یحرقھا

''رمضان'' کو اس لئے رمضان کہتے ہیں کہ یہ گناہوں کو جلا دیتا ہے......

بعض نے فرمایا کہ...... یہ "رمض الصائم" سے ہے کہ روزے کی وجہ سے روزہ دار کے معدے میں بھوک ___ پیاس کی گرمی پیدا ہوتی ہے اور یہ گرمی اس کے "باطن" کو مضبوط کر دیتی ہے......

بعض نے کہا کہ...... رمضان میں انسانی دل حرارت، روشنی اور گرمی پاتے ہیں...... دلوں کی غفلت، سستی اور ٹھنڈک دور ہو جاتی ہے......

بعض نے فرمایا کہ...... یہ "رمضت النصل" سے ہے...... تیر اور نیزے کی دھار کو دو پتھروں کے درمیان کوٹ کر تیز کیا جاتا ہے...... عرب کے جنگجو "رمضان" میں اپنے ہتھیار تیز کرتے تھے تاکہ...... شوال میں خوب جم کر لڑائی کر سکیں اور حرمت والے مہینے "ذوالقعدہ" کے آنے سے پہلے اپنی جنگ نمٹا دیں...... رمضان بھی ایک مؤمن کے ایمان کو ایسا تیز کر دیتا ہے کہ پورا سال یہ ایمان درست رہتا ہے اور ٹھیک کام کرتا ہے...... اس لئے تو وہ شخص "خسارے" کی انتہا پر ہے جو "رمضان" کو ضائع کر دے......

خلاصہ یہ ہوا کہ رمضان میں گرمی ہے، حرارت ہے، روشنی ہے...... ایک ضعیف ___ قول یہ بھی ہے کہ رمضان اللہ تعالیٰ کا نام ہے...... اس قول کی تائید میں وہ حدیث پیش کی جاتی ہے...... جس میں فرمایا گیا کہ...... رمضان نہ کہا کرو کیونکہ "رمضان" اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے، بلکہ شہرِ رمضان کہا کرو یعنی رمضان کا مہینہ...... (بیہقی)

مگر اس حدیث کو حضرات محدثین نے "ضعیف" قرار دیا ہے...... چنانچہ وہ قول بھی ضعیف ہو گیا...... اس لئے ہم وہی بات دوبارہ عرض کرتے ہیں کہ "رمضان" کے لفظ میں "گرمی" تشریف فرما ہے...... "گرم مہینہ"...... آپ تاجروں سے پوچھ لیں وہ زیادہ نفع والے دن کہتے ہیں "آج بازار گرم" ہے...... جس دن کسی جگہ زیادہ رونق اور مجمع ہوتا ہوا سے "گرم دن" کہا جاتا

ہے......جس محبت میں وفا اور قربانی زیادہ ہو وہ ''گرم محبت'' کہلاتی ہے......کسی کی زیادہ الفت کو ''گرمجوشی'' سے تعبیر کیا جاتا ہے......رمضان واقعی گرم مہینہ ہے......قرآن مجید اس کا نام لیتا ہے......اور بتاتا ہے کہ میں اسی میں نازل ہوا......اسی مہینے میں اللہ تعالیٰ کی رحمت گرم جوشی سے اہل ایمان کو سینے سے لگاتی ہے......رمضان گرم مہینہ......ایک ایک لمحہ......گرم، قیمتی، حرارت بخش، روشن......اور پھر گرمی کا رمضان تو......سبحان اللہ......اسکی گرمیٔ بازار کے کیا کہنے......

مؤمن کا ایک خاص ''رنگ'' ہوتا ہے......مؤمن اللہ تعالیٰ کے رنگ میں ''رنگا'' ہوتا ہے......گناہوں کی کثرت اس ''رنگ'' کو پھیکا کر دیتی ہے......اور اس ''رنگ'' پر ''زنگ'' کی میل جما دیتی ہے......گناہ کہتے ہیں اپنی ناجائز خواہشات کو پورا کرنا......تب ''گرم رمضان'' تشریف لاتا ہے......اسکی گرمی اور حرارت مؤمن کے اصل ''رنگ'' کو نکھار دیتی ہے......اور اس کے ''رنگ'' پر جمے ''زنگ کو دور کر دیتی ہے......کہاں وہ وقت کہ وہ ناجائز خواہشات پوری کر رہا تھا......اور کہاں یہ وقت کہ وہ اپنے محبوب کی خاطر جائز خواہشات کو بھی روکے بیٹھا ہے......واقعی اگر ''رمضان'' نہ آئے تو اکثر لوگ تباہ ہو جائیں ......یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ......ہر سال ہماری صفائی، دھلائی، ترقی اور چار جنگ کے لئے ''رمضان المبارک'' کو بھیج دیتے ہیں......مگر رمضان کا فائدہ اسی مسلمان کو پہنچتا ہے جو......رمضان المبارک کی قدر کرے......اور اس کے فوائد کو حاصل کرنے کی کوشش کرے......گذشتہ کئی سالوں سے......رمضان المبارک کے موقع پر اپنی اور اہل ایمان کی یاددہانی کے لئے......کچھ باتیں عرض کی جاتی ہیں......کبھی مضمون کی صورت میں اور کبھی مکتوب کی شکل میں......اب الحمدللہ ان ''باتوں'' کو اختصار کے ساتھ کتابی صورت میں پیش کیا جا رہا ہے......عزیز مکرم مولانا عبیدالرحمن صاحب نے اس کام میں بھرپور

تعاون کیا اور احادیث بھی انہوں نے جمع کیں...... اللہ تعالیٰ ان کو فیض تام عطاء فرمائے...... اور بھی بعض رفقاء کا بہت گرمجوش تعاون رہا...... اللہ تعالیٰ انہیں کامل جزائے خیر عطاء فرمائے...... کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے...... رمضان المبارک بھی قریب ہے...... بندہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت ورحمت کا محتاج ہے......

آپ سب سے ''حسب سہولت'' دعاء کی درخواست ہے......

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا

محمد مسعود ازہر

۲۴ رجب ۱۴۳۸ یوم السبت

22 اپریل 2017ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شہر رمضان

حصہ اول

رمضان المبارک سے پہلے

خوشبو تیاری استقبال قیمت محاسبہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجب اور رمضان کی دعاء

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ...

یہ بہت قیمتی اور مبارک دعاء ہے...... رجب اور شعبان کے مہینوں میں کثرت کے ساتھ اس دعاء کا اہتمام کرنا چاہئے...... کیونکہ ہم سب اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کے محتاج ہیں......اور رمضان المبارک کو ایمان کے ساتھ پانے کے لئے جس قوت اور طاقت کی ضرورت ہوتی ہے...... وہ بھی اس دعاء کی برکت سے نصیب ہو سکتی ہے......

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جب رجب کا مہینہ آتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعاء فرماتے:

''اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ''

''یا اللہ! ہمارے لئے رجب اور شعبان میں برکت ڈال دیجئے اور ہمیں رمضان تک پہنچا دیجئے''۔

(أخرجه الطبرانی فی الاوسط برقم ۳۹۳۷، و أورده المصنف فی کشف الاستار برقم ۹۶۱... مجمع الزوائد/ کتاب الصیام، باب فی شهور البرکة و فضل شهر رمضان/ رقم الحدیث: ۴۷۷۴/ط، دار الکتب العلمیة، بیروت)

رجب......اور رمضان کی خوشبو

اللہ تعالیٰ اپنی ''مخلوق'' میں سے بعض کو بعض پر ''فضیلت'' عطاء فرماتے ہیں...... مثلاً اللہ تعالیٰ نے انسانوں میں سے اپنے انبیاء اور رسولوں کو فضیلت عطاء فرمائی...... پھر تمام رسولوں میں سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سب پر فضیلت بخشی...... دنوں میں سے ''جمعہ'' کو...... راتوں میں

سے ''لیلۃ القدر'' کو...... زمین کے ٹکڑوں میں سے ''مساجد'' کو...... اور بارہ مہینوں میں سے ''رمضان'' اور ''اشہر حرم'' کو فضیلت عطاء فرمائی...... ''اشہر حرم'' یعنی حرمت والے مہینے چار ہیں...... ان چار میں سے ایک ''رجب'' ہے...... جس کی مسنون دعاء یہ ہے......

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبَ وَ شَعْبَانَ وَ بَلِّغْنَا رَمَضَانَ......

''یا اللہ! ہمارے لئے رجب اور شعبان کے مہینے میں برکت عطاء فرما...... اور ہمیں رمضان المبارک نصیب فرما۔''

جس چیز کو اللہ تعالیٰ عظمت اور عزت دیں...... اس کی عظمت اور عزت کو تسلیم کرنا، قبول کرنا اور بجا لانا یہ ایمان اور عقل کی علامت ہے...... پس حرمت والے مہینے ''رجب'' کا احترام کریں...... اور احترام یہ ہے کہ ہم سب گناہوں سے بچیں...... اور نیکیاں کچھ بڑھا دیں...... ویسے بھی ''رجب'' آتے ہی رمضان المبارک کی خوشبو آنا شروع ہو جاتی ہے......

قمری مہینوں کی حکمت

رمضان المبارک اور عید کا چاند دیکھنے کے مسئلے پر جب جھگڑے کھڑے ہوتے ہیں تو...... بعض مسلمان سوچتے ہیں...... کیا ہی اچھا ہوتا کہ ہمارے مہینے بھی جنوری، فروری کی طرح سورج کے حساب سے ہوتے...... تب کوئی جھگڑا نہ ہوتا اور نہ ہی ایک ملک کے مسلمان الگ الگ عیدیں مناتے...... اور یوں اُمتِ مسلمہ ''چاند ماری'' سے بچ جاتی...... یہ خیال ظاہری طور پر اگرچہ کافی دلکش ہے مگر درست نہیں...... اس خیال کے درست نہ ہونے پر بہت سے دلائل دیئے جا سکتے ہیں یہاں صرف ایک دو آسان سی باتیں یاد رکھ لیں:

(۱) محرم، صفر وغیرہ قمری مہینوں کی ترتیب...... اللہ تعالیٰ نے اپنے سب سے افضل اور آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مقرر فرمائی ہے...... ظاہر بات ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو نظام دیا گیا ہے وہی...... انسانیت کیلئے زیادہ نفع مند اور افضل ہے۔

﴿۲﴾ مسلمان ہر سال ایک مہینہ روزے رکھتے ہیں...... اور ہر سال ان کی ایک بڑی تعداد حج کرتی ہے...... اگر اسلامی مہینے بھی جنوری، فروری کی طرح مقرر اور جامد ہوتے تو انسان مشقت میں پڑ جاتے...... اور عبادت کا مزہ ختم ہو جاتا...... اب رمضان کبھی گرمی میں آتا ہے، کبھی سردی میں...... کبھی بہار میں آتا ہے اور کبھی خزاں میں...... اس طرح دنیا کے ہر خطے کے انسان اپنا بہترین گزارہ کر لیتے ہیں...... اور ہر موسم کے روزے کا مزہ چکھ لیتے ہیں...... لیکن اگر رمضان المبارک ہر سال ایک ہی موسم میں آتا تو کچھ لوگ ہمیشہ کی مشقت میں...... اور کچھ لوگ ہمیشہ کی تن آسانی میں مبتلا ہو جاتے......

﴿۳﴾ چاند کا معاملہ ہرگز پیچیدہ نہیں ہے...... مگر چونکہ مسلمان حکمران دینی معاملات کو اہمیت نہیں دیتے اس لئے جھگڑے پیدا ہو رہے ہیں...... عرب ممالک میں ہجری تاریخ...... سرکاری طور پر جاری ہے...... وہاں حکومت خود اس تاریخ کی حفاظت کا انتظام کرتی ہے...... اس لئے وہاں کوئی جھگڑا نہیں ہوتا اور نہ دو عیدیں منائی جاتی ہیں...... خیر کوئی حکمت سمجھ میں آئے یا نہ آئے...... ہم مسلمان اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے غلام ہیں...... ہمارے ربّ نے ہمارے لئے جو مہینے مقرر فرمائے ہیں وہ چاند کے حساب سے ہیں...... اور ان کے نام محرم، صفر، رمضان وغیرہ ہیں...... نہ کہ جنوری، فروری......

رمضان المبارک کی تیاری شعبان ہی سے......

رمضان المبارک کے استقبال اور تیاری کے لئے شعبان ہی سے محنت شروع کر دینی چاہئے...... اہل علم فرماتے ہیں کہ شعبان کی نیکی کا رمضان المبارک کے ساتھ گہرا تعلق ہے...... پس جو لوگ ''شعبان'' اچھا گزارتے ہیں وہ رمضان المبارک کو بھی خوب کماتے ہیں...... ہم سب لوگ بہت تیزی کے ساتھ ''موت'' کی طرف جا رہے ہیں...... اور ہم ایسے عجیب لوگ ہیں کہ جا آگے رہے ہیں اور تیاری پیچھے کے لئے کر رہے ہیں...... اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو آخرت کی تیاری کرنے کی توفیق عطاء فرمائے...... قبر کا منہ صاف نظر آ رہا ہے اور ہاتھ اعمال سے خالی ہیں......

رمضان المبارک بخشش کا مہینہ ہے اور یہ مہینہ مسلمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا خاص تحفہ ہے......

قرآن مجید کو اپنے ساتھ لے جانا ہے

رمضان المبارک اور قرآن مجید کا آپس میں بہت گہرا تعلق ہے...... رمضان المبارک میں آپ سب سے پہلے اپنے دل میں ''قرآن مجید'' کی عظمت بٹھائیں کہ یہ کتنی بڑی اور کتنی ضروری نعمت ہے...... کوئی نعمت اس کے برابر نہیں...... کیونکہ باقی سب نعمتیں ''مخلوق'' ہیں...... جبکہ قرآن مجید خود اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اللہ تعالیٰ کا کلام ''مخلوق'' نہیں ہوسکتا......

اس کے لئے اچھا ہوگا کہ...... آپ فضائل قرآن مجید کی احادیث کا ایک بار ضرور مطالعہ کر لیں...... دوسرا کام یہ کہ اپنے دل میں اس بات کا عزم باندھیں کہ میں نے ان شاء اللہ قرآن مجید کو اپنے ساتھ لے جانا ہے...... جب یہ فکر دل میں بیٹھ گئی تو ان شاء اللہ اس کا کوئی نہ کوئی راستہ ضرور نکل آئے گا...... ورنہ......

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک شخص تجوید کے ساتھ قرآن مجید پڑھنا جانتا ہے...... وہ بہت پختہ حافظ بھی ہے...... اور قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر بھی جانتا ہے...... مگر مرتے وقت قرآن مجید اس کے ساتھ نہیں جاتا...... روح نکلتے وقت بھی قرآن مجید اس کے ساتھ کوئی تعاون نہیں فرماتا...... اور قبر و حشر میں بھی اس کا ساتھ نہیں دیتا...... بلکہ اُلٹا اس کے خلاف گواہی دیتا ہے...... یا اللہ! ایسی صورتحال سے آپ کی پناہ......

اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ...... ایک شخص شرعی عذر کی وجہ سے درست قرآن مجید نہیں پڑھ سکتا...... وہ حافظ اور عالم بھی نہیں...... تلاوت بھی زیادہ نہیں کرسکتا...... مگر مرتے وقت قرآن مجید اس کے ساتھ جاتا ہے...... اور آگے کے تمام مراحل میں اس کے ساتھ بھرپور تعاون کرتا ہے......

قرآن، شعبان، رمضان

جب شعبان شروع ہوجائے تو آپ رمضان المبارک کے لئے اپنا ''قرآنی منصوبہ'' طے کر لیں...... پھر اس کے لئے دعاء اور محنت شروع کردیں...... اور نتیجہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں...... ایک

آدمی ہروقت یہ سوچتا ہے کہ میں نے ان شاء اللہ مرنے سے پہلے قرآن مجید کے چار سومکتب قائم کرنے ہیں...... ایک آدمی یہ سوچتا ہے کہ میں نے ان شاء اللہ محاذوں تک قرآن مجید کے نسخے پہنچانے ہیں...... ایک آدمی یہ سوچتا ہے کہ میں نے اول تا آخر ایک بار قرآن مجید کی ہر آیت کو ان شاء اللہ ضرور سمجھنا ہے کہ میرا رب مجھ سے کیا فرما رہا ہے...... ایک آدمی یہ سوچتا ہے کہ میں نے درست تلفظ کے ساتھ قرآن مجید سیکھنا ہے، پھر روز تلاوت کرنی ہے اور اپنی ساری اولاد کو ان شاء اللہ حافظ بنانا ہے...... ایک آدمی یہ سوچتا ہے کہ میں نے ایک ایسا پریس قائم کرنا ہے جو صرف قرآن مجید چھاپے گا اور درست چھاپے گا اور مفت تقسیم کرے گا...... ایک آدمی یہ سوچتا ہے کہ میں نے ایک بار قرآن مجید کا اس طرح مطالعہ کرنا ہے کہ...... ہر آیت پر غور کروں گا کہ میرا اس پر کتنا یقین ہے اور کتنا عمل ہے...... ایک آدمی یہ سوچتا ہے کہ میں ان شاء اللہ ایک سو افراد کو قرآن مجید پڑھنا سکھا جاؤں گا...... وہ پڑھتے پڑھاتے رہیں گے...... اور میرا کارخانہ چلتا رہے گا...... ایک آدمی سوچتا ہے کہ...... میں اپنی اولاد کو سورہ فاتحہ خود حفظ کراؤں گا...... اولاد زندہ رہی اور بڑی ہوئی تو لاکھوں بار فاتحہ پڑھے گی جس کا اجران شاء اللہ میرے لئے جاری رہے گا...... ایک آدمی سوچتا ہے کہ میں جلد سازی کی چھوٹی سی دکان بنالوں گا...... چھٹی کے دن مساجد میں جاکر قرآن مجید کے ضعیف نسخے اٹھالاؤں گا اور ان کی جلد بنا کر واپس رکھ دوں گا...... ایک آدمی سوچتا ہے کہ...... میں کسی غریب آدمی کے ایک بچے کی قرآنی تعلیم کا سارا بوجھ اپنے سر لے لوں گا...... اور اس کی تعلیم مکمل ہونے تک ان شاء اللہ خرچہ اٹھاتا رہوں گا...... ایک آدمی سوچتا ہے کہ میں قرآن پاک کے فضائل کی دس احادیث ٹھیک یاد کروں گا اور روز کچھ مسلمانوں کو سناؤں گا...... اور انہیں قرآن مجید پڑھنے اور سمجھنے کی دعوت دوں گا...... ایک آدمی سوچتا ہے کہ روزانہ اتنا قرآن مجید حفظ کروں گا اور مرتے دم تک حفظ کرتا رہوں گا...... ایک آدمی سوچتا ہے کہ میں قرآن مجید کا ایک نسخہ لے کر...... کسی مستند عالم یا مستند ترجمہ کے ذریعہ اس پر نشانات لگا دوں گا تا کہ...... تلاوت کے وقت دھیان رہے کہ میں کیا پڑھ رہا ہوں...... پھر یہ نسخہ بعد والوں کے کام

بھی آتا رہے گا...... ایک آدمی سوچتا ہے کہ میں نے خود بھی قرآن مجید حفظ کرنا ہے...... اپنی بیوی اور اولاد کو بھی کرانا ہے اور اپنے پورے خاندان کو بھی کرانا ہے ان شاء اللہ......

دیکھیں! خدمت قرآن کا میدان کتنا وسیع ہے...... اور اہل ہمت کے لئے اس میں کیسے کیسے امکانات موجود ہیں...... یہ اوپر جو چند نیتیں بغیر ترتیب کے لکھی ہیں...... یہ بطور مثال ہیں...... اصل ترتیب درج ذیل ہے:

۱. قرآن مجید پر ایمان لانا
۲. قرآن مجید پر عمل کرنا
۳. قرآن مجید کی تلاوت سیکھنا اور کرنا
۴. قرآن مجید کے معنیٰ کو سمجھنا، سمجھانا، پڑھنا اور پڑھانا
۵. قرآن مجید کی دعوت دینا
۶. قرآن مجید کو حفظ کرنا، پھر حفظ رکھنا، اور قرآن مجید کا ادب کرنا......

اسی طرح اوپر جو نیتیں لکھی ہیں...... ان کے علاوہ بھی خدمت قرآن کے بے شمار طریقے ہیں...... آپ صرف تاریخ پر نظر ڈالیں تو اہل سعادت نے خدمتِ قرآن پر زندگیاں قربان کر دیں...... تفسیر الگ خدمت، ترجمہ الگ خدمت، الفاظ الگ خدمت، معانی الگ خدمت، تجوید الگ خدمت، کتابت، اشاعت، دعوت الگ خدمت...... اور بے شمار خدمات...... ارے بھائیو! شہنشاہِ اعظم، اللہ اکبر کا عظمت والا کلام ہے...... اس لئے اس کے خُدّام بھی بے شمار، خدمتیں بھی بے شمار اور ان خدمات کا اجر بھی بے شمار...... اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو توفیق عطا فرمائے...... مگر ایک کام لازماً کریں...... کہ ہمیشہ کے لئے اپنا معمول بنالیں کہ...... شعبان کے آتے ہی اپنی تلاوت میں کچھ اضافہ کرلیا کریں...... اس سے وقت بہت قیمتی ہو جائے گا...... بہت قیمتی...... اور ایسے ہی رمضان المبارک میں بھی زیادہ سے زیادہ قرآن پاک کی تلاوت کا مضبوط عزم کرلیں۔

شعبان ہی میں اپنا محاسبہ کرلیں......

بعض روایات کے مطابق بندوں کے اعمال شعبان کے مہینے پیش کیے جاتے ہیں۔ رزق اور موت وغیرہ کے اہم فیصلے بھی اسی مہینے میں نازل ہوتے ہیں۔ ۱۵ شعبان کی فضیلت بھی اہل سنت کے نزدیک ثابت ہے۔ اس لیے شعبان کے آتے ہی ہم سب اپنے اندر کا جائزہ لیں کہ کہیں ہم غفلت یا دل کی سختی کا شکار تو نہیں ہو رہے...... اپنے آپ سے یہ چند سوال پوچھیں......

۱۔ دل زندہ ہے یا غفلت، شہوت اور بدنظری سے بیمار ہے؟
۲۔ اللہ پاک کی رضا مقصود ہے یا دنیا کی فکروں کا حملہ ہے؟
۳۔ نماز باجماعت کا اہتمام ہے یا نہیں؟
۴۔ تلاوت، درود شریف و دیگر معمولات پورے ہیں یا ادھورے؟
۵۔ والدین راضی ہیں یا ناراض؟
۶۔ رجب، شعبان والی مسنون دعائیں یاد ہیں یا نہیں؟
۷۔ شہادت کا شوق اور دعا جاری ہے یا نہیں؟
۸۔ اجتماعی اموال میں امانت اور احتیاط ہے یا نہیں؟

اگر ان سوالات پر غور کرنے سے معلوم ہو کہ غفلت ہو رہی ہے تو پھر شیطان سے اپنا ہاتھ چھڑا کر اللہ پاک کی طرف بھاگیں۔ دو رکعت صلوٰۃ الحاجت اور ایک ہزار بار ''**یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ**'' پڑھ کر اللہ پاک سے توبہ، استغفار کر کے ان تمام سوالات میں خود کو ٹھیک کریں......

رمضان المبارک ـــــ کا استقبال

کوئی بڑا معزز مہمان آرہا ہو تو اُس کے لئے بہت کچھ کیا جاتا ہے...... رمضان المبارک تو بہت معزز مہمان ہے...... ہمیں اپنا دل اور منہ دھو کر اس مہمان سے ملاقات کی تیاری کرنی چاہئے...... کاروباری حضرات اپنے کاروبار سمیٹ کر ایسی ترتیب بنائیں کہ انہیں عبادت و تلاوت کا زیادہ سے

زیادہ وقت مل سکے...... اللہ والوں کو محاذوں کا رُخ کرنا چاہئے کہ...... رمضان غزوہ بدر اور فتح مکہ کا مہینہ ہے...... یہ مہینہ اگر جہاد یا رباط میں گزرے تو پھر کیا ہی مزے ہیں...... اہل قرآن کو قرآن پاک کی طرف زیادہ توجہ شروع کر دینی چاہئے...... اور خواتین کو خاص طور سے رمضان کی تیاری کا اہتمام کرنا چاہئے...... رمضان المبارک کی تیاری کے لئے درج ذیل کام بہت ضروری ہیں۔

☆......جن کے ذمہ زکوٰۃ باقی ہے وہ فوراً خوشدلی کے ساتھ زکوٰۃ ادا کریں...... نوٹ اور زیورات کم ہونے سے نہ گھبرائیں...... بلکہ ان نوٹوں اور زیورات کو اپنی اصل زندگی کے لئے آگے بھیجنے کی عقلمندی کریں۔

☆......جن کی نمازیں کمزور چل رہی ہیں وہ باجماعت اور باتوجہ نماز کا ابھی سے اہتمام شروع کر دیں...... نماز کے بغیر ایمان اور اسلام بس نام کے ہی رہ جاتے ہیں...... اور کمزوری کے آخری درجے پر پہنچ جاتے ہیں۔

☆......جن کے ذمے کسی کا قرضہ ہے...... اور ان کے پاس مال موجود ہے تو فوراً قرضہ ادا کریں...... مال کو اپنے پاس رکھ کر خوش ہوتے رہنا بہت بری عادت ہے...... مال اس لئے ہوتا ہے کہ اس کے ذریعہ نیکیاں کمائی جائیں اور گناہوں سے بچا جائے...... پس آپ بھی اپنا قرضہ ادا کر کے اپنی جان چھڑائیں...... قرضہ ادا ہوگا تو رزق میں برکت شروع ہو جائے گی۔

☆......جن کی موبائل دوستیاں چل رہی ہیں...... ناجائز یاریاں بڑھ رہی ہیں وہ رمضان المبارک کے استقبال میں اپنے نمبر بدل لیں اور اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم کھالیں کہ...... ہم اب موبائل اور کمپیوٹر کا غلط استعمال نہیں کریں گے...... اللہ تعالیٰ کے نام کی عظمت اور قسم انشاء اللہ ان کے ارادوں کو مضبوط کر دے گی......

☆......جن کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے وہ ابھی سے اپنے غریب رشتہ داروں کیلئے...... مجاہدین اور دینی مدارس کیلئے لفافے بنانے شروع کر دیں...... بہت خوشی اور روحانی سرمستی کے عالم میں بڑے بڑے نوٹ ان لفافوں میں بھر کر...... ان لفافوں کو خوشی سے دیکھیں کہ یہ ہے

میرا اصل مال جو میرے کام آئے گا......

☆......افطار کیلئے کھجوریں خریدیں کہ......رمضان المبارک سے پہلے تقسیم کرنی ہیں......اور کھلے دل کے ساتھ مالی ہدایا کے ذریعے رمضان المبارک کے استقبال کی تیاری کرلیں......

☆......اہل جہاد نیت کرلیں کہ......جہاد کے حوالے سے جو کام ہمارے ذمے لگا رمضان المبارک میں بھرپور اخلاص اور محنت کے ساتھ کرینگے......شہداء کرام کے گھرانوں کا خصوصی خیال رکھیں گے......اپنے اسیر بھائیوں کیلئے خوب اچھا سامان بھیجیں گے......اور ان کیلئے زیادہ دعائیں مانگیں گے......

رمضان المبارک کو پانے کا ایک اہم عمل

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا نور اللہ مرقدہ کا رسالہ ''فضائل رمضان''......علماء کرام کے لئے بھی مفید ہے اور عوام کے لئے بھی......اور یہ بار بار پڑھنے کی چیز ہے......فضائل اعمال کتاب ہر جگہ ملتی ہے آپ اس میں یہ رسالہ نکال کر......پڑھ لیں......امید ہے کہ رمضان المبارک میں غفلت نہیں ہوگی......اور سب سے بڑھ کر جو چیز ہے وہ ہے خود آپ کی اپنی فکر......کیا آپ رمضان المبارک کو پانا اور بنانا چاہتے ہیں؟......اگر آپ کے اندر یہ فکر ہوگی تو......پھر آپ اس کے لئے کم از کم دو رکعت نماز ضرور ادا کر کے دعاء کریں گے......تجربہ سے ثابت ہے کہ......رمضان المبارک کو پانے کے لئے......یہ دو رکعت......ہر مطالعے، ہر وعظ اور ہر نصیحت سے زیادہ فائدہ دیتی ہے......آپ مکمل شوق اور رغبت کے ساتھ دو رکعت صلوٰۃ حاجت ادا کریں اور پھر عاجزی سے دعاء مانگیں کہ......یا اللہ! مجھے یہ رمضان رحمت، مغفرت اور جہنم سے آزادی والا عطاء فرما دیجئے......میرے لئے یہ رمضان آسانی اور قبولیت والا بنا دیجئے......اور مجھے یہ رمضان اپنی رضا والے اعمال کے ساتھ گذارنے اور پانے کی توفیق عطاء فرما دیجئے......یہ دعاء جلدی جلدی اور سرسری نہ ہو......بلکہ خوب جم کر مانگیں......اور اس طرح مانگیں کہ آپ خود کو اس کا محتاج سمجھیں......اور اللہ تعالیٰ سے مدد چاہیں کہ......وہ ہمیں رمضان المبارک بہت مقبول اور

بہت قیمتی گزارنے کی توفیق اور صلاحیت عطاء فرمائے...... دو رکعت کا یہ عمل جو بھی کرتا ہے وہ ضرور رمضان المبارک کی خیر اور اس کا نفع پانے کی اُمید میں آجاتا ہے......

جس کا شعبان ٹھیک اس کا رمضان ٹھیک

شعبان کا مہینہ رمضان شریف کا استقبال ہے۔ جس کا شعبان ٹھیک گذرے اس کا رمضان ٹھیک گذرتا ہے اور رمضان ٹھیک رہے تو پورا سال ٹھیک گذرتا ہے، انشاء اللہ۔ شعبان میں کلمہ طیبہ کی کثرت سے اپنے دلوں کی اصلاح کریں۔ موت قریب ہے، قبر اور حشر کی فکر کریں۔ غیبت سے بچیں، یہ بدکاری سے بھی برا گناہ ہے۔ اپنے والدین کی خدمت اور اکرام کریں۔ بخل اور مال کے لالچ اور نفاق سے صبح شام اللہ پاک کی پناہ مانگیں۔ ہر مسلمان کی دل سے قدر کریں اور نمازیں ٹھیک قائم کریں۔ دل میں شہادت اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شوق بڑھائیں اور اسکی دعا کریں۔ اللہ پاک مجھے اور آپ سب کو ہمیشہ کیلئے "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" نصیب فرمائے اور ہم سب کو خالص اپنی رضا کیلئے قبول فرمائے۔ آمین۔

رمضان کی پیشگی تیاری

شعبان کے آخری 15 دن اپنے عمل میں کچھ اضافہ کرنا چاہئے تاکہ رمضان المبارک کی تیاری رہے۔ آپس میں تعلقات ٹھیک کریں۔ اپنی بیویوں پر ظلم نہ کریں۔ داڑھی ایک مشت واجب ہے۔ جب عمر بڑھتی ہے تو شیطان داڑھی جیسی عظیم اور پیاری سنت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ میں لگا دیتا ہے تاکہ عمر کم نظر آئے۔ اے حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے امتیو! چھوٹا نظر آکر کیا کرو گے۔ ہمیں تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام نظر آنا چاہئے۔ داڑھی ٹھیک رکھیں، خالص کالا خضاب بھی نہ لگائیں۔ طہارت ایمان کا حصہ ہے۔ خود ہر وقت پاک صاف رہیں، اپنے گھروں اور بستروں کو پاک صاف رکھیں۔ اپنی مساجد، مراکز، مکاتب کو شیشے کی طرح صاف رکھیں۔ بیت الخلاء خود صاف کرنا ہمارے اکابر کا طریقہ ہے۔

استقبالِ رمضان المبارک ـــــ اور ایک وظیفہ

رمضان المبارک کی چاند رات سورۃ الفتح پڑھ لیں، بہتر یہ ہے کہ دو رکعت نفل ادا کریں اور اس میں یہ سورۃ مبارکہ پڑھیں، انشاء اللہ پورا سال فائدہ ملے گا...... اور رمضان المبارک کی آمد کا استقبال مسجد میں تلاوت و ذکر کی حالت میں کریں۔

رمضان المبارک ـــــ کا استقبال...... شاندار

''رمضان المبارک'' آنے والے ہیں۔ گناہوں کو جلانے والے، نیکیوں کا وزن بڑھانے والے، خوشبو سے معطر، نور سے منور، روشنی سے لبریز، لذیذ بھوک، میٹھی پیاس، خوشیوں والی افطاری، قرآن پاک کی بہاریں، جہاد کے ولولے، تراویح کی پر کیف رکعتیں...... اور لیلۃ القدر، کبھی سوچا ہے کہ لیلۃ القدر کیا ہے؟ عظیم، کریم، رحیم رب کا اپنے حبیب ﷺ کی اُمت کیلئے دلکش تحفہ۔ جی ہاں! وہ آنے والے ہیں۔ انکی بھینی بھینی خوشبو آنا شروع ہوگئی ہے۔ ایمان والو! رمضان المبارک کا شاندار استقبال کرنا۔ وضو، پاک کپڑے، پاکیزہ دل، تر آنکھیں، مسجد اور اپنے رب سے اُمیدیں، اسکا خوف، خشیت۔ دیکھو! رمضان ضائع نہ جائے، تحفے کی ناقدری نہ ہو۔ تھکاوٹ کے بہانے ختم۔ اخلاص، عبادت، دین کا کام، تلاوت، کلمہ طیبہ، درود، استغفار اور محنت، ہاں محنت، ہاں محنت۔ اسیران اسلام کیلئے والہانہ دعائیں، جہاں بھی ہوں۔ دین کے عظیم کام سے وفاداری، جتنی بھی زیادہ ہو۔

کامیاب ـــ مجاہدین کا دستور

کامیاب مجاہدین کا ہمیشہ سے یہ دستور رہا ہے کہ...... جیسے ہی ''رجب'' کا مہینہ ختم ہوا، انہوں نے قرآن اور جہاد کو تھام لیا...... شعبان میں محنت کی اور رمضان المبارک میں فتوحات پائیں...... ماشاء اللہ، جہاد کا نور اب ہر طرف پھیل چکا ہے...... جہاد کے دوست ـــ اور دشمن سب نمایاں ہو کر سامنے آ

چکے ہیں...... جہاد کے بری، بحری اور پہاڑی محاذ کھل چکے ہیں...... قدیم اسلحہ اور گھوڑوں سے لے کر جہاز اور ٹینک تک مجاہدین کے پاس موجود ہیں...... جہاد کا مسئلہ اب چند سال پہلے کی طرح ''اجنبی'' نہیں رہا...... جہاد کے موضوع پر کتابیں، بیانات اور دیگر دستاویزات ہر جگہ مہیا ہیں...... دشمنانِ اسلام جہاں بھی مسلمانوں پر حملہ کرتے ہیں...... وہاں انہیں مجاہدین کی طرف سے مزاحمت کا سامنا کرنا پڑتا ہے...... اَقوامِ متحدہ نام کا ادارہ اب آخری ہچکیاں لے رہا ہے...... سوویت یونین نام کا اِتحاد بکھر چکا ہے...... اور دہشت کا نشان امریکہ اب منتشر ہوتا جا رہا ہے...... کمزور، رسوا، بدنام، غیر مقبول...... اور بے رُعب...... اور یورپی اِتحاد اپنے وجود کو بچانے کی آخری کوششیں کر رہا ہے...... جہاد نے گذشتہ پندرہ سال میں دنیا کے حالات اور دنیا کے نقشے کو بدل ڈالا ہے اور تبدیلی کا یہ عمل تیزی سے جاری ہے...... مجاہدین کو چاہیے کہ قرآن مجید کو مضبوط تھام لیں...... پھر ان کی فتوحات کا دائرہ بہت وسیع ہو جائے گا...... کیونکہ قرآن مجید کا آغاز ہی سورۃ فاتحہ سے ہوتا ہے...... ماضی کے کئی اسلامی لشکروں نے سورۃ فاتحہ کی برکت سے بڑے بڑے شہر اور قلعے فتح کئے...... اور اسی قرآن مجید میں سورۃ ''الفتح'' موجود ہے...... یہ سورۃ مجاہدین کو ''فاتح جماعت'' بنانے کا طریقہ سکھاتی ہے...... اور اسی قرآن مجید میں سورۃ ''النصر'' موجود ہے...... جو زمین پر اللہ تعالیٰ کی نصرت اُتارنے کا طریقہ بتاتی ہے...... مجاہدین کے معاشی مسائل کے حل کیلئے سورۃ ''انفال'' موجود ہے...... اور مجاہدین کو پہاڑوں جیسا حوصلہ دِلانے والی سوۃ ''توبہ'' بھی ہمارے سامنے ہے......

''مجاہد'' جس قدر ''قرآن'' سے جڑے گا، اسی قدر اس کا جہاد کامیاب اور شاندار ہو گا...... اس لئے اے مجاہدین کرام!...... قرآن مجید کو سینے سے لگا لیجئے...... محاذوں کی گرمی ہو یا ریاضت و تربیت کی سرگرمی...... دعوت کی بھاگ دوڑ ہو یا کسی مہم کی محنت...... قرآن مجید آپ کے ساتھ رہے...... جن کو درست پڑھنا نہ آتا ہو وہ فوراً سیکھنا شروع کر دیں...... جو پڑھنا جانتے ہوں وہ تلاوت میں اضافہ کر دیں...... جو حفاظ ہیں وہ حفظ کو پختہ کریں...... اور سب مل کر قرآن مجید زیادہ سے زیادہ سمجھنے کی کوشش کریں......

رمضان المبارک...... مغفرت کا موسم

اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت کا موسم اور موقع...... رمضان المبارک...... سبحان اللہ! رمضان المبارک...... مرنے کے بعد عذاب یافتہ لوگ بس یہی درخواست کریں گے کہ ہمیں ایک موقع اور دیا جائے...... دنیا میں واپس بھیجا جائے...... ہم عبادت کریں گے، سارا مال لٹائیں گے، جان دیں گے، مال دیں گے...... بس اے رب! ایک موقع...... ایک موقع...... مگر جواب ملے گا، اب اس کا امکان ہی نہیں...... بھائیو! ابھی تو سانس موجود ہے...... اور موقع بھی مل رہا ہے...... رمضان المبارک...... پھر اس موقع سے فائدہ اٹھانے میں کوئی سستی، کوئی کوتاہی نہ ہو...... غیبت بند...... کچھ نہیں ملتا...... جھوٹ بند...... لعنت ہی لعنت...... جی ہاں! جھوٹ لعنت ہے...... فضول گپ شپ بند...... یہ بربادی والا عمل ہے...... ہر گناہ سے توبہ، روزانہ کم از کم دو رکعت صلوٰۃ الحاجہ...... کہ مغفرت والا رمضان نصیب ہو...... تمام روزوں کی نیت، تراویح کی نیت...... لیلۃ القدر میں قیام کی نیت...... مر گئے تو نیت کا ثواب مل جائے گا ان شاء اللہ...... رمضان کی پہلی رات جو نوافل میں سورۃ الفتح پڑھ لے...... وہ انشاء اللہ پورا سال فتوحات پاتا ہے......

اپنے دل پاک کرلیں

اللہ تعالیٰ دلوں کو دیکھتے ہیں...... اپنے دل پاک کرلیں...... صاف کرلیں تاکہ...... رمضان محترم کا استقبال کرسکیں...... ہم اپنے دل کو اچھی نیتوں سے مہکا دیں...... حسد، بغض، کینہ، لالچ حرص، تکبر نکال دیں...... اچھی نیتیں بڑی بڑی، لمبی لمبی کریں...... مگر دنیا کے لئے کل کی بھی کوئی خواہش دل میں نہ پالیں...... جو ملنا ہوگا خود آ جائے گا...... اور جو نہیں ملنا اس کی فکر کیوں سر پر اٹھائے پھریں......

اے رمضان! عظیم رمضان!

اللہ تعالیٰ نے...... تجھے کتنا مبارک...... کتنا پیارا، کتنا عظیم......اور کتنا مقدس بنایا ہے......
اے رمضان!......ساری دنیا کے مسلمان...... تیرے آنے کی تیاری......اور دعاء کر رہے ہیں...... کتنے مجاہد اور کتنے اللہ والے...... تیرے استقبال کیلئے بے چین ہیں......اور تیرے انتظار کی ایک ایک گھڑی...... گن گن کر گزار رہے ہیں...... اے رمضان! تو بہت عجیب ہے...... ہمارے آقا مدنی، ان پر میں اور میرا سب کچھ قربان...... صلی اللہ علیہ وسلم...... رجب کا چاند دیکھتے ہی تجھے یاد کرنا شروع کر دیتے تھے...... یا اللہ! ہمارے لیے رجب اور شعبان میں برکت عطا فرما......اور ہمیں رمضان تک پہنچا...... اے رمضان! رب تعالیٰ نے تیری جھولی کو......سعادتوں سے بھر دیا...... اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک جیسی عظیم الشان کتاب...... تیری ایک رات میں......لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر اتار دی...... واہ رمضان واہ...... قرآن پاک جیسا تحفہ تیری پاکیزہ رات میں......اس اُمت مرحومہ کو ملا...... اے رمضان!...... تیرا تو نام بھی قرآن پاک میں مذکور ہے......اس لیے تو بھی مبارک اور تیرا نام بھی مبارک...... اے رمضان! تیری جھولی بھری ہوئی ہے......تو رحمت، مغفرت، جہنم سے نجات کا مہینہ ہے......تو سخاوت اور غمخواری کا مہینہ ہے...... اے رمضان! تیرے دن پاک اور تیری راتیں منور اور معطر ہیں...... اے رمضان! تو پھر آ رہا ہے...... پوری شان کے ساتھ...... پوری آن کے ساتھ...... معلوم نہیں اس بار تو کتنے گناہگاروں کی پاکی کا ذریعہ بنے گا...... ہاں رمضان ہاں!......ہمیں پتہ ہے...... تیری راتوں کے نور نے بڑے بڑے شرابی، پاپی، زانی، ڈاکو......اور چور...... پاک کر کے جنتی بنا دیئے...... ہاں رمضان! ہمیں علم ہے......تو بہت سخی ہے...... تجھے ربّ نے بہت طاقت دی ہے......حضرت جبرئیل علیہ السلام...... جو انبیاء علیہم السلام پر اُترا کرتے تھے...... اے رمضان!...... وہ تیری ایک رات میں......امت کے ان لوگوں کے پاس آتے ہیں...... جو...... بلک رہے

ہوتے ہیں...... رو رو کر رب کو منا رہے ہوتے ہیں...... جھوم جھوم کر تلاوت کر رہے ہوتے ہیں...... اور تلواریں اٹھائے...... دشمنوں کا مقابلہ کر رہے ہوتے ہیں...... اے رمضان!...... ہاں! یہ حقیقت ہے کہ تیری...... شبِ قدر میں...... روح القدس فرشتوں کو لیکر...... زمین پر آجاتے ہیں...... اور خوش نصیب لوگوں کے لئے سلامتی کی دعاء مانگتے ہیں...... اے رمضان! ہمیں معلوم ہے تیرے آتے ہی جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں...... یا اللہ! ہمیں بھی جنت عطاء فرما...... اور تیرے آتے ہی جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں...... یا اللہ! ہمیں جہنم سے بچا...... اے رمضان! ہمیں معلوم ہے تو برکت بن کر آ رہا ہے...... تو ہمارے دردوں کی دوا بن کر آ رہا ہے...... جلدی آ جا...... اے برکت والے مہینے...... سب تیرا انتظار کر رہے ہیں...... کچھ دیوانے تو یوم بدر کی سنت کو زندہ کرنے کیلئے بے قرار ہیں...... اور کچھ تیرے سر اور پاؤں چومنے کیلئے تڑپ رہے ہیں......

ہاں!...... رمضان تو آ رہا ہے...... تیرے پیارے قدموں کی آہٹ سنائی دے رہی ہے...... مسجدوں میں تیرا تذکرہ چل پڑا ہے...... عمرے کرنے والوں نے احرام اٹھا لیے ہیں...... جہاد کے مزے لوٹنے والوں نے گھر والوں کو الوداع کہہ دیا ہے...... فدائیوں کی آنکھوں میں...... حورعین کی چمک اتر آئی ہے...... اور قرآن پڑھنے والے...... منٹ منٹ گن رہے ہیں...... مرحبا!...... خوش آمدید!...... اے رمضان!...... بہت سے خوش نصیب...... تیرے مقدس ایام میں روزانہ ایک قرآن پاک ختم کریں گے...... اور کمزور لوگ تین دن میں ایک ختم...... معلوم نہیں ہماری قسمت میں کیا لکھا ہے؟...... یا اللہ! ہمارے لیے بھی...... قرآن مجید پڑھنا...... اور سننا آسان فرما...... اور پھر قبول بھی فرما...... بہت سے لوگ ...... اے رمضان!...... اپنی جیبیں اور تجوریاں کھول دیں گے...... روزے داروں کو روزہ افطار کرائیں گے...... شہداء کرام کے گھروں تک خرچہ اور کھانا پہنچائیں گے...... اور غازیان اسلام کی جہادی ضرورتوں کو پورا کریں گے...... معلوم نہیں ہماری قسمت میں کیا لکھا ہے؟......

یا اللہ! ہمارے لیے بھی یہ اعمال آسان فرما...... بہت سے لوگ...... اس مہینے میں بخشے جائیں گے...... عرش سے اعلان ہوگا...... کہ ان کا نام جہنم کی فہرست سے نکال کر جنت کی فہرست میں لکھ دو...... یا اللہ! ہم بھی اسی فضل کے سوالی ہیں...... بہت سے لوگ اے رمضان! تیرے آتے ہی گناہوں کو یوں چھوڑ دیں گے جس طرح خنزیر کے گوشت کو پرے پھینکا جاتا ہے۔ یا اللہ! ہمیں بھی انہیں میں سے بنا......

رمضان المبارک کی تیاری کے لئے ضروری کام

رمضان المبارک میں ایسے لوگ بھی بخشے جاتے ہیں جو اپنے اعمال کی وجہ سے جہنم کے مستحق بن چکے ہوتے ہیں...... اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم رمضان المبارک میں خوب محنت کر کے خود کو جہنم کی آگ سے بچالیں...... اور رمضان المبارک کے ایک ایک لمحے کی قدر کریں...... اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم رمضان المبارک کی آمد سے قبل ہی اس کی تیاری شروع کر دیں...... اس تیاری میں ہمیں درج ذیل کام کرنا ہوں گے۔

۱...... روزانہ اس دعاء کا اہتمام کہ...... یا اللہ! ہمیں قبولیت، رحمت اور مغفرت والا رمضان المبارک نصیب فرما...... یہ دعاء، بہت توجہ، اخلاص اور آہ وزاری سے کی جائے......

۲...... اپنی عبادت میں کچھ اضافہ کر دیں...... ایک ہزار بار درود شریف کا معمول ہے تو سو، دو سو بڑھا دیں...... فجر کی نماز جماعت سے نہیں پڑھتے تو فوراً شروع کر دیں...... نماز سے کچھ پہلے مسجد جا کر چند نوافل ادا کر کے...... اللہ پاک کا قُرب اور محبت محسوس کریں کہ...... میرے مالک نے مجھے اپنے گھر بلایا ہے...... اور اپنے سامنے چند سجدوں کا موقع دیا ہے...... سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللہِ الْعَظِیْم......

۳...... اگر کسی پر قرضہ ہے تو وہ ابھی سے پکی نیت کر لے کہ...... یا اللہ! میرے پاس جیسے ہی مال آئے گا میں فوراً یہ قرضہ ادا کروں گا...... اُس مال سے نہ تو اپنی تجارت بڑھاؤں گا اور نہ عیش

وعشرت کی چیزیں خریدوں گا...... میں انشاء اللہ پوری ایمانداری سے قرضہ ادا کروں گا......

۴ ......دل میں جن مسلمانوں کے لئے بغض، عداوت اور کینہ ہے...... آج ہی مسجد میں جا کر دو رکعت نماز ادا کر کے اُن سب کو معاف کر دیں...... اس طرح سے دل انشاء اللہ شیشے کی طرح پاک، شفاف ہو جائے گا...... قرآن پاک نے ہمیں اسی لئے یہ دعاء سکھلائی ہے ......اس دعاء کا بھی خوب اہتمام کیا کریں

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔ (الحشر: آیت:۱۰)

ترجمہ: ''اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمانداروں کی طرف سے کینہ قائم نہ ہونے پائے۔ اے ہمارے رب! بے شک تو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔''

ہر مسلمان مرد اور عورت کو چاہئے کہ روزانہ کم از کم ایک یا تین بار اس دعاء کا التزام کریں...... آج ہم مسلمانوں کی باہمی نفرتوں اور کدورتوں نے ہمیں اجتماعی طور پر بے جان اور کمزور کر رکھا ہے......

۵ ......دل میں جس مسلمان کے لئے حسد ہو اُس کے لئے خوب توجہ سے ترقی کی دعاء کریں...... جس کے مال پر حسد ہو دعاء کریں کہ یا اللہ! اس کو مزید مالِ حلال عطاء فرما...... جس کی عزت و مقام پر حسد ہو اُس کے لئے دعاء کریں کہ یا اللہ! اس کو اور زیادہ عزت اور مقام عطاء فرما...... یاد رکھیں! حسد ایک آگ ہے جو دل میں لگتی ہے اور انسان کی تمام نیکیوں کو جلا کر راکھ کر دیتی ہے...... اللہ پاک کی مرضی وہ جس کو جو چاہے عطاء فرمائے...... ہم کون ہوتے ہیں کسی کی نعمت پر جلنے والے...... مگر شیطان دل میں حسد کی آگ لگا کر بھاگ جاتا ہے...... اور اس آگ کا نقصان خود حسد کرنے والا اٹھاتا ہے...... ارے اللہ کے بندو! رمضان المبارک آ رہا ہے...... کسی بھی نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر اللہ پاک سے عرض کر دو......

"یا اللہ! میں آپ کی تقدیر پر راضی ہوں...... آپ مالک ہیں، مختار ہیں، جس کو چاہیں مال دیں، جس کو چاہیں گاڑی دیں، جس کو چاہیں عزت دیں، جس کو چاہیں حُسن دیں...... یا اللہ! آپ "حق" ہیں اور آپ کا ہر حکم "برحق" ہے...... یا اللہ! میں کسی سے حسد نہیں کرتا...... میرے دل کو حسد کی آگ سے پاک فرما"......

یہ دعاء کرتے ہوئے دو چار آنسو بھی بہا دیں تو...... بہت اُمید ہے کہ دل ٹھنڈا ہو جائے گا اور آگ بجھ جائے گی...... ورنہ میرے بھائیو! اور بہنو! کتنا بڑا عذاب ہے کہ ہم دوسروں کی نعمتیں دیکھ کر خواہ مخواہ گھٹ گھٹ کر مرتے رہیں اور وہ ان نعمتوں کے مزے لوٹتے رہیں...... یاد رکھیں! اگر ہمارے دل سے حسد نکل گیا تو پھر انشاء اللہ ہم دنیا و آخرت کی نعمتوں کے مزے لوٹیں گے......

(۶)...... ایک بار فضائل رمضان المبارک کی احادیث مبارکہ پڑھ لیں...... اس موضوع پر آسان اور مفید کتاب حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ "فضائل رمضان" ہے...... آپ یقین کریں کہ اسے پڑھتے ہی روح میں عجیب قوت آجاتی ہے...... اور انسان کی روح رمضان المبارک کی برکتوں کا سفر کر آتی ہے...... آخر اتنا عظیم الشان مہینہ آرہا ہے...... جہنم سے نجات کا مہینہ...... اس مہینے کے بارے میں ابھی سے معلومات لیں گے تو آغاز اچھا ہو گا...... جب کسی عمل کا آغاز اچھا ہو تو انشاء اللہ اُس کا اختتام بھی اچھا ہوتا ہے......

(۷)...... جو مسلمان انٹرنیٹ استعمال کرتے ہیں...... وہ عموماً تین طرح کے ہیں......

ایک تو وہ نوجوان جو خالص دینی کام کے لئے اس دلدل میں کشتی چلاتے ہیں اور پھر پوری محنت کر کے...... خود کو غفلت میں ڈوبنے سے بچاتے ہیں...... یہ لوگ تو بہت مبارک اور قابل رشک مسلمان ہیں...... اللہ تعالیٰ ان کے عمل میں خوب برکت عطاء فرمائے...... ایسے لوگ اپنا کام کرتے رہیں...... دوسرے وہ لوگ جو "نیٹ" کھولتے تو دینی کاموں کے لئے ہیں مگر پھر...... پھسلتے جاتے ہیں، بہکتے جاتے ہیں...... اور وہ اپنے ساتھ شیطان کو مفتی بنا کر بٹھا لیتے ہیں کہ اس چیز میں یہ فائدہ ہے، اور اُس چیز میں وہ فائدہ...... اور فلاں کام تو مباح ہے، چلو مباح نہیں تو

صرف مکروہ ہے حرام تو نہیں...... چلو تھوڑا سا گناہ ہے مگر میں نے اس لڑکی کو نماز کی دعوت تو دی ہے وغیرہ وغیرہ...... ایسے لوگ اگر اپنے ایمان کی سلامتی چاہتے ہیں تو...... ابھی سے اپنے کمپیوٹر کو بند کر کے رکھ دیں...... موبائل چیٹنگ سے توبہ کرلیں...... ورنہ رمضان المبارک ضائع ہونے کا سخت خطرہ ہے...... تیسرے وہ لوگ جو کمپیوٹر پر کھلم کھلا گناہ کرتے ہیں...... اور موبائل کو بھی ناجائز استعمال کرتے ہیں...... ایسے لوگ فوراً یہ کام چھوڑ دیں...... اللہ پاک کی خاطر، اللہ پاک کی خاطر...... دیکھو! بھائیو! اور بہنو! رمضان المبارک آرہا ہے...... ہم سب اپنے محبوب حقیقی کی محبت میں گم ہو جائیں...... اُسی کو منائیں، اُسی کو راضی کریں اور اُسی سے باتیں کریں......

۸...... وہ لوگ جو والدین کی نافرمانی کرتے ہیں، بوڑھے والدین کی بے ادبی کرتے ہیں...... والدین کے حقوق ادا نہیں کرتے...... وہ رمضان المبارک آنے سے پہلے اس معاملے کو درست کر کے رمضان المبارک میں داخل ہوں...... والدین اللہ تعالیٰ کی ایسی نعمت ہے جس کا کوئی نعم البدل نہیں...... والدین رحمتوں اور دعاؤں کا خزانہ ہیں...... اگر رمضان المبارک کو حاصل کرنا ہے تو پھر والدین کی دعاؤں کو تلاش کرو......

۹...... جب شعبان کی اُنتیس (۲۹) تاریخ ہو تو...... مغرب سے کافی پہلے مسجد جا بیٹھیں اور قرآن پاک کی تلاوت میں مصروف ہو جائیں...... تاکہ جب قرآن پاک کا مہینہ رمضان المبارک شروع ہو تو اُس کی پہلی گھڑیاں...... ہمیں اللہ تعالیٰ کے گھر میں اللہ تعالیٰ کا کلام پڑھتے ہوئے پائیں...... پھر اگر اُس دن چاند نظر آجائے تو بہت اچھا...... اور اگر نظر نہ آئے تو اگلے دن پھر اسی طرح بن ٹھن کر خوب اچھے کپڑے، خوشبو، مسواک اور دل کے شوق کے ساتھ رمضان المبارک کے استقبال کے لئے...... مسجد آبیٹھیں...... خواتین یہ عمل اپنے گھر میں اپنے مصلّے پر کر کے پورا فائدہ حاصل کرسکتی ہیں...... اور ایک بات یاد رکھیں کہ...... جس طرح رمضان المبارک کا استقبال کریں...... اسی طرح اُنتیس اور تیس رمضان المبارک کو مسجد میں تلاوت کرتے ہوئے اُسے الوداع کہیں......

۱۰ ...... رمضان المبارک کے خاص اعمال روزہ، تراویح، تلاوت، قیام اللیل، جہاد، لوگوں کو افطار کرانا، غریبوں کی مدد کرنا، صدقہ، خیرات، اعتکاف...... ذکر اذکار، نوافل اور درود شریف کی کثرت...... نظر اور زبان کی حفاظت...... جسم کی کمزوری روح کی تقویت...... شب قدر کی تلاش...... آخری عشرے کی راتوں میں زیادہ عبادت...... صلہ رحمی......

رمضان المبارک ـــــ کیوں بھیجا جاتا ہے؟

ایک شخص دیہاڑی یعنی روزانہ کی اجرت پر کام کرتا تھا...... اُسے روزانہ پانچ سو روپے ملتے تھے...... ایک دن وہ کام پر گیا تو مالک نے کہا...... کل سے تمہیں اجرت پانچ سو ہی ملے گی...... مگر یہ پانچ سو پاکستانی روپے نہیں بلکہ کویتی دینار ہوں گے...... پانچ سو کویتی دینار...... یعنی تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپے...... اور مزید تم جتنے گھنٹے زائد کام کرو گے...... اس کی اجرت بھی تمہیں کویتی دیناروں میں ملے گی...... یہ اعلان سن کر وہ شخص کس قدر خوشی میں ڈوب جائے گا...... کہاں روزانہ پانچ سو اور کہاں ڈیڑھ لاکھ...... وہ اسی خوشی میں گھر کی طرف روانہ ہوا...... وہاں عجیب منظر تھا...... اس کا وہ ظالم اور شرارتی پڑوسی...... جو دن رات اسے تنگ کرتا، ستاتا اور ذلت میں ڈالتا تھا...... اور دن رات اس کے گھر کے اندر گندگی اور غلاظت پھینکتا تھا...... وہ پڑوسی اپنے چیلوں سمیت زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے...... اور کچھ طاقتور لوگ اسے پکڑ کر لے جا رہے ہیں...... یہ دوسری خوشی ہوگئی...... ایسے موذی پڑوسی سے جان چھوٹی...... وہ دو خوشیاں لئے گھر میں داخل ہوا تو وہاں بھی کئی خوشیاں اس کی منتظر تھیں...... ایک صاحب کا فون آیا کہ میں کل سے آپ کے لئے سونا سستا کر رہا ہوں...... ایک تولے کے پیسے دو اور ستر تولے لے جاؤ...... یہ فون سن کر یہ شخص حیرانی اور خوشی سے اپنا ہاتھ دانتوں سے کاٹ رہا ہے کہ...... کہیں خواب تو نہیں دیکھ رہا...... کہاں ایک تولہ اور کہاں ستر تولے...... میں تو دنوں میں مالدار ہو جاؤں گا...... انہی خوشیوں میں رات کو سویا...... جب صبح اٹھا تو گھر والی کو خوشی سے نہال دیکھا...... وہ کہہ رہی تھی...... آج ہماری بھینس نے تین گنا زیادہ دودھ دیا ہے...... اور گائے نے چار گنا زیادہ...... اور جو ہماری پانی کی

موٹر خراب تھی وہ میں نے ویسے ہی بٹن دبایا تو ٹھیک ٹھاک چلنے لگی...... ایک خوشی کے بعد دوسری خوشی...... اور دوسری کے بعد تیسری گویا ان پر خوشیوں کی بارش ہو گئی......

اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا میں بھیجا اور حکم دیا کہ...... تم دنیا میں رہتے ہوئے اپنی آخرت کا سامان تیار کر کے اپنے لئے آگے بھیجتے رہو...... جب آخرت میں تمہاری ہمیشہ کی زندگی شروع ہو گی تو یہ سامان تمہارے بہت کام آئے گا...... اور جو یہاں رہتے ہوئے اپنے لئے سامان آگے نہیں بھیجے گا وہ وہاں بہت پچھتائے گا...... بہت حسرت کرے گا اور بار بار کہے گا کہ مجھے دنیا میں دوبارہ بھیجا جائے...... اب مجھے راز سمجھ آ گیا ہے...... میں دنیا میں جا کر اپنی آخرت کے لئے بہت سامان بھیجوں گا اور دنیا میں جا کر دنیا بنانے میں غافل نہیں ہو جاؤں گا...... دنیا میں رہتے ہوئے اپنی آخرت کے لئے جو سامان بھیجا جاتا ہے...... وہ ہے ایمان اور عمل صالح...... پھر عمل صالح یعنی نیک اعمال میں...... فرائض ہیں، سنن ہیں اور نوافل وصدقات...... تجربہ کار آدمی جب سفر پر جانے لگتا ہے تو اپنے سامان میں...... ضرورت کی ہر چیز رکھتا ہے...... اسی طرح عقلمند آدمی اپنی آخرت کے لئے ہر طرح کی نیکیاں زیادہ سے زیادہ جمع کر کے بھیجتا ہے...... کیونکہ وہ جانتا ہے کہ وہ ہمیشہ کی زندگی ہے اور اس میں ہر طرح کی نیکیوں کی مجھے ضرورت پڑ سکتی ہے...... یہ عقل والے لوگ دن رات محنت کر کے یہ نیکیاں بناتے ہیں، کماتے ہیں...... اور اپنے لئے آخرت میں بھیجتے ہیں...... تب اللہ تعالیٰ کی شانِ بادشاہی اور شانِ سخاوت جوش میں آتی ہے...... اور ان مزدوروں کے لئے ایک مہینہ ایسا بھیج دیا جاتا ہے...... جس میں ہر عمل کی قدر، قیمت اور وزن میں اضافہ ہو جاتا ہے...... اس مہینے میں نفل عبادت کرو تو وہ فرض کے برابر ہو جاتی ہے...... گویا کہ پاکستانی کرنسی اچانک کویتی دینار بن گئے...... اور اس مہینے میں ایک فرض ادا کرو تو اس کا وزن ستر فرائض کے برابر ہو جاتا ہے...... گویا کہ سونا ایک تولے کی قیمت میں ستر تولے...... اور ہمارے دشمن اور موذی پڑوسی یعنی سرکش شیاطین زنجیروں سے باندھ دیئے جاتے ہیں...... اور ان کو ایک ماہ کے لئے سمندر میں پھینک دیا جاتا ہے...... اور ہمارے

رزق اور اوقات میں خاص برکت عطاء کردی جاتی ہے...... اور ہمیں ایک رات ایسی دے دی جاتی ہے جس کی عبادت تراسی سال کی مقبول عبادت کے برابر ہے......

یہ سب اس لئے ہوتا ہے تا کہ...... ہم آخرت کے لئے زیادہ سے زیادہ سامان تیار کرلیں...... کیونکہ آخرت کی زندگی بہت بڑی اور بہت لمبی ہے...... اور دنیا مختصر...... تو اس مختصر سے وقت میں...... اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ایسے اوقات عطاء فرماتا ہے...... جن میں شاہی سخاوت کا قانون حرکت میں آجاتا ہے اور یوں ہم بہت زیادہ فرائض، سنن، نوافل اور عبادت جمع کر کے آگے بھیج سکتے ہیں اور اپنے سفر کے بریف کیس کو کارآمد چیزوں سے خوب بھر سکتے ہیں...... رمضان المبارک کا یہ راز جو لوگ جتنا سمجھتے ہیں...... وہ اسی قدر اس میں محنت کرتے ہیں...... اللہ تعالیٰ ہمیں بھی زیادہ سے زیادہ نیکیاں بنانے اور کمانے کی توفیق عطاء فرمائے......





بسم اللہ الرحمن الرحیم

شہر رمضان

حصہ دوم

رمضان المبارک میں

فضائل
معارف
اعمال
نصاب
رموز و اسرار

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مرحبا مرحبا، یا رمضان!

اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان...... ماہ رمضان...... ماہ رمضان...... جب بھی رمضان مبارک آئے تو اس کا دل کی محبت سے استقبال کیا کریں...... اور فوراً اس کو پانے اور کمانے میں لگ جایا کریں...... دو رکعت شکرانہ کہ رمضان نصیب ہوا...... دو رکعت حاجت کہ اس میں مغفرت ملے...... دو رکعت استخارہ کہ رمضان پانے، گزارنے کا سلیقہ اور طریقہ نصیب ہو...... دو رکعت صلوۃ التوبہ کہ گناہ محرومی کا ذریعہ نہ بنیں......

بڑا اور مبارک مہینہ

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کی آخری تاریخ میں ہمیں وعظ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''اے لوگو! تمہارے اوپر ایک مہینہ آرہا ہے جو بہت بڑا مہینہ ہے، بہت مبارک مہینہ ہے۔ اس مہینے میں ایک رات ہے، جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے کو فرض فرمایا اور اس کی رات کے قیام (یعنی تراویح) کو ثواب کی چیز بنایا ہے۔ جو شخص اس مہینہ میں کسی نیکی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے وہ ایسا ہے جیسے غیر رمضان میں فرض کو ادا کیا اور جو شخص اس مہینہ میں کسی فرض کو ادا کرے وہ ایسے ہے جیسے غیر رمضان میں ستر فرض ادا کرے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ اور یہ مہینہ لوگوں کے ساتھ غم خواری کرنے کا ہے۔ اس مہینے میں مؤمن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ (اس مہینے میں) جو شخص کسی روزہ دار کا

روزہ افطار کرائے گا تو یہ اس کے لئے گناہوں کے معاف ہونے اور آگ سے خلاصی کا سبب ہوگا، اور اس کو روزہ دار کے ثواب جتنا ثواب ملے گا، مگر روزہ دار کے ثواب سے بھی کچھ کم نہیں کیا جائے گا۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص تو اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کو افطار کرائے۔''

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''(یہ ثواب پیٹ بھر کر کھلانے پر موقوف نہیں، بلکہ) ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی یا ایک گھونٹ لسی سے روزہ افطار کرانے پر بھی اللہ تعالیٰ یہ ثواب عطاء فرما دیتے ہیں۔ یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا اوّل حصہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور درمیانی حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ آگ سے آزادی ہے۔ جو شخص اس مہینہ میں اپنے غلام (وخادم) سے اس کا بوجھ (یعنی ذمہ داری اور کام کاج) کم کردے تو حق تعالیٰ شانہٗ اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں اور اسے آگ سے آزادی عطاء فرماتے ہیں۔ اس مہینے میں چار چیزوں کی کثرت کرو، جن میں سے دو چیزیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے واسطے ہیں، اور دو چیزیں ایسی ہیں کہ جن کو حاصل کئے بغیر تمہیں کوئی چارۂ کار نہیں۔ پہلی دو چیزیں جن سے تم اپنے رب کو راضی کرو وہ کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے۔ اور دوسری دو چیزیں یہ ہیں کہ جنت کی طلب کرو اور آگ سے پناہ مانگو۔ جو شخص کسی روزہ دار کو پانی پلائے گا حق تعالیٰ (قیامت کے دن) میرے حوض سے اس کو ایسا پانی پلائیں گے جس (کو پینے) کے بعد جنت میں داخل ہونے تک اسے پیاس نہیں لگے گی۔''

رواہ ابن خزیمۃ فی صحیحہ، ثم قال صح الخبر، و رواہ من طریق البیہقی، و رواہ ابو الشیخ ابن حبان فی الثواب باختصار عنہما۔

(الترغیب و الترہیب/ کتاب الصوم/ الترغیب فی صیام رمضان احتسابا و قیام لیلہ/ ج ۲/ ص ۵۷/ ط، وحیدی کتب خانہ، پشاور)

رمضان المبارک کا دلکش منظر

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جنت کو رمضان المبارک کیلئے شروع سال سے آخر سال تک آراستہ و مزین کیا جاتا ہے۔ جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے، جس کو "مُثِیرہ" کہا جاتا ہے۔ (اس ہوا کے جھونکوں سے) جنت کے درختوں کے پتے اور کواڑوں کے حلقے بجنے لگتے ہیں، جس سے ایسی سریلی آواز نکلتی ہے کہ سننے والوں نے اس سے اچھی آواز کبھی نہیں سنی۔ حور عین، حوریں اپنے مکانوں سے نکل آتی ہیں اور جنت کے بالاخانوں کے درمیان کھڑے ہو کر کہتی ہیں:

"ہے کوئی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہم سے منگنی کرنے والا؟ تا کہ اللہ تعالیٰ اس کی (ہم سے) شادی کر دیں۔"

پھر وہ حوریں (جنت کے نگران فرشتے "رضوان" سے) پوچھتی ہیں:

"**اے رضوان**! یہ کیسی رات ہے؟"

وہ جواب میں تلبیہ پڑھتے ہیں، پھر کہتے ہیں:

"یہ رمضان المبارک کی پہلی رات ہے۔ (آج کی رات سے) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے روزہ داروں کیلئے جنت کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔"

(اس کے بعد) حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"**اے رضوان**! جنت کے دروازے کھول دے۔ اے مالک! احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے روزہ داروں پر جہنم کے دروازے بند کر دے۔ اے جبرئیل! زمین پر جاؤ اور سرکش شیاطین کو قید کر دو، اور ان کے گلے میں طوق ڈال کر انہیں دریا میں پھینک دو، تا کہ وہ میرے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے روزوں کو خراب نہ کر سکیں۔"

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ رمضان کی ہر رات میں ایک منادی کو حکم فرماتے ہیں کہ وہ تین مرتبہ یہ آواز لگائے:

''ہے کوئی مانگنے والا جس کو میں عطاء کروں؟...... ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ میں اس کی توبہ کو قبول کروں؟...... ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ میں اس کی مغفرت کر وں؟...... کون ہے جو غنی کو قرض دے، ایسا غنی جو نادار نہیں، اور ایسا پورا پورا اداء کرنے والا جو ذرہ برابر بھی کمی نہیں کرتا۔''

(پھر) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

حق تعالیٰ شانہٗ رمضان شریف میں روزانہ افطار کے وقت ایسے دس لاکھ آدمیوں کو جہنم سے خلاصی عطا فرماتے ہیں جو جہنم کے مستحق ہو چکے ہوتے ہیں۔ اور جب رمضان کا آخری دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ یکم رمضان سے آخر رمضان تک جہنم سے آزاد کئے گئے لوگوں کے برابر لوگ اس ایک دن میں (جہنم سے) آزاد فرماتے ہیں۔ اور جس رات لیلۃ القدر ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم فرماتے ہیں۔ وہ فرشتوں کے ایک بڑے لشکر کے ساتھ زمین پر اترتے ہیں۔ ان کے ساتھ ایک سبز جھنڈا ہوتا ہے جسے وہ کعبہ پر نصب کر دیتے ہیں۔ اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کے سو بازو ہیں، جن میں سے دو بازو وہ صرف اسی رات میں کھولتے ہیں۔ (جب وہ انہیں کھولتے ہیں تو) ان کو مشرق سے مغرب تک پھیلا دیتے ہیں۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کو ترغیب دیتے ہیں کہ جو مسلمان بھی آج کی رات میں کھڑا ہو، بیٹھا ہو، نماز پڑھ رہا ہو اور ذکر کر رہا ہو اس کو سلام کریں اور مصافحہ کریں اور ان کی دعاؤں پر آمین کہیں۔ یہ حالت صبح تک جاری رہتی ہیں۔ جب صبح ہو تی ہے تو جبرئیل علیہ السلام آواز دیتے ہیں:

''اے فرشتوں کی جماعت! اب کوچ کرو اور (واپس) چلو۔''

فرشتے ان سے پوچھتے ہیں:

''اے جبرئیل! اللہ تعالیٰ نے حضرت احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کے مومنوں کی حاجتوں اور ضرورتوں کے بارے میں کیا معاملہ فرمایا؟''

جبرئیل علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف توجہ فرمائی اور چار آدمیوں کے سوا سب کو معاف فرما دیا۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کہتے ہیں، ہم نے پوچھا:

''یارسول اللہ! وہ چار آدمی کون سے ہیں جن کی مغفرت نہیں ہوتی؟''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''(۱) وہ آدمی جو شراب کا عادی ہو (۲) والدین کا نافرمان (۳) قطع رحمی کرنے والا اور رشتے داریاں توڑنے والا (۴) کینہ رکھنے والا اور آپس میں قطع تعلقی کرنے والا۔''

(پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گفتگو کا سلسلہ آگے بڑھاتے ہوئے ارشاد فرمایا:) جب عید الفطر کی رات ہوتی ہے تو (آسمانوں میں) اس کا نام ''لَیلَۃُ الجَائِزَہ'' (انعام کی رات) رکھا جاتا ہے۔ اور جب عید کی صبح ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیج دیتے ہیں۔ وہ زمین پر اتر کر گلیوں (اور راستوں) کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں، اور ایسی آواز سے جس کو جنات اور انسانوں کے سوا ہر مخلوق سنتی ہے، پکارتے ہیں:

''اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت! اس رب کریم کی (بارگاہ) کی طرف چلو، جو بہت زیادہ عطاء فرمانے والا ہے اور بڑے بڑے قصوروں کو معاف فرمانے والا ہے۔''

پھر جب لوگ عیدگاہ کی طرف نکلتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے دریافت فرماتے ہیں:

’’کیا بدلہ ہے اس مزدور کا جو اپنا کام پورا کر چکا ہو؟‘‘
فرشتے عرض کرتے ہیں:
’’اے ہمارے معبود! اے ہمارے سردار! اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی مزدوری اس کو پوری پوری دے دی جائے۔‘‘
حق تعالیٰ شانہٗ ارشاد فرماتے ہیں:
’’اے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو رمضان کے روزوں اور تراویح کے بدلے میں اپنی رضا اور مغفرت عطا کر دی۔‘‘
اور بندوں سے مخاطب ہو کر ارشاد فرماتے ہیں:
’’اے میرے بندو! مجھ سے مانگو۔ میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! آج کے دن اپنے اس اجتماع میں مجھ سے اپنی آخرت کے بارے میں جو مانگو گے، ضرور عطا کروں گا، اور دنیا کے بارے میں جو سوال کرو گے اس میں تمہاری مصلحت کو دیکھوں گا (اور اس کے مطابق دینے نہ دینے کا فیصلہ کروں گا۔) میری عزت کی قسم! جب تک تم میرا خیال رکھو گے میں تمہاری لغزشوں پر پردہ ڈالتا رہوں گا (اور ان کو چھپاتا رہوں گا۔) میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! میں تمہیں مجرموں (اور کافروں) کے سامنے رسوا اور شرمندہ نہ کروں گا۔ بس اب بخشے بخشائے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ، تم نے مجھے راضی کر دیا اور میں تم سے راضی ہو گیا۔‘‘ فرشتے اس اجر و ثواب کو دیکھ کر جو اس اُمت کو عید الفطر کے دن ملتا ہے خوش ہوتے ہیں اور کھل اٹھتے ہیں۔‘‘

رواه الشيخ ابن حبان في كتاب الثواب، و البيهقي، و اللفظ له. و ليس في اسناده من اجمع على ضعفه.

(الترغيب و الترهيب، كتاب الصوم، الترغيب في صيام رمضان احتساباً، و قيام ليله سيما ليلة القدر و ما جاء في فضله۔ ج ۲، ص ۲۰۔ رقم الحديث من حيث الباب ۲۳۔ ط، وحيدي كتب خانه بشاور)

جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں"۔
(رواه البخاري في كتاب الصوم، باب هل يقال رمضان او شهر رمضان، ومن رأى كله واسعاً، رقم الحديث: ١٨٩٨۔ ط، دار الكتب العلمية، بيروت)

رمضان مسلمانوں کا

رمضان المبارک کی ساری رحمتیں، برکتیں اور بھلائیاں صرف اور صرف "مسلمانوں" کے لئے ہیں...... باقی جس کو جو کچھ ملتا ہے مسلمانوں کی برکت سے ملتا ہے...... مسلمانوں سے مُراد اللہ تعالیٰ کے وہ خوش نصیب بندے ہیں جنہوں نے "دینِ اسلام" کو دل وجان سے قبول کیا ہے...... اور وہ کلمہ "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ" پر مکمل یقین رکھتے ہیں...... دنیا میں جتنی بھی اچھی اور برکت والی چیزیں ہیں وہ انہی "ایمان والوں" کے لئے ہیں...... قرآن پاک اِن کا ہے، کعبہ شریف اِن کا ہے، روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اِن کا ہے...... مسجد نبوی شریف ان کی ہے...... مسجد اقصیٰ ان کی ہے...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک شریعت اور سنت ان کی ہے...... نماز ان کی ہے...... زکوٰۃ ان کی ہے...... حج ان کا ہے...... جہاد ان کا ہے...... یعنی ان عظیم الشان نعمتوں سے صرف مسلمان ہی فائدہ اٹھا سکتے ہیں...... خلاصہ یہ کہ مسلمانوں کے مزے ہی مزے ہیں...... ہر پاک اور افضل چیز ان کی ہے...... اب رمضان المبارک میں روزانہ جو بے شمار رحمتیں برس رہی ہیں وہ سب اِن کی ہیں...... پھر عید بھی ان کی ہوگی...... مر جائیں گے تو جنت تک کھلی اور بڑی قبر ان کی ہوگی...... اور پھر آخرت میں جنت بھی اِن کی ہوگی...... سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم ......

اللہ تعالیٰ محرومی سے بچائے...... کافر بے چارے تو محروم رہ گئے...... ایک جھونپڑی میں بیٹھا

مسلمان ''رمضان'' کی رحمتوں میں غوطے کھا رہا ہے...... جبکہ وائٹ ہاؤس میں بیٹھے کافر رمضان المبارک کی ہر رحمت اور ہر نعمت سے محروم ہیں......

پیارا عقیدہ

شکر، الحمدللہ...... ہم نے رمضان المبارک اس حال میں پایا کہ...... ہم اللہ تعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک لہ مانتے ہیں...... الحمدللہ، الحمدللہ...... اور ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کا آخری رسول مانتے ہیں...... الحمدللہ، الحمدللہ...... ہم تمام انبیاء پر ایمان رکھتے ہیں...... ہم اللہ تعالیٰ کی نازل فرمودہ تمام کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں...... ہم اللہ تعالیٰ کے تمام فرشتوں پر ایمان رکھتے ہیں...... ہم تقدیر پر ایمان رکھتے ہیں کہ ہر تقدیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے خیر ہو یا شر...... اور ہم آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں کہ...... آخرت کا دن برحق ہے...... اور ہم مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان رکھتے ہیں...... الحمدللہ، الحمدللہ...... ہمارا ایمان ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد اب صرف اُن کا لایا ہوا دین برحق ہے...... اور تمام انسانیت کی کامیابی اسی دین میں ہے...... الحمدللہ ہم قرآن پاک پر اوّل تا آخر ایمان رکھتے ہیں...... اور اسے اللہ تعالیٰ کا کلام مانتے ہیں...... الحمدللہ، الحمدللہ...... ہم پر مالک کا کتنا بڑا احسان ہے کہ ہم نے رمضان المبارک کو اس حال میں پایا کہ ہم...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے افراد ہیں...... ہمارا عقیدہ ہے کہ یہ اُمت سب سے افضل اور سب سے بہترین اُمت ہے...... ہم الحمدللہ اسلام کے تمام فرائض کو دل سے مانتے ہیں...... نماز ہو یا روزہ، زکوٰۃ ہو یا حج اور جہاد...... ہم اللہ تعالیٰ کے ہر فریضے کو مانتے ہیں...... اور دین کے ہر حکم کو اُسی طرح تسلیم کرتے ہیں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تک پہنچایا...... الحمدللہ ہمارے دل میں دین کے کسی حکم سے دوری، نفرت یا وحشت نہیں ہے...... الحمدللہ ہمارے دل میں تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مکمل احترام ہے...... حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہوں یا حضرت سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ...... اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم ہوں یا انصار و مہاجرین رضی اللہ عنہم...... ہمارے دل میں کسی سے کوئی کھوٹ نہیں...... ہم حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہر

طرح کی تنقید سے بالاتر اور کائنات کی کامیاب ترین جماعت تسلیم کرتے ہیں……

الحمدللہ ہمارے دل میں حضرات تابعین کا پورا احترام ہے……اور ہم دین اسلام کے خدمت گار ائمہ، فقہاء، محدثین، مجاہدین اور صوفیاء سے محبت رکھتے ہیں……حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہوں یا حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ……حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ہوں یا حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ہم ان سب سے محبت رکھتے ہیں……حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ہوں یا حضرت امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ ہم ان سب کو احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں……ہمارے دل میں ان میں سے کسی سے بھی کوئی بغض یا عداوت نہیں……یہ ہم پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے اور بہت بڑا فضل……اہلسنّت و الجماعت کے اس مبارک اور پیارے عقیدے پر جس مسلمان نے بھی رمضان المبارک کو پایا اُسے بہت مبارک……بہت مبارک……

سرخ یاقوت کا گھر

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، پھر رمضان کے آخر تک ان میں سے ایک دروازہ بھی بند نہیں کیا جاتا۔ اور جو مؤمن بندہ رمضان کی رات میں نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر سجدہ کے بدلے میں پندرہ سو نیکیاں لکھ دیتے ہیں، اور اس کے لئے جنت میں سرخ یاقوت کا ایک ایسا گھر بنا دیتے ہیں جس کے ساٹھ ہزار دروازے ہوتے ہیں، ہر دروازے کے سامنے سونے کا ایک محل ہوتا ہے جس پر سرخ یاقوت کا کام کیا گیا ہوتا ہے۔ پھر جب بندۂ مؤمن رمضان کے پہلے دن کا روزہ رکھتا ہے تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگلے رمضان کے اس جیسے دن تک، اور اس کے لئے ستر ہزار فرشتے صبح کی نماز سے غروب آفتاب تک استغفار کرتے رہتے ہیں۔ اور اس کے لئے ہر اس سجدے کے بدلے جو اس نے رمضان کی رات یا دن میں کیا

(جنت میں) ایک ایسا درخت لگا دیا جاتا ہے جس کے سائے میں شاہسوار پانچ سوسال چلتا رہے (تو بھی اس کا سایہ ختم نہ ہو۔)

رواه البيهقي و قال: قد روينا فى الاحاديث المشهورة ما يدل على هذا، اولبعض معناه كذا قال رحمه الله.

(الترغيب و الترهيب/ كتاب الصوم/ الترغيب فى صيام رمضان احتسابا، و قيام ليله/ج ۲/ص ۵۷/ط، وحيدى كتب خانه، بشاور)

جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے، جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیاطین باندھ دیئے جاتے ہیں۔''

(رواه البخارى فى كتاب الصوم، باب هل يقال رمضان او شمر رمضان، ومن رأى كله واسعاً، رقم الحديث: ۱۸۹۹ـط، دار الكتب العلمية، بيروت)

پچھلے سب گناہ معاف

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص نے لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ نیکی کی نیت سے قیام کیا (یعنی عبادت کی) تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ اور جس نے ایمان کے ساتھ ثواب کی امید میں رمضان کا روزہ رکھا تو اس کے بھی سابقہ تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔''

(رواه البخارى فى كتاب الصوم، باب من صام رمضان ايماناً واحتساباً ونية، رقم الحديث: ۱۹۰۱ـط، دار الكتب العلمية، بيروت)

اصل روح

رمضان المبارک میں عرش سے رحمت برستی ہے...... اس مہینے کا روزہ ہو یا تراویح...... اس مہینے کے فرائض ہوں یا نوافل...... سب کی قدر و قیمت بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے...... مگر ایک بات کا ہم سب خیال رکھیں...... اور بہت زیادہ خیال رکھیں...... وہ یہ کہ جو عمل بھی کریں اللہ تعالیٰ کی رضا کی نیت سے کریں...... یہ اصل روح ہے...... جس کے بغیر کوئی عمل بھی جاندار نہیں ہوتا...... اللہ تعالیٰ نے ہم پر احسان فرمایا کہ ہمیں ایمان کی دولت عطاء فرمائی...... اللہ تعالیٰ نے ہم پر فضل فرمایا کہ ہمیں رمضان المبارک نصیب فرمایا...... تو جب سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی عطاء فرماتا ہے تو پھر ہم اُس کے علاوہ کا خیال دل میں کیوں لائیں؟...... یہاں بھی جو کچھ ملے گا اللہ تعالیٰ سے ملے گا...... اور آخرت میں بھی جو کچھ ملے گا اللہ تعالیٰ سے ملے گا...... پس ہم پر لازم ہے کہ ہم ہر عمل صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لئے کریں...... اور رمضان المبارک میں خوب محنت کر کے ریاکاری نامی مصیبت سے چھٹکارا حاصل کرلیں...... لوگ نہ عزت دے سکتے ہیں اور نہ روزی...... لوگوں کے ہاتھ میں نہ دنیا ہے نہ آخرت تو پھر...... شہرت پسندی اور ریاکاری کا کیا جواز ہے؟...... روزہ، نماز، جہاد، دینی محنت اور صدقہ خیرات ہر عمل سے پہلے ہم اللہ تعالیٰ کی خالص رضا کی نیت کرلیا کریں......

خود کو تھکائیں

رمضان کے مبارک مہینے میں ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کے کاموں میں خود کو خوب تھکائیں...... ہم جب عبادت اور محنت سے تھک کر گریں گے تو آسمانوں سے رحمت بارش کی طرح برسے گی...... ہم اپنے نفس کو سمجھائیں کہ اللہ کے بندے یہ بہت مبارک موسم ہے...... نیند پھر کبھی ہو جائے گی...... قبر میں تو کوئی کام نہیں ہوگا...... آرام پھر کبھی ہو جائے گا...... معلوم نہیں اگلا رمضان ملتا ہے یا نہیں...... خوب مجاہدہ، خوب تلاوت اور خوب نوافل...... رمضان المبارک کی

ایک رکعت عام دنوں کی ستر رکعت کے برابر یا اُن سے بھی بھاری ہے...... تو پھر روزانہ ساٹھ یا سو نوافل کیوں نہ ادا کریں...... نوافل کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے...... بس خلاصہ یہ ہے کہ رمضان المبارک کو پانے اور کمانے کی دُھن اپنے سر پر سوار کر لی جائے...... اور پھر کوئی موقع عبادت کا ضائع نہ کیا جائے......

بہت ضروری کام

گاڑی میں اے سی چلا دیں مگر شیشے بند نہ کریں...... گاڑی ٹھنڈی ہو جائے گی؟...... نیک اعمال کرتے رہیں مگر اپنے ''حواس'' کو قابو میں نہ کریں تو نیک اعمال کے ضائع ہونے کا خطرہ رہتا ہے...... حضرت شیخ ہجویری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں! مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں ہدایت فرمائی کہ اپنے حواس کو قابو میں رکھو...... روزے اور رمضان میں انسان کے حواس بہت مچلتے ہیں...... آنکھیں بہت کچھ دیکھنا چاہتی ہیں...... زبان بہت کچھ چکھنا اور بولنا چاہتی ہے...... مگر آپ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کرفیو لگا دیں...... آنکھوں کو بتا دیں کہ کم دیکھو...... اِدھر اُدھر تانک جھانک بند...... کھڑکیوں، چھتوں سے دیکھنا بند...... راستے میں دائیں بائیں دیکھنا بند...... ٹی وی وغیرہ دیکھنا بند...... قرآن پاک کو دیکھو، مساجد کو دیکھو، اور اپنے دل کے اندر جھانک کر دیکھو...... زبان کو بتا دیں کہ تیری بہت خدمت کر لی، اب طرح طرح کے کھانے اور ذائقے کی فکر چھوڑ دے...... رمضان میں مؤمن کی روزی بڑھ جاتی ہے...... جو کچھ حلال طریقے سے خود مل جائے وہ بسم اللہ...... مگر طرح طرح کے کھانوں کی فکر کرنا ایک فتنہ ہے جس نے مسلمانوں کے رمضان المبارک کو پھیکا کر دیا ہے...... یہ تو چند مثالیں ہیں...... مطلب یہ کہ ہم اپنے حواس کو قابو میں کر لیں اور آخرت کی لذتوں کی خاطر اپنی زندگی کے چند دن بے لذّت بنا لیں...... یقین کریں اس بے لذّتی میں دل اور روح کو وہ سکون اور لذّت ملے گی کہ...... اُسے بیان کرنا مشکل ہے......

رمضان المبارک ــــــ اور اخبارات

رمضان المبارک کو قیمتی بنانے کے لئے...... عام اخبارات کا مطالعہ یا تو بند کر دیں یا بہت کم کر دیں...... طرح طرح کے گمراہ کن کالم، فضول اشتہارات، جھوٹی خبریں...... اور حکمرانوں کے بیانات اور تصویریں...... ان میں سے ہر چیز دوسری سے بڑھ کر نقصان دہ ہے...... روزانہ جتنا وقت اخبار میں لگاتے ہیں وہی وقت تلاوت کر لیں...... قرآن پاک کے ایک رکوع کا ترجمہ پڑھ لیں...... حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ کی کتاب ''فضائل رمضان'' پڑھ لیں...... آنکھیں بند کر کے مدینہ پاک ــــ پہنچ جائیں اور دو چار تسبیح درود شریف پڑھ لیں...... یا پھر سچے دل سے اللہ، اللہ، اللہ کے ذکر میں مشغول ہو کر عرش کے سائے کو پالیں...... اخبارات بہت مکروہ ہو چکے ہیں...... اور بعض تو حرام کے درجے تک جا پہنچے ہیں...... رمضان المبارک میں بس ضرورت کے مطابق ان کو استعمال کریں......

دل خوش ہوا؟

کیا رمضان المبارک کے تشریف لانے پر ہمارا دل خوش ہوتا ہے؟؟

اگر خوش ہوتا ہے تو پھر مبارک ہو، صد مبارک......

رمضان المبارک، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس اُمت کے لئے بڑا انعام ہے...... رمضان المبارک نہ آئے تو ہم نفس و شیطان کے ہاتھوں برباد ہو جائیں...... رمضان المبارک کے روزے اسلام کے بنیادی اور لازمی فرائض میں سے ہیں...... ایک مؤمن کی شان یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرائض کو بوجھ نہیں، نعمت سمجھتا ہے...... اور اُن کی آمد اور ادائیگی پر خوش ہوتا ہے......

ہمارے آقا حضرت محمد مدنی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کا خوشی سے استقبال فرماتے تھے اپنے صحابہ کرام کو رمضان المبارک کی خوشخبری دیتے تھے...... اور رمضان المبارک کے

آغاز میں علوم وحکمت کی بارش فرماتے تھے...... یادرکھیں! روزہ بوجھ اور مشقت نہیں...... قوت اور لذت ہے...... ایسی قوت کہ مسلمانوں نے رمضان المبارک میں بدر بھی فتح کرلیا...... اور مکہ مکرمہ پر بھی فتح کا جھنڈا لہرادیا......

دل گھبراگیا؟

کیا رمضان المبارک کے تشریف لانے پر ہمارا دل گھبراتا ہے؟
اگر گھبراتا ہے تو ہم اس ''کالے دل'' کی اصلاح کرلیں...... جی ہاں! ابھی موقع ہے...... اگر خدانخواستہ اسی حالت میں جان نکل گئی تو یہ ''کالا دل'' ہمارے ساتھ قبر میں چلا جائے گا...... اور اللہ نہ کرے قبر تندور بن جائے گی...... جیسے بلوچستان میں سالم بکرے کو سجی بنانے کیلئے ایک گڑھا کھود کر اُسے دہکتے انگاروں سے بھردیتے ہیں...... یااللہ! عذاب قبر سے بچالیجئے......

روزہ ڈھال ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
روزہ ڈھال ہے۔ (لہٰذا جب تم میں سے کوئی روزے سے ہو تو) بے حیائی والا کام نہ کرے اور نہ جہالت کا کوئی کام کرے، اور اگر کوئی شخص اس سے جھگڑے یا اس کو برا بھلا کہے تو وہ جواب میں دو مرتبہ یوں کہے: ''میں روزے سے ہوں، میں روزے سے ہوں۔'' قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! روزہ دار کی منہ کی بدبو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔ (اللہ تعالیٰ روزہ دار کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں:) ''اس نے اپنا کھانا پینا اور شہوت کو میری خاطر چھوڑ دیا۔ روزہ میرے لئے ہے اور میں خود ہی اس کا بدلہ دوں گا، اور ایک نیکی کا اجر دس گنا ملے گا''۔
(رواه البخاری فی کتاب الصیام، باب فضل الصوم، رقم الحدیث: ۱۸۹۴۔ ط، دارلکتب العلمیة، بیروت)

باب الریان

حضرت سہل رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جنت کا ایک دروازہ ہے جسے 'ریان' کہا جاتا ہے۔ اس دروازے سے قیامت کے دن صرف روزہ دار (جنت میں) داخل ہوں گے، ان کے سوا کوئی ایک شخص بھی اس دروازے سے نہیں جائے گا۔ (چنانچہ جب قیامت کا دن ہوگا تو) کہا جائے گا: ''کہاں ہیں روزہ دار؟'' روزہ دار کھڑے ہوجائیں گے۔ اس دروازے سے ان کے سوا کوئی داخل نہیں ہوسکے گا۔ چنانچہ جب وہ داخل ہوجائیں گے تو وہ دروازہ بند کردیا جائے گا، پھر اس سے کوئی بھی داخل نہ ہوگا''۔

(رواہ البخاری فی کتاب الصوم، باب الریان للصائمین، رقم الحدیث: ۱۸۹۶۔ط، دار الکتب العلمیة، بیروت)

روزہ میرے لئے ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ابن آدم کے ہر نیک عمل کا ثواب دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے، سوائے روزے کے (کہ اس کے بارے میں) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ''روزہ میرے لئے ہے اور میں بذات خود (اپنی شایان شان) اس کا اجر عطا کروں گا۔ (کیونکہ روزہ دار) بندہ میری خاطر اپنی شہوت اور اپنے کھانے کو چھوڑتا ہے''۔ روزہ دار کے لئے دو فرحتیں ہیں، ایک فرحت افطار کے وقت اور دوسری فرحت اس وقت جب وہ اپنے پروردگار سے ملاقات کرے گا اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔''

(رواہ مسلم فی کتاب الصیام، باب فضل الصیام، رقم الحدیث: ۱۱۵۱ (۱۶۴)۔ ط، دار الکتب العلمیة، بیروت)

جسم کی زکوٰۃ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہر چیز کی ایک زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔''

ایک اور روایت میں آیا ہے کہ:

''روزہ ''صبر'' کا آدھا حصہ ہے۔''

(رواہ ابن ماجۃ فی کتاب الصیام/باب فی الصوم زکاۃ الجسد/رقم الحدیث ۱۷۴۵/ط، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

مبارک مقابلہ

اللہ تعالیٰ رمضان المبارک میں ''جنت'' کے تمام دروازے کھول دیتے ہیں...... ایک دروازہ بھی بند نہیں رہتا...... سبحان اللہ! اور جہنم کے تمام دروازے بند فرما دیتے ہیں...... ایک دروازہ بھی کھلا نہیں رہتا...... سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ...... اس لئے اے مسلمانو! نیکیوں میں سبقت کرو...... رمضان المبارک کی نیکیوں میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے......

روزہ کس کا مشکل؟

روزہ نہ گرمی کا مشکل نہ سردی کا مشکل...... روزہ صرف ''نفس پرست'' کا مشکل...... ارے! محبوب کے لئے بھوکا، پیاسا رہنا...... کمزوری سے خستہ حال ہو جانا یہ تو عشق کے مزیدار مراحل ہوتے ہیں...... ایسے مراحل ہی میں اُن کی نظرِ خاص نصیب ہوتی ہے...... ارشاد فرمایا:

اَلصَّوْمُ لِی وَ اَنَا اَجْزِی بِہٖ

''روزہ میرے لئے ہے اور اس کا بدلہ میں خود دوں گا، خاص بدلہ، محبت والا بدلہ...... بہت ہی بڑا بدلہ......''

انسان جب تک اپنے محبوب کے لئے خستہ حال نہ ہو...... کمزور اور زخمی نہ ہو، بھوکا اور پیاسا نہ ہو تو محبت دل میں کہاں اُترتی ہے؟

حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اپنی محبوب ترین چیزوں میں سے ایک یہ بھی بیان فرماتے ہیں کہ:

أَلصَّوْمُ فِي الصَّيْفِ سخت گرمی میں روزہ رکھنا......

معروف صاحب حکمت صحابی، حضرت سیّدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

صَلُّوْا فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ رَكْعَتَيْنِ لِظُلْمَةِ الْقُبُوْر

رات کے اندھیرے میں دو رکعت ادا کیا کرو، قبر کے اندھیرے سے بچنے کے لئے......

صُوْمُوا يَوْمًا شَدِيْدًا حَرُّهُ لِحَرِّ يَوْمِ النُّشُور

سخت گرمی کے دن روزہ رکھا کرو، قیامت کے دن کی گرمی سے حفاظت کے لئے......

تَصَدَّقُوا بِصَدَقَةٍ لِشَرِّ يَوْمٍ عَسِير

اور صدقہ دیا کرو، ایک مشکل دن کی آسانی کے لئے......

جب گرمی خوب ہو...... سورج آگ برساتا ہو...... اور لوڈ شیڈنگ ــــــ پسینے نکالتی ہو تو...... عاشقوں کے روزے اور زیادہ مزیدار ہو جاتے ہیں...... اور عشق کی سرشاری سے بھیگ جاتے ہیں...... اے مسلمانو! خوش ہونا چاہئے، بہت خوش ہونا چاہئے کہ قرآن مجید کا موسم آ گیا...... مغفرت کا موسم آ گیا...... محبوب کے لئے روزے رکھنے اور بھوک پیاس اٹھانے کا موسم آ گیا...... ہم سب اپنے دل کو سمجھائیں کہ...... بابا سیدھا ہو جا...... ہر وقت موٹا تازہ، ہٹا کٹا، بنا سنورا اور تروتازہ رہنا یہ عاشقوں کی شان نہیں...... آگے قبر میں جانا ہے جس نے اس دنیا میں اپنے رب کے لئے جتنی مشکل اٹھائی، آگے اس کو اتنی ہی آسانی نصیب ہوگی......

برکتوں والا مہینہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے (رمضان المبارک کی آمد کے موقع پر) ارشاد فرمایا:

''تم پر رمضان (کا مہینہ) آ گیا ہے، یہ برکتوں والا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے تم پر فرض فرمائے ہیں۔ اس مہینے میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، اور سرکش شیاطین اس مہینے میں جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ اس مہینے میں اللہ جل شانہٗ کی ایک ایسی رات ہے جو ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو اس رات کی خیر سے محروم رہا حقیقت میں وہ شخص ہے ہی محروم۔''

(رواہ النسائی فی کتاب الصیام/ ذکر الاختلاف علی معمر فیہ/ رقم الحدیث: ۲۱۰۳/ط، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

رمضان المبارک کے اعمال

رمضان المبارک میں جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں...... ایک دروازہ بھی بند نہیں رہتا...... اور جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں...... اور ایک دروازہ بھی کھلا نہیں رہتا...... اس لئے یہ اعمال والا مہینہ ہے...... شریعت نے بعض اعمال تو ایسے ارشاد فرمائے ہیں...... جو صرف اسی مہینے میں ادا ہو سکتے ہیں...... اور بعض ایسے اعمال بیان فرمائے ہیں کہ...... جن کا اجر اس مہینہ میں بڑھا دیا جاتا ہے...... قرآن و سنت میں رمضان المبارک کے جو اعمال بیان کئے گئے ہیں...... ان کی ایک فہرست حاضر خدمت ہے......

۱. روزہ...... یہ سب سے اہم عمل اور فرض ہے اور بڑی شان والا فریضہ ہے...... اور یہی اس مہینہ کا اصل اور بنیادی عمل ہے......
۲. جہاد فی سبیل اللہ اسی مہینہ میں غزوۂ بدر اور غزوۂ فتح مکہ پیش آئے، فضیلت کا اندازہ خود لگا لیں......
۳. رات کا قیام...... تراویح اور تہجد
۴. صدقہ...... روایت میں آیا ہے کہ: افضل الصدقة صدقة رمضان
''سب سے افضل صدقہ...... رمضان المبارک کا صدقہ ہے''

۵ تلاوت...... رمضان قرآن مجید کا مہینہ ہے......اسی میں تمام آسمانی کتب نازل ہوئیں اس مہینہ میں قرآن مجید خوب کھلتا ہے اور خوب رنگ جماتا ہے......

۶ اعتکاف...... یہ عبادت اسی مہینے کے آخری عشرے کے ساتھ بطور سنت مؤکدہ خاص ہے......البتہ واجب یا نفل اعتکاف کسی بھی وقت کیا جا سکتا ہے......

۷ عمرہ...... رمضان المبارک کا عمرہ فضیلت میں حج کے برابر ہو جاتا ہے۔

۸ لیلۃ القدر کو تلاش کرنا اور اسے زندہ رکھنا...... یہ عظیم فضیلت اسی مہینہ کے ساتھ خاص ہے

۹ ذکر، استغفار، درود شریف اور دعاء کی کثرت کرنا...... رمضان المبارک میں ذکر اور دعاء زیادہ قبول ہوتے ہیں...... بہت مقبول ہوتے ہیں......

۱۰ صلہ رحمی کرنا......

اللہ تعالیٰ ہمیں ان تمام اعمال کی توفیق عطاء فرمائے......

اے خیر کے طالب! آگے بڑھ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنات باندھ دیئے جاتے ہیں، اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، چنانچہ پھر ان میں سے کوئی ایک دروازہ بھی کھلا باقی نہیں رہتا۔ اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور ان میں سے ایک دروازہ بھی بند نہیں کیا جاتا۔ اور ایک منادی آواز دیتا ہے: ’’اے خیر کے طالب! آگے بڑھ، اور اے برائی کے چاہنے والے! بس کر‘‘۔ اور (رمضان میں) اللہ تعالیٰ کی طرف سے لوگ جہنم سے آزاد کئے جاتے ہیں اور (آزادی کا یہ عمل) ہر رات ہوتا ہے‘‘۔

(رواہ الترمذی فی کتاب الصوم / باب ما جاء فی فضل شہر رمضان / رقم الحدیث: ۶۸۲ / ط، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

مقبول رمضان

ہمارا رمضان المبارک مقبول جارہا ہے یا نہیں؟...... ہم میں سے ہر ایک کو خود اس کی فکر کرنی چاہئے...... قبولیت کا اندازہ اس سے ہوگا کہ...... ہم حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھیں کہ...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رمضان المبارک میں کیا رنگ اور کیا انداز ہوتا تھا؟...... پھر اگر ہمیں اپنے اندر...... اُس رنگ اور انداز کی کچھ خوشبو محسوس ہو تو ہم شکر ادا کریں...... اسے قبولیت کی علامت سمجھیں اور مزید محنت کریں...... حضرت آقا محمد مدنی صلی اللہ علیہ وسلم پر رمضان المبارک میں فرض روزہ کے علاوہ...... تین باتوں کا رنگ غالب رہتا......

(۱) قرآن مجید کی طرف توجہ

(۲) بہت بہادری اور جذبہ جہاد

(۳) بہت زیادہ سخاوت

ویسے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تین صفات دائمی تھیں...... مگر سیرت مبارکہ پر غور کریں تو یہی نظر آتا ہے کہ...... رمضان المبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ان تین صفات کا گویا حال طاری ہوتا تھا...... آپ قرآن مجید کی طرف متوجہ رہتے...... حضرت جبریل امین علیہ السلام بھی تشریف لاتے اور پھر ان دو عظیم ہستیوں کے درمیان قرآن مجید کا دور چلتا رہتا...... دوسرا حال جہاد کی طرف توجہ اور بے حد بہادری کا ہوتا...... بدر کی طرف نکلنا آسان نہ تھا، بے سروسامانی تھی اور چاروں طرف سے خطرات...... مگر رمضان المبارک کا عشق ایسا چمکا کہ یہ خستہ حال لشکر...... مشرکین مکہ کے تروتازہ اور پُرشوکت لشکر سے ٹکرا گیا...... اور جہاد کو ناقابل تسخیر بنیاد فراہم کر گیا...... فتح مکہ کا معاملہ بھی آسان نہ تھا...... وہ فتح اکبر اور فتح اعظم تھی اور اسی سے دین اسلام کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے...... ایک عظیم قوت اور مرکزیت ملی...... اسی لئے کئی اہل علم رمضان المبارک کی خصوصیات میں جن دو بڑی چیزوں کا ذکر کرتے ہیں...... ان میں پہلی نزول قرآن...... اور دوسری فتح مکہ ہے...... خلاصہ یہ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی

رمضان المبارک میں...... جہاد کی طرف خاص توجہ رہتی تھی......

تیسرا حال جو رمضان المبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ طاری رہتا...... وہ تھا سخاوت...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیز ہواؤں سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو پہلے سے ہی سخیوں کے سخی بادشاہ تھے...... مگر رمضان المبارک میں اس سخاوت میں بہت زیادہ اضافہ ہو جاتا...... بس سب کچھ مالک کے لئے قربان اور ہر ضرورت مند کے ساتھ احسان...... اور ہمدردی......

ہم اپنے اندر جھانک کر دیکھیں:

کیا قرآنِ پاک کی طرف توجہ زیادہ ہوئی؟

اگر ہوگئی ہے تو......

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِین...

کیا سخاوت زیادہ ہوئی؟

اگر ہوئی ہے تو......

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِین... اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِین

کیا بہادری بڑھی؟...... اللہ تعالیٰ کے لئے جان دینے کا جذبہ زیادہ ہوا؟...... دل میں شوق جہاد بڑھا؟...... اسلام کے لئے کچھ کر گزرنے کا جنون فراواں ہوا؟

اگر ہوا تو......

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ... اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِین...

رمضان اور جہاد فی سبیل اللہ

رمضان المبارک اور جہاد فی سبیل اللہ کا تعلق اور رشتہ بہت گہرا ہے...... غزوۂ بدر جیسا عظیم معرکہ جو قرآن پاک کا خاص موضوع ہے...... رمضان المبارک میں برپا ہوا...... حج عمرے کی سعادتیں ساری امت کو "فتح مکہ" کی برکت سے ملیں...... اور فتح مکہ کا غزوہ رمضان المبارک میں ہوا...... وہ

بڑے بڑے بت جن سے...... ایک دنیا گمراہ تھی...... رمضان المبارک میں گرائے گئے...... اکثر مؤرخین کے نزدیک جہاد کا مبارک آغاز بھی رمضان المبارک میں ہوا...... جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے...... اپنے چچا جان محترم حضرت سیّدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی کمان میں...... اسلام کا پہلا سریہ روانہ فرمایا...... عصماء یہودیہ کے قتل کا واقعہ بھی...... رمضان المبارک کا مبارک کارنامہ ہے...... یہ دشمن دین خاکہ پرست گمراہ عورت تھی...... اسلامی غیرت کا شاہکار...... ''سریہ ام قرفہ'' بھی رمضان المبارک میں پیش آیا اور سریہ سیّدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ...... جو یمن کی طرف بھیجا گیا تھا...... وہ بھی رمضان المبارک میں لڑا گیا...... اس سریہ کی خاص بات یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کو ''امیر لشکر'' مقرر فرمایا اور پھر اپنے دست مبارک سے ان کے سر پر عمامہ باندھا......

رمضان اور جہاد کی ایک اور بڑی مناسبت...... جو قرآن مجید کے الفاظ سے سمجھ آتی ہے...... وہ یہ کہ...... دونوں کی فرضیت کے لئے ایک جیسے الفاظ استعمال فرمائے گئے......

فرمایا: كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ ...... تم پر روزہ فرض کر دیا گیا...... پھر بالکل اسی طرح فرمایا...... كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ...... کہ تم پر جہاد فرض کر دیا گیا...... اہل تفسیر نے اس میں بہت عجیب نکتے لکھے ہیں...... آپ بس اتنا یاد رکھیں کہ...... قرآن مجید کی ایک ہی سورت...... یعنی سورۃ بقرہ میں جہاد کی فرضیت بھی موجود ہے...... اور رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت بھی...... پس دونوں اسلام کے قطعی فریضے ہیں...... اور كُتِبَ عَلَيْكُم کے لفظ سے بہت تاکیدی فرضیت معلوم ہوتی ہے...... كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَام کہ تم پر روزہ پورا کا پورا ڈال دیا گیا ہے کہ...... یہ روزہ دل سے بھی رکھو، زبان سے بھی...... کانوں سے بھی...... آنکھوں سے بھی...... جسم سے بھی اور روح سے بھی......

بدبخت ترین شخص

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص نے رمضان پایا اور اس کے روزے نہ رکھے تو وہ شخص بد بخت ہے۔ اور جس شخص نے والدین یا ان دونوں میں سے کسی ایک کو پایا اور ان کے ساتھ نیک سلوک نہ کیا تو وہ بدنصیب ہے، اور جس شخص کے سامنے میرا نام لیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا تو ایسا شخص بھی بد بخت ہے۔''

(أخرجه البطرانی فی الاوسط برقم ۳۸۲۹... مجمع الزوائد، کتاب الصیام/باب فیمن ادرل شهر رمضان فلم یصمه/رقم الحدیث ۴۷۷۳/ط، دار الکتب العلمیه، بیروت)

روزہ اور جھوٹ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس (روزہ دار) شخص نے (روزے کی حالت میں) جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے کو نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ اس نے اپنا کھانا پینا چھوڑا ہے (یعنی ایسے کے روزے پر کوئی اجر و ثواب نہیں ملے گا۔)''

(رواه البخاری فی کتاب الصوم، باب من لم یدع قول الزور و العمل به فی الصوم۔ رقم الحدیث: ۱۹۰۳۔ط، دار الکتب العلمیة، بیروت)

بہت آسان نصاب

ہم رمضان المبارک کو کیسے پا سکتے ہیں؟...... بڑے لوگوں نے تو بہت محنتیں فرمائیں...... ہم اپنے اسلاف اور بزرگوں کے رمضان کا حال پڑھتے ہیں تو شرم اور ندامت سے پانی پانی ہو

جاتے ہیں...... اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے تو اپنے نفس کو فائدہ پہنچائیں اور حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب ؒ کا رسالہ...... ''فضائل رمضان'' کا ایک بار ضرور مطالعہ کر لیں...... اور کچھ نہیں تو کم از کم رمضان المبارک کا احساس اور شعور ضرور پیدا ہو جائے گا...... اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو موبائل اور نیٹ کی لعنت سے بچائے...... اور صرف اس کے ضروری اور مفید استعمال کی توفیق عطاء فرمائے...... اس ظالم نے علم اور مطالعہ کے اوقات کو برباد کر دیا ہے......

رمضان المبارک کے بارے میں قرآنی آیات...... اور احادیث مبارکہ پڑھ کر بندہ نے ایک مختصر دس نکاتی نصاب نکالا ہے...... آپ ایک کاغذ پر یہ نصاب لکھ لیں اور رمضان المبارک میں روزانہ رات کو اپنا محاسبہ کریں کہ...... ہم نے اس پر کتنا عمل کیا...... بے حد آسان اور ممکن نصاب ہے...... پھر اللہ تعالیٰ جس کو توفیق عطاء فرمائے وہ مزید جو کچھ کر سکتا ہو...... کرتا چلا جائے......

ہم نے رمضان المبارک میں ان شاء اللہ یہ دس کام روزانہ کرنے ہیں......

(۱) روزہ...... یہ فرض ہے اور یہی رمضان المبارک کی اصل عبادت ہے...... ساری زندگی کے نفل روزے رمضان المبارک کے ایک فرض روزے کے برابر نہیں ہو سکتے......

(۲) پانچ نمازوں کا باجماعت تکبیر اولیٰ سے اہتمام...... ویسے تو یہ ہمیشہ کرنا چاہیے مگر رمضان المبارک میں اسے ایک لازمی سعادت کے طور پر دیکھا جائے کہ جو ہر حال میں حاصل کرنی ہے ان شاء اللہ...... یہ عمل ہمارے لئے پورے رمضان کو پانے اور کمانے کا ذریعہ بن جائے گا......

(۳) تراویح...... عشاء کی نماز کے بعد باجماعت بیس رکعات...... یہ رمضان المبارک کا خاص تحفہ اور انعام ہے...... اور اس میں ایک قرآن پاک پڑھنا یا سننا ایک مستقل سنت ہے......

(۴) قرآن پاک کی تلاوت اور قرآن پاک سے خاص تعلق...... یہ بڑا مبارک عمل ہے...... اگر

ہم اپنے ساتھ قبر اور آخرت میں پورا قرآن یا کچھ قرآن لے جانا چاہتے ہیں تو رمضان المبارک میں یہ نعمت پانا آسان ہے......

۵ سحری کھانے کا اہتمام...... سحری کے بہت فضائل اور برکات ہیں یہ ہرگز نہیں چھوڑنی چاہیے...... مگر سحری رات کے آخری حصے میں کریں اور زیادہ دبا کر نہ کھائیں کہ سارا دن ڈکار بجاتے رہیں......

۵ افطار کرانے کا اہتمام...... یہ رمضان المبارک میں مغفرت کا خاص تحفہ ہے کہ آپ کسی مسلمان کو افطار کرائیں...... خواتین کے تو مزے ہیں ان کو اپنے گھر والوں اور بچوں کو افطار کرانے کا اجر ملتا ہے...... کیونکہ وہ بہت محنت سے افطار تیار کرتی ہیں...... کسی روزے دار کو افطار کرانے کی فضیلت بہت زیادہ ہے...... جب دل میں یہ فضیلت حاصل کرنے کا جذبہ ہو...... اور یہ شعور ہو کہ اس عمل کی برکت سے مجھے مغفرت مل سکتی ہے تو...... انسان خود ہی اپنی استطاعت کے مطابق بہت سے طریقے نکال سکتا ہے...... بعض لوگوں کو دیکھا کہ عین افطار کے وقت کسی ویران جگہ جا کر کھڑے ہو جاتے ہیں...... چند کھجوریں، ٹھنڈا پانی یا شربت لے کر...... اور پھر اس وقت جو وہاں سے گزرتا ہے اسے افطار کراتے ہیں...... آپ افطار کے موقع پر...... بعض لوگوں کی جو پُرتکلف دعوتیں کرتے ہیں...... اگر اسی رقم سے عمومی افطاری تیار کریں تو...... درجنوں افراد کو افطار کرا سکتے ہیں...... کئی لوگوں کو دیکھا کہ اس حرص میں بھاگ دوڑ کرتے ہیں کہ...... اللہ تعالیٰ کے پیارے مجاہدین کو...... محاذ اور تربیت گاہوں تک افطار پہنچائیں...... بہرحال یہ ایک ایسا عمل ہے کہ...... جو صرف رمضان المبارک میں ہی حاصل کیا جا سکتا ہے...... عام دنوں میں آپ کھانے کا پورا ترک

تقسیم کردیں تو رمضان المبارک میں کسی روزہ دار کو کھلائی گئی ایک روٹی کے برابر نہیں ہو سکتا...... عام دنوں میں بھی روزہ رکھنے والوں کو...... اگر آپ افطار کرائیں تو وہ بھی اجر کا کام ہے...... مگر رمضان المبارک کی افطاری...... بہت بڑی چیز ہے...... بہت مبارک، بہت خاص...... یا اللہ! وسعت اور توفیق عطاء فرما......

﴿۷﴾ چار چیزوں کی کثرت پہلی چیز...... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کا ورد...... دوسری چیز! استغفار تیسری چیز اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال...... چوتھی چیز جہنم سے پناہ مانگنا......

﴿۸﴾ جہاد میں وقت لگانا...... جہادی محنت میں وقت لگانا...... جہاد میں مال لگانا...... صدقے خیرات اور مسلمانوں کے ساتھ غمخواری کرنا، ان کی حتی الوسع مدد کرنا......

﴿۹﴾ اپنے ملازموں، ماتحتوں، گھر والوں پر کام کے معاملے میں نرمی، آسانی اور تخفیف کرنا...... کسی مسلمان پر بوجھ زیادہ ہو تو اس کا بوجھ ہلکا کرنے میں مدد کرنا......

﴿۱۰﴾ شراب خوری، والدین کی نافرمانی، رشتہ داروں سے قطع رحمی...... مسلمانوں سے بغض رکھنا...... جھوٹ بولنا اور غیبت کرنا...... ان چھ گناہوں سے خاص طور پر بچنا چاہیے کیونکہ یہ رمضان المبارک میں روزہ کی خرابی اور مغفرت سے محرومی کا ذریعہ بن جاتے ہیں......

یہ ہے وہ بہت آسان سا نصاب جو ہر مسلمان مرد اور عورت کے لئے ممکن ہے...... خواتین نمازوں کو اہتمام سے اول وقت ادا کریں تو ان کا اجر باجماعت نماز ادا کرنے والے مردوں کی طرح ہے...... باقی جو اہل ہمت ہیں...... ان کے لئے رمضان المبارک کمانے کا سیزن ہے...... اعتکاف، قیام اللیل، نوافل، صدقات، مجاہدے، ریاضتیں اور بہت کچھ......

تین اوقات باندھ لیں

زندگی کے لمحات چونکہ گنے چنے ہیں...... اس لئے ان کو ضائع نہیں کرنا چاہیے...... بلکہ ترتیب سے گزارنا چاہیے...... رمضان المبارک میں تین اوقات باندھ لیں...... یعنی اپنے اوپر یہ عہد لازم کرلیں کہ فلاں تین اوقات میں بس یہ تین کام کرنے ہیں...... ان شاء اللہ

(۱) تلاوت کا وقت...... اس میں قرآن مجید دیکھ کر پڑھیں...... جن کی تجوید کمزور اور غلط ہو وہ زیادہ تلاوت کی جگہ اس سال اپنا تلفظ درست کریں...... اور اسی وقت میں قرآن مجید کا کچھ حصہ یاد بھی کرلیں...... یہ وقت ایک گھنٹہ ہو یا کم، زیادہ......

(۲) قرآن سمجھنے کا وقت...... اس میں قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر پڑھیں...... اچھا ہے کہ کسی عالم سے...... اگر اس کی ترتیب نہ بنے تو کسی مستند اردو تفسیر سے...... اس عمل کی برکت سے آپ اللہ تعالیٰ کے کلام کو اپنے دل پر آتا محسوس کریں گے......

(۳) چار کاموں کی کثرت کا وقت...... اس میں کلمہ طیبہ، استغفار، جنت کی دعاء اور جہنم سے پناہ...... یہ چاروں ''اوراد'' کم از کم تین سو بار سے تین ہزار بار تک......

رمضان کی پانچ خصوصیات

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''میری اُمت کو رمضان المبارک میں پانچ ایسی خصوصیات دی گئی ہیں جو ان سے پہلے کسی امت کو نہیں دی گئیں۔

(۱) روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے

(۲) افطار تک فرشتے ان کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں (۳) اللہ تعالیٰ

روزانہ اپنی جنت کو آراستہ فرماتے ہیں اور پھر کہتے ہیں: ''قریب ہے کہ میرے نیک بندے خود سے مشقتوں اور تکلیفوں کو ہٹا کر تیری طرف آئیں'' ﴿۴﴾ سرکش شیاطین اس مہینے میں باندھ دیئے جاتے ہیں، چنانچہ وہ (رمضان میں) ان گناہوں تک نہیں پہنچ پاتے جن تک غیر رمضان میں پہنچ جاتے ہیں ﴿۵﴾ آخری رات میں روزہ داروں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

عرض کیا گیا: یارسول اللہ! کیا یہی (آخری رات) لیلۃ القدر ہے؟ فرمایا: ''نہیں۔ لیکن ضابطہ یہ ہے کہ جب مزدور اپنا کام کر چکے تو اسے اس کی اجرت دے دی جاتی ہے''۔

(اخرجه الامام احمد فی المسند ۲/۲۹۲، و اورده المصنف فی زوائد المسند برقم ۱۴۱۷، و فی كشف الاستار برقم ۹۶۳، و ابن حجر فی المطالب العالیة ۹۳۲، و المنذری فی الترغیب و الترہیب ۲/۹۲، و السیوطی فی الدر المنثور ۱/۱۸۴، و المتقی المندی فی كنز العمال ۲۳۷۰۹... مجمع الزوائد/ كتاب الصیام/ باب فی شهور البركة و فضل شهر رمضان/ رقم الحدیث: ۴۷۷۸/ط، دار الكتب العلمیه، بیروت)

مرغوب اور مہنگی نعمت

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں کو جو بہت قیمتی نعمتیں عطاء فرمائی ہیں...... ان میں سے ایک انمول نعمت ''گرمی کے روزے'' ہیں......

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ

اللہ تعالیٰ کے ہاں جن عبادات کی قدر اور قیمت بہت زیادہ ہے...... ان عبادات میں گرمی کے روزے بھی شامل ہیں......

سخت گرمی کے روزے!...... موت کی سکرات کو ٹھنڈا کرتے ہیں...... موت کے وقت کی گرمی سے اللہ تعالیٰ بچائے وہ دل اور جسم کو پگھلا دیتی ہے......

سخت گرمی کے روزے!...... قیامت کے دن کی شدید پیاس اور شدید گرمی کے وقت کا ٹھنڈا شربت ہیں...... اُس دن سورج سر پر ہوگا...... بالکل قریب، نہ کوئی پردہ...... نہ کوئی چھت، لوگ اپنے پسینے میں ڈوبتے ہوں گے...... کھولتا ہوا گرم پسینہ...... تب ان لوگوں کو ٹھنڈے جام پلائے جائیں گے...... جو گرمیوں کے سخت روزے خوشی خوشی برداشت کرتے تھے......

سخت گرمی کے روزے!...... ایمان کی خصلت اور علامت ہیں...... یہ ایمان کی چوٹی تک پہنچانے کا ذریعہ ہیں...... یہ ایمان کی حقیقت کا حصہ ہیں...... یعنی جو سچا مومن ہے وہ گرمی کے روزوں سے پیار رکھتا ہے...... وہ گرم ترین دن ڈھونڈتا ہے تاکہ اس میں روزہ رکھے...... وہ گرمی کے دن روزہ رکھ کر دوپہر کا انتظار کرتا ہے تاکہ...... گرمی بڑھے تو پیاس زیادہ ہو...... اور پھر وہ اس پیاس میں اپنے رب کے پیار کو تلاش کرتا ہے......

سخت گرمی کے روزے!...... مومن کو اس مقام پر لے جاتے ہیں...... جہاں اللہ تعالیٰ اس پر فخر فرماتے ہیں اور فرشتوں سے کہتے ہیں کہ...... میرے بندے کو دیکھو!...... اور اسی دن اللہ تعالیٰ جنت کی حور سے اس مومن کا نکاح کرا دیتے ہیں......

سخت گرمی کے روزے!...... ان نعمتوں میں سے ہیں کہ...... جن کی خاطر اللہ تعالیٰ کے خاص بندے دنیا میں زندہ رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ...... اگر یہ نعمتیں نہ ہوں تو ہم ایک منٹ زندہ رہنا گوارہ نہ کریں...... جہاد میں لڑنا...... رات کو تہجد ادا کرنا...... نماز کے لئے چل کر مسجد جانا...... اور سخت گرم دن کا روزہ رکھنا......

سخت گرمی کے روزے!...... ایک مومن کو "صبر" کا اونچا مقام دلاتے ہیں...... اس کے عزم اور ہمت کو مضبوط کرتے ہیں اور اسے ایک کارآمد انسان بناتے ہیں......

اللہ کرے! ہمیں بھی گرمی کے روزوں سے عشق نصیب ہو جائے...... تاکہ ہم موت اور آخرت کی گرمی سے بچنے کا انتظام کر سکیں......

ہر روزے کے بدلے ایک ''حور''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک بار) رمضان المبارک کی آمد کے موقع پر ارشاد فرمایا:

''اگر لوگوں کو وہ اجر و ثواب معلوم ہو جاتا جو رمضان المبارک میں (رکھا گیا) ہے تو میری امت یہ تمنا کرتی کہ کاش پورا سال رمضان ہو جائے''۔

(حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سن کر) قبیلہ خزاعہ کے ایک شخص نے عرض کیا: ''(اے اللہ کے رسول!) ہمیں اس کے متعلق کچھ بیان فرمائیے!۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جنت کو سال کے شروع سے آخر تک رمضان المبارک کے لئے سجایا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے۔ (جس سے) جنت کے پتے بجنے لگتے ہیں۔ حور عین اس منظر کو دیکھ کر کہتی ہیں: ''اے ہمارے پروردگار! اس مہینے میں اپنے بندوں میں سے ہمارے شوہر بنا دیجئے، جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ان کی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی ہوں''۔ چنانچہ پھر جو بندہ بھی روزہ رکھتا ہے تو اس کی حور عین سے شادی کر دی جاتی ہے۔ (وہ حور عین) ایک خیمے میں رہتی ہے جو ایسے موتی سے بنایا گیا ہے جو اندر سے خالی ہے۔ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ''۔ (الرحمٰن: ۷۲) ان حوروں میں سے ہر ایک نے ستر ستر جوڑے پہنے ہوں گے، جن میں سے کسی ایک جوڑے کا رنگ بھی دوسرے سے نہیں ملے گا۔ اور ان ستر رنگ کے کپڑوں میں سے ہر کپڑے میں ایسی خوشبو ہوگی جو دوسرے رنگ کے کپڑوں میں نہیں ہوگی۔ ان حوروں میں سے ہر ایک کے لئے سرخ یاقوت سے

بنے ہوئے ستر ستر تخت ہوں گے جن پر موتی جڑے ہوں گے۔ ہر تخت پر ستر ایسے بچھونے بچھے ہوں گے جن کے اُستر دبیز ریشم کے ہوں گے۔ (اور ان) ستر بچھونوں کے اوپر ستر اونچی و آرام دہ نشستیں ہوں گی۔ ان حوروں میں سے ہر ایک حور کی ستر ہزار خادمائیں ہوں گی جو اس کے کام کاج کریں گی اور ستر ہزار خادم ہوں گے۔ ہر خادم کے ہاتھ میں سونے کا ایک بڑا پیالہ ہوگا جس میں ایسا کھانا ہوگا کہ جس کے ہر لقمے کا ذائقہ (دوسرے لقمے کے ذائقے سے) منفرد ہوگا۔ اور حور عین کے (روزہ دار) شوہر کو بھی یہ ساری نعمتیں دی جائیں گی۔ وہ سرخ یاقوت سے بنے تخت پر جلوہ افروز ہوگا اور اس نے سونے کے ایسے کنگن پہنے ہوں گے جن پر سرخ یاقوت کا کام کیا گیا ہوگا۔ یہ (سب کچھ) رمضان کے ایک دن کے روزے کا بدلہ ہوگا۔ (روزے کے علاوہ اس نے رمضان میں) جو اور نیکیاں کی ہوں گی ان کا اجر اس کے علاوہ ہوگا"۔

(اخرجه ابو يعلىٰ فى مسنده برقم ۵۲۵۱... مجمع الزوائد/ كتاب الصيام، باب فى شهور البركة و فضل شهر رمضان/ رقم الحديث: ۴۷۸۱/ط، دار الكتب العلميه، بيروت)

سچے مومن کی چھ صفات

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے...... (یعنی حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے) چھ صفات جس شخص میں ہوں وہ حقیقی مومن ہے:

۱ وضو پورا کرنا ۲ بادلوں والے دن نماز میں جلدی کرنا ۳ سخت گرمی میں زیادہ روزے رکھنا ۴ دشمنوں کو تلوار سے قتل کرنا ۵ مصیبت پر صبر کرنا ۶ بحث نہ کرنا اگرچہ حق پر ہو

(الدیلمی فی الفردوس)

دوسری روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

چھ خصلتیں خیر والی ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے تلوار کے ساتھ جہاد کرنا

(۲) گرم دن کا روزہ رکھنا

(۳) مصیبت کے وقت اچھا صبر کرنا

(۴) بحث نہ کرنا اگرچہ تم حق پر ہو

(۵) بادلوں والے دن نماز میں جلدی کرنا

(۶) سردی کے دن اچھا (یعنی پورا) وضو کرنا

(البیہقی)

ایک اور روایت میں ان صفات کو ایمان کی حقیقت قرار دیا گیا ہے کہ جس شخص کو یہ چھ صفات نصیب ہو جائیں تو وہ ایمان کی حقیقت تک پہنچ جاتا ہے۔

(رواہ المروزی)

اللہ تعالیٰ فخر فرماتے ہیں

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن جب کہ رمضان کی آمد آمد تھی، ارشاد فرمایا:

"تم پر رمضان (کا مہینہ) آگیا۔ یہ برکت کا مہینہ ہے، اللہ تعالیٰ اس مہینے میں تمہیں غنی کر دیتے ہیں۔ چنانچہ وہ رحمت اُتارتے ہیں اور خطائیں مٹاتے ہیں۔ اور اس مہینے میں دعاء قبول فرماتے ہیں۔ (اس مہینے میں) اللہ تعالیٰ تمہارے تنافس (یعنی نیکیوں میں مقابلے) کو دیکھتے ہیں اور فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کرتے ہیں۔

پس تم اللہ تعالیٰ کو اپنی طرف سے خیر دکھاؤ۔ بد بخت و بد نصیب ہے وہ شخص جو اس مہینے میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم رہا"۔

(مجمع الزوائد/کتاب الصیام، باب فی شہور البرکۃ وفضل شہر رمضان/رقم الحدیث: ۴۷۸۳/ط، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

کفارہ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان المبارک کے روزے اگلے رمضان تک کے گناہوں کا کفارہ ہیں۔"

(اخرجه الطبرانی فی الکبیر برقم ۵۴۴۵... مجمع الزوائد/کتاب الصیام، باب فی شہور البرکۃ و فضل شہر رمضان/ رقم الحدیث:۴۷۸۶/ ط، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

ایک عجیب قصہ

یہ واقعہ حدیث شریف کی کئی کتابوں میں کچھ فرق کے ساتھ مذکور ہے...... خلاصہ اس کا یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو...... سمندری جہاد کے سفر پر بھیجا، آپ اپنے رفقاء کے ساتھ کشتی پر جا رہے تھے کہ...... سمندر سے ایک غیبی آواز آئی...... کیا میں تمہیں وہ فیصلہ نہ سناؤں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر فرمایا ہے؟...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا...... ضرور سناؤ...... آواز دینے والے نے کہا:...... اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ جو شخص خود کو کسی گرم دن...... اللہ تعالیٰ کے لئے پیاسا رکھے گا (یعنی روزہ رکھے گا) تو اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر لازم فرمایا ہے کہ...... اس کو قیامت کے دن ضرور سیراب فرمائیں گے...... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اس واقعہ کے بعد گرم دنوں کی تلاش میں رہتے تھے...... ایسے گرم دن کہ جن میں لوگ مرنے کے قریب ہوں...... آپ ایسے دنوں میں روزہ رکھتے تھے......

(رواہ ابن المبارک وابن ابی شیبہ وعبد الرزاق وفی سندہ کلام)

حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمل

بخاری اور مسلم کی ایک روایت کا خلاصہ ہے کہ:

"حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک گرم دن میں سفر پر تشریف لے گئے (رمضان المبارک کا مہینہ اور جہاد کا سفر تھا) گرمی اتنی شدید تھی کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے ہاتھ اپنے سروں پر رکھتے تھے...... مگر اس حالت میں بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ روزہ کی حالت میں تھے"......

اور بھی کئی روایات میں سخت گرمی کے سفر کے دوران آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روزہ رکھنا ثابت ہے...... اتنی گرمی کہ بعض اوقات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اوپر پانی بھی ڈالا...... تاکہ گرمی کی شدت کچھ کم ہو......

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا عمل

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مستقل معمول تھا کہ:

"گرمی کے موسم میں روزے رکھتے اور سردیوں میں افطار فرماتے"......

یعنی نفل روزوں کے لئے گرمی کے موسم کو منتخب فرما رکھا تھا......

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بھی سخت گرمیوں میں روزے رکھنے کا معمول تھا...... حتی کہ سفر میں جب گرم لو کے تھپیڑے آپ کو ایذاء پہنچا رہے ہوتے تھے تو آپ روزہ کی حالت میں ہوتی تھیں......

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وصیت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی شہادت کے قریب اپنے بیٹے "عبداللہ" کو وصیت فرمائی کہ اے پیارے بیٹے! ...... ایمان والی صفات کو لازم پکڑنا...... انہوں نے عرض کیا...... اے پیارے ابا جی! وہ کونسی صفات ہیں...... ارشاد فرمایا:

۱. سخت گرمی میں روزہ رکھنا
۲. دشمنوں کو تلوار سے قتل کرنا (یعنی اللہ تعالیٰ کے دشمنوں کو)
۳. مصیبت پر صبر کرنا
۴. سرد دنوں میں پورا وضو کرنا
۵. بادلوں والے دن نماز میں جلدی کرنا
۶. شراب نہ پینا

(ابن سعد فی الطبقات)

مجھے گرمی لوٹا دو

حضرت عامر بن عبد قیس رحمۃ اللہ علیہ...... حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی دعوت پر بصرہ سے شام منتقل ہو گئے...... وہاں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ان سے بار بار پوچھتے کہ کوئی حاجت، خدمت ہو تو بتائیں...... مگر حضرت عامر رضی اللہ عنہ کچھ نہ مانگتے...... جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا اصرار بڑھا تو حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بصرہ کی گرمی لوٹا دیجئے تا کہ مجھے سخت روزے نصیب ہوں...... یہاں آپ کے ہاں روزہ بہت آسان گذر جاتا ہے...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ...... سخت گرمیوں میں نفل روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ بعض اوقات بے ہوشی اور غشی طاری ہو جاتی...... مگر روزہ نہ توڑتے...... اور جب دنیا سے رخصت ہونے کا وقت آیا تو فرمایا:

"اپنے پیچھے ایسی کوئی چیز چھوڑ کر نہیں جا رہا کہ...... جس کے چھوڑنے کا افسوس ہو...... سوائے دو چیزوں کے...... ایک گرمی کے روزہ میں دوپہر کی پیاس...... اور دوسرا نماز کے لئے چلنا...... (بس ان دو چیزوں کے چھوٹنے کا افسوس ہے)" (ابن ابی شیبہ)

اسی طرح کی روایت حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی ہے کہ وہ اپنی وفات کے وقت اس بات پر افسوس فرما رہے تھے کہ...... اب گرمی کے روزے کی پیاس نصیب نہیں ہوگی......

میں کب آپ کی دلہن بنی؟

امام ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ لکھتے ہیں......

جنت کی حور اپنے اللہ کے ولی خاوند سے پوچھے گی...... کیا آپ کو معلوم ہے کہ کس دن مجھے آپ کے نکاح میں دیا گیا؟...... یہ سوال وجواب اس وقت ہوگا جب وہ دونوں جنت میں ......شراب کی نہر کے کنارے شان سے تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے...... اور حور جام بھر بھر کر اپنے خاوند کو پلا رہی ہوگی...... حور اپنے سوال کا جواب خود ہی دے گی...... وہ ایک گرم دن تھا، اللہ تعالیٰ نے آپ کو روزہ کی سخت پیاس میں دیکھا تو فرشتوں کے سامنے آپ پر فخر فرمایا...... میرے بندے کو دیکھو! اس نے میری خاطر اور میرے پاس موجود نعمتوں کی رغبت میں...... اپنی بیوی، لذت، کھانا اور پینا سب کچھ چھوڑا ہوا ہے...... تم گواہ رہو کہ میں نے اس کی مغفرت کر دی ہے' پس اس دن اللہ تعالیٰ نے آپ کی مغفرت فرمائی...... اور مجھے آپ کے نکاح میں دے دیا......

دو خوشیاں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: ''ابن آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہے سوائے روزے کے کہ وہ میرے لئے ہے اور میں خود ہی اس کا بدلہ دوں گا''۔ روزہ (گناہوں سے بچنے کے لئے) ڈھال ہے۔ جب تم میں سے کسی کا روزے کا دن ہو تو اسے چاہئے کہ بے حیائی کے کاموں سے دور رہے، شور و شغب نہ کرے، اور اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے جھگڑا کرے تو وہ (جواباً) کہہ دے: ''میں روزے سے ہوں''۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو مشک سے زیادہ محبوب ہے، روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں جن سے وہ خوشی پاتا

ہے۔ (۱) افطار کے وقت کی خوشی اور فرحت (۲) جب اپنے پروردگار سے ملے گا تو اپنے روزے (کا اجر دیکھ کر اس) سے خوش ہوگا۔"

(رواہ البخاری فی کتاب الصوم، باب ہل یقول انی صائم اذا شتم۔ رقم الحدیث: ۱۹۰۴۔ط، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

خوشی اور شکر سے گرمی کے روزے رکھیں!

گرمی کے روزے...... بڑی مہنگی نعمت ہے، جو پیسوں سے نہیں خریدی جاسکتی...... اس نعمت کی قدر کریں...... خوشی اور شکر سے روزے رکھیں...... جو تھوڑی بہت تکلیف آئے وہ خندہ پیشانی سے برداشت کریں...... شیطان کے اس جال میں کوئی نہ پھنسے کہ...... یہ روزے میرے بس میں نہیں ہیں...... کئی "مُرجی" قسم کے مفکر بھی یہی فتوی دیتے ہیں...... یہ سب ہمیں اس انمول نعمت سے محروم رکھنا چاہتے ہیں...... اگر گرمی کے روزے ہمارے بس میں نہ ہوتے...... تو ہمارا رحیم ومہربان رب کبھی ہم پر یہ روزے فرض نہ فرماتا...... جب اللہ تعالیٰ نے یہ روزے فرض فرمائے ہیں تو معلوم ہوا کہ یہ روزے ممکن ہیں...... اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے سخت گرمی میں روزے بھی رکھتے ہیں اور مزدوری بھی کرتے ہیں...... اور ساتھ خوشی اور شکر بھی ادا کرتے ہیں......

گناہوں کو مٹانے والے......

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"پانچ نمازیں اور ایک جمعہ، دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان اگلے رمضان تک گناہوں کو مٹادیتے ہیں، جب تک کہ کبائر سے بچتا رہے۔"

(الترغیب والترہیب فی کتاب الصوم/باب الترغیب فی صیام رمضان احتساباً وقیام لیلہ/ج ۲، ص ۵۶۔ط، وحیدی کتب خانہ بشاور)

رمضان کس کے لئے رحمت اور خوشی کا ذریعہ؟

تھوڑا سا سوچیں! رمضان المبارک تو سب پر آیا...... کافروں پر بھی آیا اور مسلمانوں پر بھی...... اہل تقویٰ پر بھی آیا اور فاسقوں، فاجروں پر بھی...... مگر یہ رمضان المبارک کس کے لئے...... رحمت اور خوشی کا ذریعہ بنا؟...... یقیناً مسلمانوں کے لئے اور مسلمانوں میں سے بھی ان کے لئے جنہوں نے...... رمضان المبارک کی قدر کی...... اور اس میں قربانی دی...... روزہ کی حالت میں بھوک پیاس کی قربانی...... راتوں کو جاگ کر نیند کی قربانی...... عبادت میں لگ کر راحت کی قربانی...... صدقہ خیرات دے کر مال کی قربانی...... جہاد میں نکل کر اور جہادی محنت میں لگ کر...... جان و دل کی قربانی...... جنہوں نے قربانی دی رمضان ان کا ہو گیا...... اور ان کے نامہ اعمال کی روشنی بن گیا...... اور ان کے لئے آخرت میں محفوظ ہو گیا...... مگر جنہوں نے نہ رمضان المبارک کو مانا...... نہ اُس میں روزہ اور عبادت کی قربانی دی...... ان کے لئے رمضان جیسی نعمت بھی...... کسی کام نہ آئی......

وبال نہ بنائیں

فرض کو فرض رکھیں...... اور نفل کو نفل...... اور نفل کو اپنے لئے بوجھ نہ بنائیں...... مثلاً رمضان المبارک میں ترتیب بنائی کہ روزانہ ان شاء اللہ دس پارے تلاوت کرنے ہیں اور سو رکعت نفل پورے کرنے ہیں...... ماشاء اللہ اچھی بات ہے بہت شوق سے کریں...... لیکن اتفاق سے کسی دن کچھ کمی رہ گئی...... بیماری، مہمان یا دین کے کسی اور کام کی وجہ سے...... اب چہرے پر بارہ بجے ہیں...... موڈ آف اور میٹر چڑھا ہوا ہے...... ایک ایک سے لڑ رہے ہیں...... بچوں کو مار رہے ہیں...... اور بار بار حسرت کا اظہار کہ آج میرے پارے رہ گئے...... یہ طریقہ کار درست نہیں...... یہ آپ کو اجر و ثواب سے محروم کرنے والا طرز عمل ہے...... نوافل ادا ہو گئے تو شکر کریں...... رہ گئے تو اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگیں...... نہ خود کو ناپاک سمجھ کر دوسروں کو کچا چبائیں...... اور نہ فرائض کی ناشکری کریں......

ستر ہزار کلمہ طیبہ

کوشش کریں کہ ہر رمضان المبارک میں...... اپنے لئے آخرت کے سامان میں ستر ہزار کلمہ طیبہ کا عمل بھیج دیا کریں...... خصوصاً دینی کاموں میں مصروف حضرات اس کا بہت اہتمام کریں، کیونکہ ان کی دیگر مصروفیات کافی ہوتی ہیں اور وہ چلتے پھرتے یہ عمل آسانی سے کر سکتے ہیں...... اس عمل کے فوائد بے شمار ہیں......

ہلاک ہو وہ شخص......

حضرت کعب بن عُجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''منبر کے قریب ہو جاؤ۔''

ہم لوگ حاضر ہو گئے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم مبارک رکھا، تو فرمایا: ''آمین''۔ جب دوسرے پر قدم مبارک رکھا، تو پھر فرمایا: ''آمین''۔ جب تیسرے درجے پر قدم رکھا، تو پھر فرمایا: ''آمین''۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ سے فارغ ہو کر نیچے اُترے تو ہم نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! آج ہم نے آپ سے (منبر پر چڑھتے ہوئے) ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی، (اس کی کیا حقیقت ہے؟)''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اس وقت جبرائیل میرے سامنے آئے تھے۔ (اور جب میں نے پہلے درجہ پر قدم رکھا تو) انہوں نے کہا: ''ہلاک ہو وہ شخص جس نے رمضان کا مبارک مہینہ پایا پھر بھی اسکی مغفرت نہ ہوئی۔'' میں نے کہا: ''آمین''۔ پھر جب میں نے دوسرے درجہ پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا: ''ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر مبارک ہوا اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے۔'' میں نے کہا: ''آمین''۔ جب میں تیسرے

درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا: ''ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پائیں اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں (یعنی وہ ان کی خدمت کر کے جنت نہ کمائے)'' میں نے کہا: ''آمین۔''

رواہ الحاکم وقال: صحیح الاسناد۔

(الترغیب والترہیب فی کتاب الصوم/باب الترغیب فی صیام رمضان احتساباً وقیام لیلہ/ج ۲، ص ۵٦۔ ط، وحیدی کتب خانہ بشاور)

عقلمند لوگوں کا کام

جو لوگ آخرت کا یقین رکھتے ہیں...... اور دنیا میں رہتے ہوئے آخرت کی تیاری کرتے ہیں...... وہ اپنے لئے زیادہ سے زیادہ، راحت کا سامان آگے بھیجتے ہیں۔ ان کو یہاں جو مال ملتا ہے وہ سارا مال آگے اپنے لئے بھیج دیتے ہیں...... اور ان کو یہاں جو قوت ملتی ہے...... جو اختیارات ملتے ہیں...... وہ انہیں بھی اپنے اگلے گھر کی بہتری کے لئے استعمال کرتے ہیں...... یہ عقلمند لوگ ہیں...... ان کو موت کے وقت نہ کوئی غم ہوتا ہے اور نہ کوئی پریشانی...... بلکہ وہ خوشی خوشی جاتے ہیں اور وہاں جا کر بھی خوشیاں پاتے ہیں...... ایسے عقلمند لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے کچھ موسم مقرر فرما دیئے ہیں...... ان موسموں میں اللہ تعالیٰ اعمال اور اقوال دونوں کا وزن بہت بڑھا دیتے ہیں...... حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ رمضان المبارک کی برکات صرف مسلمانوں کے لئے ہیں...... اہل ایمان کو روزے اور قرآن کی وجہ سے اس مہینے کی برکات ملتی ہیں...... جبکہ کفار اور دشمنانِ اسلام کا بغض اور شر اس مہینے میں اور بڑھ جاتا ہے...... کیونکہ وہ رحمت والے اعمال سے دور ہیں...... اس لئے ان پر اور زیادہ لعنت برستی ہے...... (خلاصہ حجۃ اللہ البالغہ)

رمضان سے جہاد کا شاندار آغاز

رمضان المبارک میں ابوجہل کا شر پوری قوت سے بھڑکا...... اور وہ مسلمانوں کو مٹانے کے

لئے مکہ مکرمہ سے نکل کھڑا ہوا...... رمضان المبارک میں مجاہدین کی نصرت خاص اور انوکھے انداز سے ہوتی ہے...... بدر کے میدان میں مقابلہ ہوا...... ایک طرف اہل رحمت تھے اور دوسری طرف اہل لعنت...... اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کی نصرت فرمائی...... اور سخت خطرناک مشرکین مقتول ہوکر ایک کنویں میں پھینکے گئے......

یہ جہاد کا ایک باقاعدہ شاندار آغاز تھا...... اور یہ جہادی سلسلہ دجال کے قتل تک چلتا رہے گا...... ابوجہل کے قتل سے دجال کے قتل تک...... مسلسل جہاد، مقبول جہاد اور منصور جہاد رمضان المبارک میں...... ہر مسلمان یہ نیت کرے کہ...... وہ اس مبارک جہادی سلسلے میں شامل رہے گا...... کیونکہ یہ ''اہل رحمت'' کا سلسلہ ہے...... اور اس سلسلے کے مقبول افراد کی آخرت بہت تابناک ہے ان شاء اللہ...... حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آخرت کی تیاری اور وہاں کے لئے سامان بھیجنے کا نصاب بار بار حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اور سیکھا...... جواب میں فرمایا گیا...... ایمان اور جہاد فی سبیل اللہ...... یعنی آخرت میں سب سے زیادہ فائدہ دینے والی چیز...... ایمان کے بعد جہاد فی سبیل اللہ ہے...... اور اسی طرح اسلام کے باقی فرائض ہیں...... نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج...... پھر درجہ ہے خدمت خلق کا...... اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے کام آنا...... اور ان کے کام بنانا...... پھر درجہ ہے نوافل وصدقات کا...... اور پھر درجہ ہے...... لوگوں کو اپنے شر سے بچانے کا...... یعنی اگر کوئی نیکی نہیں کر سکتے تو کم از کم اتنا کرو کہ...... لوگوں کو شر نہ پہنچاؤ تب یہ عمل بھی آخرت میں کام آئے گا...... ان شاء اللہ

مقبول دعاء

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''رمضان المبارک کی ہر رات اور ہر دن میں اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو جہنم سے آزادی کا پروانہ عطاء فرماتے ہیں۔ اور (رمضان المبارک کی) ہر رات اور دن میں ہر مسلمان کی ایک دعاء (ضرور) قبول کی جاتی ہے''۔

(اوردہ المصنف فی کشف الاستار برقم ۹۶۲... مجمع الزوائد/ کتاب الصیام، باب فی شہور البرکۃ و فضل شہر رمضان/ رقم الحدیث: ۴۷۹۳/ط، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

رمضان اور دعاء

رمضان المبارک کی ایک اہم ترین عبادت ''دعاء'' ہے...... روزہ، تراویح اور تلاوت کے بعد سب سے زیادہ توجہ دعاء کی طرف رکھنی چاہیے...... لمبی لمبی دعائیں، ہر وقت دعائیں اور عاجزانہ دعائیں...... جو رمضان المبارک میں جتنا زیادہ مانگتا ہے وہ اُسی قدر زیادہ اپنی جھولی بھرتا ہے...... کئی لوگ عبادات میں تو لگے رہتے ہیں مگر دعاء بہت کم مانگتے ہیں...... کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کو ہماری حاجتوں کا علم ہے...... ارے اللہ کے بندو! دعاء ہر عبادت کا مغز ہے...... دعاء سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں...... اور دعاء انسان کو اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیتی ہے...... اس لئے رمضان المبارک میں کچھ وقت خاص دعاء کا رکھیں...... اس وقت میں دو دو رکعت ادا کرتے جائیں...... اور ہر دو رکعت کے بعد دعاء کی جھولی پھیلا دیں...... مثلاً دو رکعت ایمان کامل کی دعاء کے لیے...... دو رکعت حسن خاتمہ کی دعاء کے لیے...... دو رکعت اپنے اخلاق درست کرنے کی دعاء کے لیے...... دو رکعت اپنی صحت کی دعاء کے لیے...... اس میں یہ بھی ہوگا کہ ہمارے بہت سے معاملات درست ہو جائیں گے...... مثلاً دو رکعت ادا کی...... اور دعاء یہ مانگی کہ یا اللہ! میرے ''شوق'' کا نظام اپنی پسند کے مطابق بنا دیجئے...... کبھی دو رکعت اس دعاء کے لیے کہ...... یا اللہ! میرے تمام مالی معاملات شریعت کے مطابق بنا دیجئے...... کبھی دو رکعت ادا کر کے یہ دعاء کہ...... یا اللہ! ایسی حالت میں موت دیجئے کہ آپ مجھ سے راضی ہوں اور میں آپ سے راضی ہوں...... شوق کی اصلاح کے لیے بھی اگر ہم دو رکعت اور خوب عاجزی والی دعاء کو پکڑ لیں تو...... ان شاء اللہ ہمارے دل کے تمام شوق شریعت کے مطابق ہو جائیں گے...... اور ہم اُن چیزوں کے شوق سے بچ جائیں گے...... جو شوق دنیا و آخرت میں نقصان دینے والے ہیں......

پکی مغفرت

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے، اور پانچوں نمازیں ادا کیں اور بیت اللہ شریف کا حج کیا تو اللہ تعالیٰ نے (اپنے فضل سے) اپنے ذمہ لے لیا ہے کہ اس کی مغفرت فرمادیں۔"

(کنز العمال / کتاب الصوم، الباب الاول فی صوم الفرض، الفصل الثانی فی فضل صوم شہر رمضان، رقم الحدیث: ۲۳۷۲۱/ط، رحمانیہ لاہور)

روزہ دار کے لئے حاملینِ عرش کا استغفار

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو اللہ تعالیٰ عرش کو اٹھانے والے فرشتوں کو حکم فرماتے ہیں کہ وہ تسبیح روک دیں اور اُمتِ محمدیہ اور مؤمنین کیلئے استغفار کریں۔"

(کنز العمال / کتاب الصوم، الباب الاول فی صوم الفرض، الفصل الثانی فی فضل صوم شہر رمضان، رقم الحدیث: ۲۳۷۱۱/ط، رحمانیہ لاہور)

رمضان المبارک کا آسان ترین نصاب

رمضان المبارک کا سب سے آسان نصاب یہ ہے......

(۱) روزہ (۲) فرض نمازوں اور تراویح کی پابندی (۳) تمام گناہوں سے سختی کیساتھ حفاظت یہ لازمی نصاب ہے...... جو زیادہ تلاوت نہیں کر سکتے، زیادہ اذکار اور صدقات نہیں دے سکتے...... وہ بس اسی نصاب کو لازم پکڑ لیں ان شاء اللہ رمضان المبارک کو پالیں گے...... روزہ دو چیزوں کا نام ہے...... پہلی چیز صیام...... اور دوسری چیز صوم...... صیام کا مطلب...... صبح سے شام

تک کھانے پینے اور بیوی سے پرہیز...... اور صوم کا مطلب زبان کی مکمل حفاظت کہ اس سے کوئی بھی غلطی اور گناہ نہ ہو...... روزہ میں پورے جسم اور روح کی عبادت ہے اور پورے دن کا ہر منٹ اور ہر لمحہ عبادت میں آجاتا ہے...... جو مسلمان رمضان المبارک میں یہ تین کام بھی نہ کر سکے وہ خسارے میں رہتا ہے...... خسارہ بھی معمولی نہیں...... تمام فرشتوں کے سردار حضرت جبرئیل علیہ السلام کی بددعاء ہے کہ جس نے رمضان المبارک پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی وہ ہلاک ہو جائے اور اس دعاء پر تمام مخلوق کے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین فرمائی...... اس لئے اس لازمی نصاب کے لئے ہم سب دعاء اور بھرپور محنت کریں...... اس لازمی نصاب کے ساتھ ساتھ دیگر کئی اعمال ہیں جو ہمارے رمضان المبارک کو قیمتی اور ہمارے نامہ اعمال کو وزنی بنا سکتے ہیں...... یہ اعمال آپ کو اسی کتاب میں جابجا مل جائیں گے......

رمضان المبارک ــــ اور تین کام

رمضان المبارک میں تین کاموں کا بہت اہتمام کرنا چاہئے۔

(۱) رمضان المبارک میں...... مسلمانوں کے لئے دعاء کو اپنا اہم معمول بنالیں...... ہر نماز کے بعد اور افطار سے پہلے اور سحری کے وقت سر جھکا لیں، ہاتھ پھیلا دیں، روح کو عاجزی و انکساری سے بھر لیں اور خود کو فارغ کر کے دعاء میں لگ جائیں...... مظلوم مسلمانوں کے لئے، بیمار مسلمانوں کے لئے، گناہ گار مسلمانوں کی ہدایت و توبہ کے لیے...... مجاہد مسلمانوں کے لئے، دین کا کام کرنے والوں کے لئے...... اسیران اسلام کے لئے...... مقروض مسلمانوں کے لئے، پریشان حال اور دکھی مسلمانوں کے لئے...... خوب رو رو کر، تفصیل کے ساتھ...... اپنی حاجت سمجھ کر ان کے لئے دعاء کریں...... آج کل مائک اور مجمع سامنے ہو تو لوگ مسلمانوں کے لئے دعاء کرتے ہیں مگر جب اکیلے ہوں تو یہ نیکی بہت کم لوگ کرتے ہیں...... آپ اخلاص کے ساتھ یہ عمل شروع کر دیں...... ان شاء اللہ اس کے فوائد اور برکات آپ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے...... خود سوچیں کہ اللہ تعالیٰ کتنے خوش ہوں گے کہ آپ ان کے بندوں کے لئے مانگ رہے ہیں......

حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتنے خوش ہوں گے کہ آپ اُن کے امتیوں کے لئے مانگ رہے ہیں...... پھر آپ جو کچھ دوسروں کے لئے مانگیں گے وہی سب کچھ فرشتے آپ کے لئے مانگیں گے...... اور پھر جب آپ دوسروں کے لئے دعاء، استغفار اور ہمدردی کا یہ عمل جاری رکھیں گے تو...... آپ امت کے لئے مفید اور کام کے آدمی بن جائیں گے...... اور آپ کے دل میں مسلمانوں کے لئے ہمدردی، محبت اور احترام کے جذبات پیدا ہوں گے...... اور آپ کا دل حسد، بغض اور کینے سے پاک ہوگا...... ارے بھائیو! اور بہنو! ہم جیسے بے کار لوگ جو کسی کے کچھ کام نہیں آسکتے وہ مسلمانوں کے اتنے کام تو آجائیں کہ اُن کے لئے مستقل دعائیں کرتے رہیں، استغفار کرتے رہیں...... اور دعاء آپ سب جانتے ہیں کہ ضائع نہیں ہوتی......

(۲) دوسرا کام رمضان المبارک میں ہم یہ کریں کہ...... ہمارے مال سے زیادہ سے زیادہ لقمے مسلمانوں کے منہ میں جائیں...... ارے بھائیو! اور بہنو! سب کو اللہ تعالیٰ کھلاتے اور پلاتے ہیں...... کوئی کسی کا رازق نہیں، سب کے رازق اللہ تعالیٰ ہیں مگر جو لوگ مخلوق کے لئے کھانے کا بندوبست کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کو بہت پیارے ہوتے ہیں...... ہر وقت اپنا منہ اور پیٹ بھرنے کی فکر نہیں بلکہ یہ فکر کہ میرے ذریعہ سے کتنے مسلمانوں کے منہ میں تر لقمہ اور ان کے معدے میں اچھا کھانا پہنچ سکتا ہے...... یہ ایک ایسا عمل ہے جو اللہ تعالیٰ کے غصے اور غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے، اور بڑے بڑے گناہوں کی معافی کا ذریعہ بنتا ہے...... یہ ایسا عمل ہے جس کی فضیلت میں قرآن مجید کی آیات اُتری ہیں...... ایک نہیں کئی آیات...... عرب کہتے ہیں: ”لقمے کھلاؤ اور قدرت کے انتقام سے بچو“...... یعنی لقمہ انسان کو نقمہ سے بچاتا ہے...... مگر یہ سب کچھ دل کی خوشی سے ہو، سامنے والے کے احترام کے ساتھ ہو...... اور کسی پر نہ احسان جتایا جائے اور نہ اسے اپنا احسان سمجھا جائے......

(۳) تیسرا اور سب سے اہم کام یہ ہے کہ ہم رمضان المبارک میں ”تقویٰ“ حاصل کریں...... رمضان المبارک کے روزے آتے ہی اس لئے ہیں کہ...... ہم متقی بنیں...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''رمضان المبارک تم پر آچکا ہے، یہ برکت والا مہینہ ہے، اس مہینے میں اللہ تعالیٰ تمہیں ڈھانپ لیتے ہیں۔ پس رحمت نازل ہوتی ہے اور خطائیں معاف کی جاتی ہیں...... اور اس میں دعائیں قبول کی جاتی ہیں...... اس مہینے میں نیکیوں میں تمہارے مقابلے کو اللہ تعالیٰ دیکھتے ہیں...... پس اللہ تعالیٰ کو اپنی طرف سے اچھے اعمال دکھاؤ...... بے شک شقی (یعنی بدنصیب) وہ ہے جو اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہو جائے''...... (الھیثمی)

تقویٰ، جنت کا اور ایمان کا سب سے اونچا درجہ ہے...... اور تقویٰ کا خلاصہ یہ ہے کہ اپنے نفس کو انسان پہچان لے اور اس کی اصلاح کی فکر کرے اور گناہوں سے بچے......

حضرت میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ...... کوئی شخص اُس وقت تک متقی نہیں ہو سکتا جب تک اپنے نفس کا سخت محاسبہ نہ کرتا رہے، جیسا کہ کوئی اپنے شریک کا محاسبہ کرتا ہے...... نفس کا محاسبہ کرے تا کہ جان لے کہ میرا کھانا حلال ہے یا حرام، میرا پہننا حرام ہے یا حلال......

(تفسیر عزیزی)

آسمان و زمین جنت کی بشارت سنائیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اگر اللہ تعالیٰ آسمان و زمین کو بولنے کی اجازت مرحمت فرما دیں تو وہ رمضان المبارک میں روزہ رکھنے والوں کو جنت کی بشارت دیں۔''

(کنز العمال / کتاحب الصوم، الباب الاول فی صوم الفرض، الفصل الثانی فی فضل صوم شہر رمضان، رقم الحدیث: ۲۳۷۳۳/ط، رحمانیہ لاہور)

اللہ تعالیٰ کا مہینہ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ماہِ رمضان اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اور ماہِ شعبان میرا مہینہ ہے۔ شعبان پاک

کرنے والا ہے اور رمضان (گناہوں کو) مٹانے والا ہے۔"

(کنز العمال / کتاب الصوم، الباب الاول فی صوم الفرض، الفصل الثانی فی فضل صوم شھر رمضان، رقم الحدیث: ۲۳۶۸۰ / ط، رحمانیہ لاہور)

فرائض' اللہ تعالیٰ کے حتمی قوانین

اللہ تعالیٰ میرا اور آپ سب کا سینہ اسلام کے لئے کھول دے...... اور ہم سب کو اپنی طرف سے نور عطا فرمائے...... چند ضروری باتوں پر...... توجہ سے غور کریں......

(۱) ...... ایمان! اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان ہے...... ایمان کے بعد سب سے بڑا احسان دین کے فرائض ہیں...... نماز، روزہ، حج، زکوۃ، جہاد...... یہ تمام چیزیں انسان کی کامیابی کے لئے ضروری تھیں تو اللہ پاک نے احسان فرمایا اور ان کو فرض فرمادیا......

(۲) ...... فرائض کی ادائیگی میں انسان کے لئے دنیا میں بھی فائدے ہیں اور آخرت میں بھی...... جب کہ اللہ پاک کو ہماری عبادت کی ضرورت نہیں...... فرائض کی ادائیگی ایک انسان کے لئے روٹی، کپڑا، مکان اور علاج سے بھی زیادہ ضروری ہے......

(۳) ...... فرائض ادا نہ کرنے کی وجہ سے قبر کا عذاب الگ اور جہنم کا عذاب الگ...... جب کہ دنیا میں فرائض چھوڑنے والا انسان بے شمار خیروں سے محروم ہوجاتا ہے...... اور اس کا دل اور نفس کسی گندے جانور کی شکل اور صفت اپنا لیتا ہے......

(۴) ...... کسی ایک انسان کو فرائض پر لانا ہزاروں بھوکوں کو کھانا کھلانے اور ہزاروں بیماروں کا علاج کرنے سے بہت افضل ہے...... کیوں کہ جب فرائض اٹھ جاتے ہیں تو زمین پر فساد ہی فساد، ظلم ہی ظلم عام ہوجاتا ہے...... لوگ بھوکے مرتے ہیں، بیماریاں اور آفتیں بارش کی طرح برستی ہیں...... گویا کہ لوگوں کو فرائض پر لانا پوری انسانیت پر احسان ہے......

(۵) ...... فرائض اللہ تعالیٰ کے لازمی اور حتمی قوانین کا نام ہے...... ایسے قوانین جن کو کوئی منسوخ نہیں کرسکتا اور نہ تبدیل کرسکتا ہے...... ان قوانین پر عمل کرنے سے ایک انسان اللہ تعالیٰ کے

ساتھ براہ راست جڑ جاتا ہے جب فرائض پر عمل کا یہ مقام ہے تو ان لوگوں کا کیا مقام ہوگا جو فرائض کی دعوت دیتے ہیں...... جو معاشرے میں فرائض کو زندہ کرتے ہیں...... یقیناً بہت بڑا اور خاص مقام......

(۶)...... ساری دنیا کے نوافل مل کر ایک فرض کے برابر نہیں ہو سکتے، کروڑوں روپے کا صدقہ ایک روپیہ فرض زکوٰۃ کے برابر نہیں ہو سکتا، ساری دنیا کے مجاہدے فرض جہاد کے ایک منٹ کے برابر نہیں ہو سکتے...... وجہ یہ کہ فرض کے بغیر ایمان کا وجود خطرے میں ہوتا ہے...... اور ایمان جان کی طرح ہے...... روح کی طرح ہے...... بھائیو! یہ چھ بہت اہم باتیں ہیں ان کو یاد کر لیں، دل میں بسا لیں...... ہزاروں فتنوں سے جان چھوٹ جائے گی...... لوگوں نے آج نفل، مستحب اور بدعت والے کاموں کو فرائض سے زیادہ اہم بنا دیا ہے......

محروم نہیں جاتا......

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور رمضان میں اللہ تعالیٰ سے مانگنے والا محروم نہیں رہتا۔''

رواہ الطبرانی فی الاوسط، والبیہقی و الاصبہانی.

(الترغیب و الترہیب فی کتاب الصوم/باب الترغیب فی صیام رمضان احتساباً و قیام لیلہ/ج، ۲، ص ۶۴۔ط، وحیدی کتب خانہ پشاور)

رمضان...... کلمہ طیبہ، استغفار، جنت کا سوال، جہنم سے پناہ

رمضان المبارک کے بارے میں یہ فرمان ''مدینہ منورہ'' سے اُٹھا کہ...... چار کام اس مہینے میں زیادہ کیا کرو...... دو وہ جن سے تم اپنے رب کو راضی کرتے ہو...... ایک کلمہ طیبہ کی کثرت اور دوسرا استغفار...... اور دو وہ جن کے بغیر تمہارے لئے کوئی چارہ نہیں...... ایک یہ کہ جنت کا سوال کرو...... اور دوسرا یہ کہ جہنم سے پناہ مانگو...... یہ دراصل ایک مؤمن کی ترجیحات طے

فرمادیں...... تمہاری ترجیح دنیا کا آرام، عیش، مال اور عہدہ نہ ہو...... بلکہ جنت کو پانا اور جہنم سے بچنا تمہاری ترجیح بن جائے......

کلمہ طیبہ اور استغفار آپ جانتے ہیں......اور کثرت کی کم سے کم مقدار تین سو ہے...... باقی دو کاموں کے لئے ایک مسنون دعاء ہے...... بہت آسان اور بہت جاندار......

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیٓ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّار"

یا اسی معنٰی کے کوئی بھی الفاظ...... تو ایسا کیا کریں کہ سنتوں اور نوافل کے رکوع، قومہ، سجدہ اور جلسہ میں...... یہ دعاء مانگ لیا کریں...... اگر ایک ایک بار بھی مانگیں تو ہر رکعت میں پانچ بار ہو جائے گی...... ایک بار رکوع میں، دوسری بار قومہ میں، اسی طرح ہر سجدہ اور سجدہ کے درمیانی جلسے میں...... یوں ان شاء اللہ یہ دعاء رات دن میں تین سو بار ہو جائے گی...... اس میں ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ نماز میں دعاء زیادہ قبول ہوتی ہے...... دوسرا فائدہ یہ ہوگا کہ دعاء کی فکر سے نماز میں توجہ رہے گی...... اور آٹومیٹک نماز کی بجائے خشوع اور توجہ والی نماز نصیب ہوگی...... تیسرا فائدہ یہ ہوگا کہ ہم نے نماز میں دعاء مانگنے کا جو طریقہ ترک کر دیا ہے وہ زندہ ہو جائے گا...... چوتھا فائدہ یہ ہوگا کہ نماز میں دعاء کی برکت سے جنت کی رغبت اور جہنم کا خوف پیدا ہوگا جو ایک مومن کے لیے ضروری مطلوب ہے...... بس اس طرح سے یہ چار کام ان شاء اللہ بہت آسانی سے پورے ہو جائیں گے...... استغفار میں ایک کام یہ کیا کریں کہ ایک آدھ تسبیح...... ایسے استغفار کی پڑھیں اور مانگیں کہ جس میں سب مسلمان شامل ہو جائیں...... مثلاً:

رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَاب

یا

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَات

یا

رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِیْ

قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ اٰمَنُوا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ

یا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ

یا

أَعْلَمُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَسْتَغْفِرُ اللهَ لِلنَّبِيِّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

بہر حال کوئی بھی الفاظ ہوں...... بس توجہ رہے اور یہ فکر کہ میں نے اپنے لئے، اپنے والدین کے لئے اور سب مسلمانوں کے لئے مغفرت مانگنی ہے......

رمضان...... ایمان و جہاد کا موسم بہار

رمضان کا مبارک مہینہ ایمان و جہاد کا ''موسم بہار'' ہے...... انسان کے نفس کو موذی سانپ بنانے والے شیاطین اس مہینے میں باندھ دیئے جاتے ہیں اور انسانی قلب کو روحانیت کی زندگی دینے والے فرشتے زمین پر اتار دیئے جاتے ہیں...... ایسا خوبصورت اور سنہری موقع سال میں ایک بار آتا ہے...... دل والے لوگ اس میں بہت کچھ کما لیتے ہیں اور متاع گم گشتہ کو پا لیتے ہیں، جبکہ محروم لوگ اپنی بدبختی پر مہریں لگواتے ہیں اور خود پر شیطانوں کو ہنساتے ہیں...... مجاہدین کو اس مہینے میں کمر کس لینی چاہئے اور عزم کر لینا چاہئے کہ وہ رمضان کا ہر لمحہ قیمتی بنائیں گے......

اے شہداء بدر کے نام لیواؤ! تمہیں اصحاب بدر کے طریقے پر چلنا ہوگا اور رمضان میں خوب محنت کرنی ہوگی...... مجاہدین کو چاہئے کہ رمضان المبارک کی قیمت اور مقام کو سمجھیں اور پھر سعادت وخوش بختی کے انعامات سے اپنی جھولیاں بھریں...... رمضان میں جہاد کے کام کو تیز کر دیں اور محاذوں کو مضبوط کرنے کے لئے اسباب و وسائل جمع کریں...... قرآن مجید کی تلاوت، نماز تراویح، نوافل اور دعاؤں کا بھرپور اہتمام کریں اور تنظیمی کام کا بہانہ بنا کر عبادت میں کسی طرح کی سستی نہ کریں...... اپنی زبانوں کو شریعت کے مطابق بنانے کی بھرپور کوشش کریں...... خصوصاً روزے کی حالت میں خیر کے سوا اپنی زبان سے اور کچھ نہ نکالیں۔ یہ مہینہ ایمان و جہاد کا مہینہ

ہے، پس آپ کا ہر لمحہ انہی کاموں کیلئے وقف رہنا چاہئے...... اگر آپ نے اس کا اہتمام کرلیا تو رمضان کے بعد یکم شوال کے دن آپ کو محسوس ہوگا کہ واقعی آج کا دن عید کا دن ہے، خوشی کا دن ہے......

رمضان سخاوت کا مہینہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیر کے بارے میں لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت رمضان المبارک میں اس وقت عروج کو پہنچ جاتی جب حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات فرماتے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام رمضان المبارک کے ختم ہونے تک ہر رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لئے تشریف لاتے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ قرآن کریم کا دور فرماتے۔ چنانچہ جب حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے لئے آئے ہوئے ہوتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلتی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوجاتے تھے۔''

(رواه البخاري في كتاب الصوم، باب اجود ما كان النبي ﷺ يكون في رمضان، رقم الحديث: ١٩٠٢۔ط، دار الكتب العلمية، بيروت)

رمضان...... قرآن کا مہینہ

رمضان المبارک کا سب سے بڑا عمل...... قرآن مجید ہے......

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ... (البقرة)

رمضان اور قرآن کا باہمی ربط بہت گہرا ہے...... اور قرآن پاک میں خیر ہی خیر، نور ہی نور اور رحمت ہی رحمت ہے...... مسلمانوں کی اکثریت قرآن مجید سے دور ہوچکی ہے...... اور قرآن مجید کے ساتھ بے وفائی اور ترک تعلق نے ہماری زندگیوں کو پریشانیوں، ناکامیوں اور میل کچیل سے بھر دیا ہے...... یاد رکھیں! ہم جیسا معاملہ قرآن عظیم الشان کے ساتھ کریں گے، اللہ تعالیٰ

ہمارے ساتھ ویسا ہی معاملہ فرمائیں گے...... ہمیں تو قرآن پاک میں ڈوب جانا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اتنی بڑی نعمت ہمیں عطاء فرمائی ہے...... مگر ہم نے قرآن پاک کو نعوذ باللہ پیٹھ پیچھے رکھ لیا ہے...... استغفر اللہ، استغفر اللہ، استغفر اللہ......

کتنے حافظ قرآن مجید بھول گئے...... آہ! افسوس...... کیسا خزانہ پا کر محروم بیٹھے ہیں...... کتنے مسلمان ایسے ہیں کہ انہیں قرآن پاک پڑھنا تک نہیں آتا...... آہ! افسوس...... مسلمان اور قرآن پاک کی درست تلاوت سے محروم...... بے شمار مسلمان ایسے ہیں جن کو معلوم نہیں کہ...... قرآن پاک ان سے کیا فرماتا ہے اور کیا کیا باتیں کرتا ہے...... ایک بزرگ جو تنہا رہتے تھے ان سے کسی نے پوچھا کہ آپ کو تنہائی سے وحشت نہیں ہوتی؟...... فرمایا: بالکل نہیں...... اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہیں...... مجھے جب ان کی بات سننی ہوتی ہے تو تلاوت شروع کر دیتا ہوں...... قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ مجھ سے باتیں فرماتے ہیں...... بے شک قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے...... اور جو شخص قرآن مجید کی ہر آیت خود کو مخاطب سمجھ کر پڑھے کہ...... یہ آیت مجھ سے خطاب فرما رہی ہے تو اسے اسکی حقیقی لذت محسوس ہوتی ہے...... اور فرمایا کہ جب مجھے اللہ تعالیٰ سے باتیں کرنی ہوتی ہیں تو میں نماز شروع کر دیتا ہوں...... نماز میں بندہ اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوتا ہے......

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ...

عربستان میں ایک بوڑھی خاتون سخت بیمار ہو گئیں...... ان کو ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا...... بیماری سخت اور لمبی تھی ان کو ایک سال ہسپتال میں رہنا پڑا...... مگر اس ایک سال میں ہسپتال والوں نے عجیب منظر دیکھا...... اس خاتون کے پاس ہر وقت ملنے والوں کا ہجوم رہتا...... ایک بیٹا آ رہا ہے تو دوسرا جا رہا ہے...... ایک پڑوسن آ رہی ہے تو دوسری جا رہی ہے...... رشتے داروں کا بھی ہر وقت تانتا بندھا رہتا...... نہ دوائیوں کی کمی، نہ غذا اور خوراک کی کمی اور نہ خون دینے والوں کی...... ہسپتال والوں کو کئی بار مجبوراً لوگوں کو روکنا پڑتا...... مگر جیسے ہی اجازت ملتی رش لگ جاتا...... چیزیں اور ہدایا اتنے آتے کہ ہسپتال والے بھی کھا کھا کر تھکتے...... پورا سال اس

حالت میں کوئی فرق نہ آیا...... آخر ایک خاتون ڈاکٹر نے اُس بوڑھی عورت سے پوچھ لیا کہ...... اماں جی! یہ کیا معاملہ ہے؟...... ہم تو ہسپتال میں دن رات انسانیت کو سسکتا دیکھتے ہیں...... یہاں تو مریض اکیلے پڑے موت مانگتے ہیں اور دو چار دن سے زیادہ کسی کو رہنا پڑے تو گھر سے کھانا لانے والا بھی کوئی نہیں ہوتا...... جبکہ آپ کا تو سال پورا ہو رہا ہے مگر خدمت اور دیکھ بھال کرنے والوں میں ذرا بھی تھکاوٹ یا اکتاہٹ نہیں ہے...... خاتون نے فرمایا: میرا اور تو کوئی عمل نہیں ہے مگر میں قرآن پاک کی تلاوت زیادہ کرتی ہوں...... اور قرآن پاک کے کسی نسخے کو فارغ نہیں پڑا رہنے دیتی...... میرے گھر میں قرآن مجید کے جتنے بھی نسخے ہیں میں ان سب میں تلاوت کرتی ہوں...... اگرچہ کسی میں ایک دو آیات ہی پڑھوں مگر میں...... کسی نسخے کو مہجور نہیں چھوڑتی...... اسی طرح جب مسجد جاتی ہوں...... (عرب ممالک کی مساجد میں خواتین کے لئے الگ جگہ مختص ہوتی ہے)...... تو الماری میں موجود ہر قرآن پاک میں تھوڑی تھوڑی تلاوت کرتی ہوں...... خصوصاً وہ نسخے جو ضعیف ہونے کی وجہ سے الگ رکھے رہتے ہیں، ان کو صاف کر کے تلاوت کرتی ہوں...... شائد اللہ تعالیٰ کو یہی عمل پسند آیا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کا اکرام کیا...... اور کسی نسخے کو فارغ نہیں چھوڑا تو میرے مالک نے...... میری اس کمزوری، بڑھاپے اور بیماری میں مجھے اکیلا اور تنہا نہیں چھوڑا اور اولاد، رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے قلوب میں میرے لئے وافر محبت ڈال دی...... یہ ایک ادنیٰ سی مثال ہے...... قرآن مجید تو ایسی باوفا کتاب ہے کہ...... موت کے وقت انسان کے سینے پر ایک ہمدرد مونس بن کر کفن کے اندر آجاتی ہے...... اور مرنے والے کو موت کی سختی اور وحشت نہیں ہوتی...... قرآن پاک کی ہر خدمت سعادت ہے اور قرآن پاک کی ہر تعظیم، توقیر اور تعلیم میں انسان کے لئے بڑی بڑی سعادتیں ہیں...... قرآن مجید پر ایمان لانا، قرآن مجید کا ادب کرنا، قرآن مجید کو درست پڑھنا...... قرآن مجید کو پڑھانا، قرآن مجید کو دیکھنا، قرآن مجید پر عمل کرنا...... اور مسلمانوں کو قرآن مجید کی طرف متوجہ کرنا یہ سب بڑے اعمال ہیں...... حضرت سیّدنا علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:

”باپ پر بیٹے کا یہ حق ہے کہ اس کا اچھا نام رکھے، اچھی تربیت کرے اور قرآن مجید پڑھائے۔“

(المرتضیٰ، ص ۳۳۴)

رمضان المبارک میں قلوب نرم ہوتے ہیں...... ہر شخص خود سوچے کہ میں نے اب تک قرآن مجید کے حقوق میں کیا کیا کوتاہی کی ہے؟...... توبہ کا دروازہ کھلا ہے اور رمضان المبارک مغفرت کا مہینہ ہے، ان سب غلطیوں سے معافی مانگیں، توبہ کریں...... کبھی قرآن پاک کی بے حرمتی کی ہو، بے وضو ہاتھ لگایا ہو، کبھی مذاق، مزاح یا لطیفے میں قرآن پاک کی مبارک آیات کو استعمال کیا ہو تو صدقہ دیکر بہت ندامت سے توبہ کریں...... رمضان المبارک میں دعائیں قبول ہوتی ہیں، رات دن، صبح شام یہ دعاء کریں کہ یا اللہ! ہمیں قرآن مجید رحمت کے ساتھ نصیب فرما...... جن کو درست تلفظ کے ساتھ پڑھنا نہیں آتا وہ اسی رمضان المبارک سے ”بسم اللہ“ کریں...... جو حفظ چاہتے ہیں وہ اسی رمضان المبارک سے آغاز کریں...... جو سمجھنا چاہتے ہیں وہ اسی رمضان المبارک سے چند سورتوں کا ترجمہ یاد کر کے ابتداء کر دیں...... اور جن کو طاقت ہو وہ اچھے اچھے نسخے خرید کر مساجد میں رکھیں...... طلبہ اور علماء کو ہدیہ دیں...... اور جن کو قرآن پاک کا مکتب یا مدرسہ کھولنے کی طاقت ہو وہ اس نیکی میں دیر نہ کریں...... الغرض...... دل قرآن پاک سے جڑ جائے، اسے پانے کا جنون سوار ہو جائے اور اس کی خدمت اور توقیر کا جذبہ دل میں پختہ ہو جائے......

رمضان کا ایک اہم عمل...... جہاد فی سبیل اللہ

رمضان المبارک کا ایک اہم عمل جہاد فی سبیل اللہ ہے...... اسلام کا ایک قطعی اور محکم اور آج کل کے لحاظ سے ایک مظلوم فریضہ...... اسلام کے اہم ترین معرکے رمضان المبارک میں ہوئے رمضان المبارک کے ان معرکوں نے مسلمانوں کو جہاد کے دو بڑے طریقے سکھائے......

(۱) فدائی جہاد...... یعنی اعلیٰ درجے کی سرفروشی اور قربانی سے جنگ لڑنا...... یہ غزوۂ بدر نے سکھایا جو رمضان المبارک میں پیش آیا......

(۲) حکیمانہ جہاد...... یعنی مضبوط قوت، رازداری اور اعلیٰ حکمت عملی سے ایسی جنگ کرنا کہ

دشمن بے بس ہو کر ہتھیار ڈال دے...... اور لڑنے کی مہلت نہ پائے...... یہ فتح مکہ نے سکھایا جو رمضان المبارک میں پیش آیا......

ہر مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ رمضان المبارک میں جہاد فی سبیل اللہ کو بھی یاد رکھے...... کیونکہ رمضان، قرآن اور جہاد ان کا آپس میں بہت گہرا تعلق ہے اور یہ تینوں نعمتیں مسلمانوں کی کامیابی کی ضمانت ہیں...... جہاد فی سبیل اللہ کو بغیر تاویل اور تحریف کے ماننا...... جہاد فی سبیل اللہ کی تیاری کرنا...... جہاد فی سبیل اللہ کی دل میں پختہ نیت رکھنا...... جہاد فی سبیل اللہ میں اپنی جان اور اپنا مال لگانا......

روزہ، روح کی طاقت

ہزاروں سال سے یہ سلسلہ چلا آ رہا ہے کہ کچھ لوگ یہ راز معلوم کرنے میں لگے رہتے ہیں کہ انسان کی روح کیسے طاقتور ہو؟...... اور انسان کا جسم کیسے مضبوط ہو؟...... جوگی اور یوگی...... سادھو اور سدھارت...... پہلوان اور باڈی بلڈر...... ہزاروں سال کے تجربات کا نچوڑ کیا نکلا؟...... چونکہ یہ لوگ وحی الٰہی کی روشنی سے محروم تھے اس لئے محدود ہی رہے...... اور انسانی روح کی طاقت تین چیزوں میں ڈھونڈی۔

(۱)...... بھوک برداشت کرنا۔

(۲)...... انتظار کر سکنا۔

(۳)...... موجودہ خواہش سے دور رہنا۔

یہ لوگ ان تین چیزوں کی مشقیں کرتے کرتے مر گئے...... اور چوتھی چیز نہ پا سکے کہ روح کو روح کے مالک کے ساتھ جوڑنا...... روزے میں ماشاء اللہ سب کچھ ہے...... بھوک برداشت، افطار کا انتظار بغیر الجھن کے...... اور سامنے موجود خواہشات سے کنارہ کشی...... اور روح کا اپنے مالک سے جڑنا اور اپنے مدار میں پرواز کرنا...... اس بات کو آسان انداز میں یوں سمجھیں۔ ایک آدمی کتنے دن بغیر کھائے پیئے جی سکتا ہے؟...... سائنس کیا کہتی ہے؟...... چھ ماہ، ایک

سال؟......بس؟......اصحاب کہف تین سونو سال بغیر کھائے پیئے زندہ رہے......آرام سے سوتے رہے......کپڑے تک آلودہ نہیں ہوئے۔ یہ ہے روح کی طاقت جوروح کا مالک عطافرماتا ہے ......کسی مسجد میں جائیں ستر سالہ بزرگ تراویح میں اطمینان سے کھڑے ہوں گے......کسی بددین کمانڈو کولائیں وہ اتنی دیر اطمینان سے نماز میں کھڑا نہیں ہوسکے گا......ایسے بزرگ جن کی کمریں جھک گئیں......جسم میں ہڈی ہے اور کھال......ٹھیک طرح چل نہیں سکتے ،مگر وہ چودہ گھنٹے کا روزہ رکھتے ہیں......کسی بددین پہلوان کو رکھوا کر دیکھیں......شام تک الو جیسا چہرہ ہوجائے گا......

بھائیو! رمضان روحانی طاقت پانے کا موسم ہے......اسی مہینہ میں بدر کا غزوہ ہوا اور اسی مہینہ میں مکہ کا کفر زمین بوس ہوا......کیا معلوم رمضان کی یہ گھڑیاں پھر ملیں یا نہ ملیں......اس لئے روزہ، تراویح کے ساتھ ساتھ زیادہ تلاوت کا خوب اہتمام کریں اور کلمہ طیبہ اور استغفار دو، دو ہزار دن کو اور دو، دو ہزار رات کو یعنی کلمہ بھی چار ہزار اور استغفار بھی چار ہزار......اور تین سو بار جنت کا سوال اور جہنم سے نجات کی دعا اور ہزار بار درود شریف......جو کرے گا وہ نفع خود دیکھے گا......جو نہیں کرسکتے وہ روزہ، تراویح کے ساتھ کچھ قضا نماز اور بارہ سو مرتبہ کلمہ اور ہزار بار استغفار کرلیں......

روزہ دار کی ہڈیاں تسبیح کرتی ہیں

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”(ایک مرتبہ) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا:

”بلال! آؤ ناشتہ کرو“۔

انہوں نے کہا:”میں روزے سے ہوں“۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”ہم اپنا رزق کھا رہے ہیں اور بلال کا رزق بچ کر جنت میں (محفوظ ہو رہا) ہے۔اے بلال! کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب تک روزہ دار کے پاس کھانا کھایا جاتا رہے تب تک اس کی ہڈیاں تسبیح پڑھتی رہتی ہیں اور فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔“

(رواہ ابن ماجۃ فی کتاب الصیام/باب فی الصائم اذا اکل عندہ/رقم الحدیث ۱۷۴۹/ط،دار الکتب العلمیۃ،بیروت)

روزہ دار کی دعاء

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''تین آدمی ایسے ہیں، جن کی دعاء رد نہیں کی جاتی۔

(۱) روزہ دار کی دعاء جو وہ افطار کے وقت مانگے۔

(۲) عادل امام کی دعاء۔

(۳) مظلوم کی دعاء۔ اللہ تعالیٰ اس کو بادلوں سے اوپر اٹھا لیتے ہیں اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

''میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! میں ضرور تیری مدد کروں گا اگرچہ (کسی مصلحت کے تحت) کچھ وقت کے بعد ہی کیوں نہ ہو''۔ (یعنی مدد ضرور کی جائے گی، یہ اور بات ہے کہ کسی مصلحت کے تحت فوراً نہ کی جائے بلکہ کچھ وقت یا عرصہ بعد ہو)''۔

روواہ احمد فی حدیث و الترمذی و حسنہ. و اللفظ لہ. و ابن ماجۃ و ابن خزیمۃ و ابن حبان فی صحیحیہما الا أنہم قالوا: حتی یفطر.

(الترغیب و الترھیب. کتاب الصوم، الترغیب فی الصوم مطلقاً و ما جاء فی فضلہ و فضل دعاء الصائم، ج ۲، ص ۵۳۔ ط، وحیدی کتب خانہ بشاور)

افضل عمل

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کون سا عمل افضل ہے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''روزے کولازم پکڑو، کیونکہ اس کے برابر کوئی عمل نہیں۔''

(رواه النسائی فی کتاب الصیام/ذکر الاختلاف علی محمد بن ابی یعقوب فی حدیث ابی امامة فی فضل الصائم/ رقم الحدیث: ۲۲۱۹/ط، دار الکتب العلمیه،بیروت)

روزہ......محفوظ قلعہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''روزہ ڈھال ہے،اور آگ سے بچاؤ کا محفوظ قلعہ ہے۔''

(اخرجه الامام احمد فی المسند برقم ۲/۴۰۲، و الطبرانی فی الکبیر برقم ۸/۲۵۸، و أورده المصنف فی زوائد المسند برقم ۱۴۲۷، و الزبیدی فی اتحاف السادة المتقین ۴/۱۹۵، و السیوطی فی الدر المنثور ۱۸۰۔۱ و المنذری فی الترغیب و الترهیب ۸۳۔۲ و المتقی المندی فی کنز العمال ۳۵۶۵... مجمع الزوائد/ کتاب الصیام، باب فی فضل الصوم/ رقم الحدیث:۵۰۷۶/ط، دار الکتب العلمیة،بیروت)

روزہ......جہنم سے دوری کا ذریعہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص نے (خالص) اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ایک دن کا روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے اتنی مسافت دور کردیں گے جتنی مسافت وہ کوا طے کرے گا جو اپنے بچپنے سے اڑنا شروع کرے یہاں تک کہ وہ بوڑھا ہو کر مر جائے''۔

(اخرجه الامام احمد فی المسند ۲/۵۲۶، و الطبرانی فی الکبیر ۷/۲۴، و اورده المصنف فی زوائد المسند برقم ۱۵۴۴، و فی کشف الأستار برقم ۱۰۳۷، و التبریزی فی مشکاة المصابیح برقم ۲۰۷۴، و المتقی المندی فی

کنز العمال برقم ٢٤١٥٥، و السیوطی فی الدر المنثور ١٨١/١... مجمع الزوائد/ کتاب الصیام، باب فی فضل الصوم/ رقم الحدیث:٥٠٨٦/ط، دار الکتب العلمیة، بیروت)

اللہ تعالیٰ کا دسترخوان

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''روزہ گوشت کو لاغر کرتا ہے، اور جہنم کی تپش سے دور کرتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ کا ایک دسترخوان ہے جس پر ایسی نعمتیں چنی گئی ہیں جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھیں، اور نہ ہی کسی کان نے سنی اور کسی انسان کے دل میں ان کا خیال تک نہیں آیا۔ اس دسترخوان پر صرف روزہ دار ہی بیٹھ سکتے ہیں۔''

(اخرجه الطبرانی فی الاوسط برقم ٩٤٤١... مجمع الزوائد/ کتاب الصیام، باب فی فضل الصوم/ رقم الحدیث: ٥٠٩١/ط، دار الکتب العلمیة، بیروت)

روزہ رکھو، صحت مند بنو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جہاد کرو، غنیمت پاؤ گے۔ روزہ رکھو، صحت پاؤ گے۔ سفر کرو، غنی ہو جاؤ گے۔''

رواه الطبرانی فی الاوسط، و رواته ثقات۔

(الترغیب و الترہیب فی کتاب الصوم/ باب الترغیب فی الصوم مطلقاً/ ج ٢، ص ٤٩۔ ط، وحیدی کتب خانہ بشاور)

بھیگی بھیگی محبت

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ''رمضان'' عطا فرماتے ہیں...... رمضان سے اسلام کو بھی قوت ملتی ہے...... اور مسلمانوں کو بھی...... رمضان میں مسلمانوں کے لئے کمزوری ہوتی تو...... بدر فتح نہ

ہوتا...... مکہ فتح نہ ہوتا...... یہ دونوں عظیم فتوحات رمضان میں ہوئیں...... اس لئے رمضان میں...... گرمی کی شکایت نہ کریں...... پیاس کی اف اف نہ کریں...... ارے! وہ عشق ہی کیا جس میں بھوک، پیاس، تکلیف اور خستہ حالی نہ ہو...... ایسے سخت روزوں میں ہی جہاد کی محنت اور والہانہ تلاوت کا مزہ آتا ہے...... بھیگی بھیگی محبت...... سبحان اللہ، سبحان اللہ......

رمضان، پوری زندگی کا مدار

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر جو کچھ بھی ''فرض'' فرمایا...... اس میں بندوں کا ہی ''فائدہ'' ہے آپ رمضان کے روزوں کو ہی دیکھ لیں...... کوئی ہے جو ان روزوں کے تمام فوائد شمار کر سکے؟ بس ایک اہم نکتہ یاد رکھیں کہ...... جس کا رمضان ایمان والا گزرتا ہے...... اس کی پوری زندگی ایمان پر گزرتی ہے...... جس کے رمضان کا اختتام اچھا ہوتا ہے...... اس کی زندگی کا اختتام بھی اچھا ہوتا ہے...... اور اصل اعتبار...... خاتمے اور انجام کا ہے......

گناہوں کا کفارہ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص نے رمضان کا روزہ رکھا اور اس کی حدود کو پہچانا اور ان کاموں سے (دور اور) محفوظ رہا جن سے (روزہ کی حالت میں) محفوظ رہنا ضروری ہے، تو یہ روزہ اس کے پچھلے سارے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا''۔

(اخرجه الامام احمد فی المسند ۳۔۵۵، و ابو یعلی فی مسنده برقم ۱۰۵۳، و اورده المصنف فی زوائد المسند برقم ۱۴۲۳، و ابو نعیم فی حلیة الأولیاء ۸/۱۸۰، و الشجری فی الأمالی ۲/۱۳، و المتقی الهندی فی کنز العمال ۲۳۷۲۷... مجمع الزوائد/ کتاب الصیام، باب احترام شهر رمضان و معرفة حقه/ رقم الحدیث: ۴۷۹۵/ط، دار الکتب العلمیة، بیروت)

سجدوں کی لالچ انسان کو بلند کرتی ہے

اللہ تعالیٰ محرومی سے بچائے...... کئی لوگ ''سجدہ'' نہیں کر سکتے...... اور بہت سے لوگ سجدہ کر سکتے ہیں مگر نہیں کرتے...... شکر کریں الحمدللہ ہمیں ''سجدہ'' کی توفیق ملتی ہے...... سجدہ مشکل ہونے سے پہلے اپنے نامہ اعمال کو زیادہ ''سجدوں'' سے وزنی کر لیں...... بندے کو اللہ تعالیٰ کا سب سے زیادہ قرب کہاں ملتا ہے؟...... سجدہ میں، سجدہ میں...... کیا اللہ تعالیٰ کے انتہائی قرب سے بھی کوئی اونچا اور میٹھا مقام ہے؟...... بھائیو! حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پکی نسبت چاہتے ہو تو...... زیادہ سجدے جمع کرو...... سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ...... رمضان کے مبارک مہینے میں ہم اپنے سخی مولا سے ایک بڑی نعمت مانگ لیں...... یا اللہ! مال کی لالچ دل سے نکال...... اور مقبول سجدوں کی لالچ نصیب فرما...... تلاوت، ذکر، سب بڑے کام، مگر سجدہ تو سجدہ ہے...... سجدہ سے مراد زیادہ نماز...... رات کا نصاب یعنی چھ اوابین، بیس تراویح، آٹھ تہجد...... اس میں مغرب عشاء ملا کر رات کی پچاس رکعتیں بنی...... یعنی سو سجدے...... ہر سجدہ میں کم از کم تین بار تسبیح...... تو تین سو تسبیح ہوئی...... سبحان اللہ! کیسا سکون ملا...... مال کی لالچ گراتی ہے، ذلیل کرتی ہے، رزق میں تنگی لاتی ہے، کمینوں کے سامنے جھکاتی ہے...... جبکہ سجدوں کی لالچ انسان کو بلند کرتی ہے، عزت اور آزادی کا مقام دلاتی ہے...... شیطان کو سجدے سے خوف آتا ہے...... وہ نماز کو بھاری بناتا ہے...... ہمت کریں...... اپنی کمر سے شیطانی لاک کھولیں، لمبے سجدوں والے نبی کے غلامو!...... سجدہ پا کر دنیا، آخرت کی سرفرازیاں لوٹ لو......

مغفرت، مغفرت، مغفرت......

اللہ تعالیٰ ''غفور'' ہیں، غفار ہیں، عَفُوّ ہیں، توّاب ہیں، رحیم ہیں......

يَا غَفَّارُ اغْفِرْ جَمِيعَ ذُنُوبِنَا......

''اے غفار! ہمارے سارے گناہ بخش دیجئے''......

مغفرت، مغفرت اور مغفرت...... ہم مسلمانوں کے لئے جان سے بھی زیادہ اہم اور مال سے بھی زیادہ ضروری...... مغفرت، مغفرت، مغفرت......

رمضان المبارک کا دوسرا عشرہ ''مغفرت'' والا عشرہ ہوتا ہے...... اور یہ عشرہ ہر رمضان میں اس لئے آتا ہے...... تاکہ بندے مغفرت سے اپنی جھولیاں بھرلیں...... لیکن ہمارا کیا حال ہے؟...... ہمارے پاس تو ایسی چار رکعت بھی نہیں جو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کرسکیں کہ مکمل توجہ اور خشوع سے ادا کی ہوں...... مغفرت میرے مالک مغفرت! معافی میرے مالک معافی!...... کبھی ہم نے سوچا کہ ہمارا ''ایمان'' کیسا ہے؟ ٹھیک ہے یا ملاوٹی؟...... ہم نے کبھی سوچا کہ ہمارے عقائد کیسے ہیں؟ درست ہیں یا گمراہی سے لبریز؟...... ہم نے کبھی سوچا کہ ہمارے فرائض کیسے ہیں؟ پورے یا ادھورے؟...... ہم نے کبھی سوچا کہ ہمارے اخلاق کیسے ہیں؟ اخلاق نبوی یا عاداتِ حیوانی؟...... معافی میرے مالک معافی!...... مغفرت میرے مالک مغفرت!...... آپ اپنے فضل سے مغفرت فرمادیں تو کام بن جائے ورنہ دامن تو بس خالی خالی ہے...... رمضان المبارک ایک رحمت والے معزز مہمانِ خصوصی کی طرح آتا ہے تاکہ ہمارا رُخ سیدھا کردے...... ہم میں سے اکثر الٹی طرف جارہے ہیں...... جی ہاں! جہنم کی طرف، ناکامی کی طرف...... یا اللہ! مغفرت کی التجا ہے......

سحری وافطار کی لذت صرف مسلمانوں کے لئے

دنیا کے بڑے سے بڑے کافر حکمران اور مالدار کے نصیب میں وہ میٹھا، ٹھنڈا شربت اور وہ لذیذ کھانے کہاں...... جو مغرب کی اذان کے ساتھ ہی کروڑوں مسلمانوں کا مقدر بن جاتے ہیں...... سبحان اللہ! ایسا لذیذ شربت، ایسا لذیذ پانی اور ایسا عمدہ کھانا...... یہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں اور محنت کی برکت ہے کہ...... افطار اور سحری کا کھانا قدرتی طور پر ایسا لذیذ ہوجاتا ہے کہ...... دنیا بھر کے کافر اس کی لذت کا تصور بھی نہیں کرسکتے...... کیا فائیو سٹار ہوٹلوں کے کھانے اور کیا جنک فوڈ کے بدبودار بھبکے؟...... افطار اور سحری سادہ ہو یا پُرتکلف...... ایسی لذیذ، ایسی

بابرکت اور ایسی صحت افزاء ہوتی ہے کہ جسم کا ایک ایک بال لذت محسوس کرتا ہے...... اور پھر ساتھ گرم گرم آنسو...... سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم ....

''سحری'' برکت ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''سحری کھاؤ! کیونکہ سحری میں برکت ہے۔''

(رواه البخاري فی کتاب الصوم، باب برکة السحور من غير ايجاب۔ رقم الحديث: ۱۹۲۳۔ط، دار الكتب العلمية، بيروت)

سحری کھانا

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ہمارے اور اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) کے روزے کے درمیان فرق کرنے والی چیز ''سحری کھانا'' ہے۔''

(رواه النسائی فی کتاب الصيام /فصل ما بين صيامنا و صيام اہل الکتاب / رقم الحديث: ۲۱۶۳ /ط، دار الكتب العلميه، بيروت)

سحری کھانے والوں پر اللہ کی رحمت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بیشک اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔''

رواه الطبرانی فی الأوسط و ابن حبان فی صحيحه.

(الترغيب و الترهيب۔ کتاب الصوم، الترغيب فی السحور سيما بالتمر، ج ۲، ص ۸۹۔ط، وحیدی کتب خانه بشاور)

رزق میں برکت کا ایک خاص معنیٰ

رمضان المبارک میں ایمان والوں کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے...... اور ان کے رزق میں برکت ڈال دی جاتی ہے...... رزق میں برکت کا ایک معنیٰ یہ ہے کہ...... کھانے پینے اور مال و اسباب میں اضافہ ہو...... اور دوسرا معنیٰ یہ ہے کہ...... نیک اور مقبول اعمال کی زیادہ توفیق ملے...... آپ تلاوت کریں یہ بھی رزق ہے...... نماز زیادہ پڑھیں یہ بھی رزق میں برکت ہے...... دین اور جہاد کی دعوت کا موقع ملے یہ بھی رزق ہے...... صدقہ خیرات قبول ہو یہ بھی رزق ہے...... کوئی اچھی بات سنیں یہ بھی رزق ہے...... دین کا کام زیادہ کریں یہ بھی رزق ہے...... الغرض ہر نعمت کا ملنا، ہر مقبول عمل کی توفیق پانا یہ "رزق" ہے۔ اسی لئے کئی بظاہر غریب لوگ...... بڑے رزق والے ہوتے ہیں کہ ان کو نیکیوں کا رزق وافر ملتا ہے...... رمضان المبارک میں مؤمن کے لئے ہر طرح کے رزق میں برکت ہی برکت ہو جاتی ہے...... وہ جو آدھا پارہ مشکل سے پڑھتے تھے اب پانچ پاروں پر بھی بریک نہیں لگاتے...... وہ جو چار رکعت نفل پڑھ کر کمر کو پکڑ لیتے تھے اب بیس رکعات کے بعد بھی مزید کی خواہش رکھتے ہیں...... اور وہ جو بیان کرنے سے پہلے طرح طرح کے قہوے، سوپ پی کر خود کو چارج کرتے تھے اور پھر بھی آدھے بیان میں تھک جاتے تھے...... اب ماشاء اللہ بھوکے پیاسے روزآنہ چار پانچ بیان مکمل جذبے سے کر لیتے ہیں......

رمضان کے جہاد کی طاقت

مسلمانوں نے مشرکین مکہ کے ورلڈ بینک کو اکھاڑنے کے لئے رمضان المبارک میں جہاد کے لئے کوچ کیا...... آپ سورہ انفال میں یہ سارا منظر پڑھ سکتے ہیں...... اللہ تعالیٰ مجاہدین سے محبت فرماتے ہیں اور اہل بدر تو مجاہدین کے امام ہیں...... قرآن مجید نے کس طرح سے تفصیل کے ساتھ اس غزوہ کو بیان فرمایا...... اور تو اور محاذ جنگ کا پورا نقشہ قرآن مجید میں مذکور ہے...... مشرکین مکہ جو عرب کی نام نہاد سپر پاور اور ظاہری طور پر ناقابل شکست تھے...... جب انہوں نے دیکھا کہ "ورلڈ

بینک'' ہی جاتا ہے تو وہ سب لڑنے کے لئے نکل آئے...... بے شک مشرکین کی جان ان کے مال میں ہوتی ہے...... اور ورلڈ بینک مکہ کی مشرک حکومت کے لئے شہہ رگ کی طرح تھا...... وہ سب اس کے تحفظ کے لئے نکل آئے...... قرآن پاک اُن کے نکلنے کا منظر بھی دکھاتا ہے کہ...... کیسا غرور تھا، کیسا فخر اور کیسی جنگی تیاری؟...... اُدھر شیطان نے صورتحال پر گہری نظر رکھی ہوئی تھی...... عرب میں شیطانیت کا مکمل نیٹ ورک خطرے میں نظر آیا تو شیطان بھی اپنے لشکروں کے ساتھ میدان میں نکل آیا...... سبحان اللہ! تین سو تیرہ نہتے فدائی مسلمان...... کسی کے پاؤں میں جوتا اور کسی نے کپڑے کے چیتھڑے پاؤں سے لپیٹ رکھے تھے...... چند کے پاس تلواریں اور باقی سب کے پاس لاٹھیاں، پتھر اور کھجوروں کی ٹہنیاں...... یہ تین سو تیرہ نکلے تو ہر طرف بھونچال آگیا...... شیطان اور اس کے لشکر...... ابوجہل اور اس کا لشکر اور اہل مکہ کے نامور سردار...... سب جنگجو اور جنگ آزما میدان میں آپڑے...... مقابلہ ہوا اور اپنے ورلڈ بینک کو بچانے کی کوشش کرنے والوں کی اپنی دنیا یعنی ورلڈ ہی ڈوب گئی...... آج اگر مسلمانوں کو غزوۂ بدر دیکھ کر بھی جہاد سمجھ نہیں آتا تو بہت افسوس کا مقام ہے...... چند مسلمان شہید ہوئے وہ آج بھی میدان بدر میں آسودہ ہیں......

چار سجدے

دو رکعت نماز ادا کر کے جس کام کے لئے دعاء کی جائے وہ کام بن جاتا ہے...... چار سجدے بڑی طاقت رکھتے ہیں، بڑی طاقت دیتے ہیں۔ رمضان المبارک میں روزانہ دو رکعت رمضان کے لئے کہ اس میں مغفرت مل جائے، اللہ کی رضا کے مطابق گزارنے کی توفیق مل جائے...... جنہوں نے حج نہیں کیا، جو ابھی تک جہاد کو نہ جاسکے، جو بیمار ہیں، جو تنگدست ہیں...... ہر کام کے لئے روزانہ دو رکعت...... بھائیو! سجدے بڑھاتے جاؤ...... رب کا قرب پاتے جاؤ۔

گرمی کے روزے بڑی نعمت

گرمی کے روزے بہت قیمتی نعمت ہیں...... کئی بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب وفات پانے لگے تو

فرمایا......بس صرف ایک حسرت ہے کہ اب گرمی کے روزے اور انکی پیاس نصیب نہیں ہوگی......

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شہادت کے وقت اپنے بیٹے کو وصیت فرمائی کہ......ایمان والی صفات مضبوط پکڑنا......انہوں نے عرض کیا: وہ کون سی صفات ہیں......فرمایا: سخت گرمی کے روزے......اور تلوار سے اللہ کے دشمنوں کا مقابلہ......مزید چار اور صفات ارشاد فرمائیں......

شکوہ نہ کریں......

حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے......گرمی کا روزہ مجھے بہت محبوب ہے......واقعی پتہ چلتا ہے کہ روزہ ہے روزہ......کسی کے والدین ناراض ہوں......وہ جا کر دھوپ میں بھوکا، پیاسا ان کے دروازے پر لیٹ جائے، خشک ہونٹ، اترا چہرہ اور شکستہ حال......ماں باپ کو کتنا پیار آئے گا......اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں......روزہ تو میرے لئے ہے......بدلہ بھی میں خود دوں گا......نہ فرشتوں کا درمیان میں واسطہ......اور نہ گناہوں کا حجاب اور پردہ......پندرہ گھنٹے کی پیاس کے ہر سیکنڈ میں وہ بندے کو دیکھتے ہیں......کہ میرا بندہ میرے لئے......پیاسا بیٹھا، بھوکا پڑا ہے......سبحان اللہ! کتنا پیار آتا ہوگا......بندے کو وہ پیار اگر نظر آجائے تو خوشی سے پیاسا ہی مر جائے۔ بھائیو اور بہنو! روزہ میں جتنی تکلیف ہو......اف اف نہ کریں، ہائے گرمی نہ کریں......شکوہ نہ کریں......شکر کریں شکر......یہی محبت کے مراقبے کا وقت ہے......کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہے ہیں......خوش ہو رہے ہیں......تب روحانی انوارات کی بارش برستی ہے......پیاس کی شدت سے بچنے کے لئے......فجر کا وقت داخل ہوتے ہی سورۃ فاتحہ پڑھ کر ہاتھ پر لعاب ڈال کر چہرے اور پیٹ پر مل لیں......دوسرا عمل فجر کی سنتوں کے بعد سورۃ یاسین......اور جب پیاس لگے تب بھی یٰس......تیسرا عمل مغرب کے بعد سورۃ واقعہ......چوتھا عمل زم زم شریف کا مراقبہ......

گرمی کے دن کا روزہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو ایک سمندری سریہ پر بھیجا۔ وہ اپنے سفر پر رواں دواں تھے، رات خوب اندھیری تھی اور ان لوگوں نے کشتیوں کے بادبان کھول دیئے تھے کہ اچانک ان کے اوپر سے ایک غیب سے آواز دینے والے نے آواز دی:

''اے کشتی والو! ذرا ٹھہرو، میں تمہیں اس فیصلے کے بارے میں بتاتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پر فرمایا ہے۔''

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اگر آپ بتانا ہی چاہتے ہیں تو ضرور بتلایئے۔''

اس نے کہا:

''اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پر یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ جو شخص سخت گرمی کے دن میں خود کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے پیاسا رکھے گا (یعنی روزہ رکھے گا) تو اللہ تعالیٰ اسے پیاس والے دن (یعنی قیامت کے دن) سیراب کریں گے۔''

راوی کہتے ہیں کہ اس واقعے کے بعد حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ شدید گرمی کے دن تلاش کر کے ان میں روزے رکھا کرتے تھے، ایسے گرم ترین دن کہ جن میں انسان کی کھال اترنے کو آجائے۔

(الترغیب و الترھیب/ کتاب الصوم/ الترغیب فی الصوم مطلقا، و ماجاء فی فضلہ وفضل دعاء الصائم/ج ۲/ص ۵۱/ط، وحیدی کتب خانہ، بشاور)

کھجور، بہترین سحری

اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:...... ''نِعْمَ سُحُوْرُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ'' (ابوداؤد)

کھجور مؤمن کیلئے بہترین سحری ہے...... سحری کھانا نیکی ہے...... عبادت ہے...... برکت ہے...... اور اسلام کا شعار ہے...... سحری میں کھجور کھانا سنت ہے...... اور ہر سنت میں رحمت ہے...... صحت ہے...... طاقت ہے...... اور نور ہے......

روزہ دار کی پانچ خصوصیات

اللہ تعالیٰ کے ہاں روزے دار کا بڑا مقام ہے...... تفسیر عزیزی میں لکھا ہے...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... ''روزہ دار کے واسطے پانچ بزرگیاں (یعنی فضائل) ہیں...... ایک یہ کہ افطار کے وقت اس کی دعاء یقیناً مقبول ہوتی ہے...... دوسری یہ کہ اسکا خاموش بیٹھے رہنا دوسروں کے تسبیح پڑھنے کی طرح ہے...... اس کی ہڈیاں تسبیح کرتی ہیں...... تیسری یہ کہ روزہ کی حالت میں ہر نیکی کا اجر بڑھا دیا جاتا ہے...... مثلاً روزہ دار کی تلاوت، ذکر، صدقہ کا ثواب غیر روزہ دار کی تلاوت وغیرہ سے زیادہ ہوتا ہے...... چوتھی یہ کہ حالت روزہ میں اسکی دعاء مستجاب ہے...... پانچویں یہ کہ گناہ معاف ہیں''......

جنت کی مہر

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص نے ''لا الہ الا اللہ'' (صدق دل سے) سے پڑھا تو اس کے بدلے میں اس کے لئے ''دَخَلَ الْجَنَّةَ'' (جنت میں داخل ہوا) کی مہر لگا دی جاتی ہے، اور جس شخص نے خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے روزہ رکھا تو اس کیلئے بھی ''دَخَلَ الْجَنَّةَ'' (جنت میں داخل ہوا) کی مہر لگا دی جاتی ہے، اور جس شخص نے اللہ کی رضا کیلئے صدقہ دیا تو اس کے بھی ''دَخَلَ الْجَنَّةَ'' (جنت میں داخل ہوا) کی مہر لگا دی جاتی ہے۔''

(مسند احمد ۵/۳۹۱... الترغیب والترہیب فی کتاب الصوم، باب الترغیب فی الصوم مطلقا/ج ۲، ص ۱۵۔ ط، وحیدی کتب خانہ پشاور)

گپ شپ، مجلس بازی رمضان کیلئے زہر قاتل

زم زم شریف کتنا مبارک پانی ہے؟...... جنت کے پانی سے بھی افضل...... لیکن روزہ کی حالت میں وہ بھی نہیں پی سکتے...... پی لیا تو بڑا گناہ، بڑا جرمانہ اور بڑا کفارہ لازم...... اچھے دوست بھی نعمت ہیں...... مگر رمضان میں ان سے دور رہنا ضروری...... تا کہ گپ شپ...... مجلس بازی،

بے تکلفی اور غیبت سے...... سارے مہینہ کی محنت ضائع نہ ہو جائے۔ اس لئے رمضان المبارک میں...... جس ملاقات سے بچ سکتے ہوں...... بچ جائیں...... جس فون کال سے بچ سکتے، ہوں بچ جائیں...... جس رابطہ اور میسج کے بغیر گزارہ چلتا ہو اس سے بھی بچ جائیں...... یہی وقت دعاء، ذکر، تلاوت اور دینی محنت میں لگائیں تاکہ رمضان المبارک اچھا گذرے...... اور اس کا اختتام بھی اچھا ہو...... اور روحانیت کا یہ نور اگلے رمضان تک ہمارے ساتھ چلے......

رمضان المبارک میں ہر عمل کی قیمت بڑھ جاتی ہے

رمضان المبارک میں ہر عمل کی قیمت اور ویلیو بڑھ جاتی ہے...... ایک بار "سُبْحَانَ اللّٰہِ" کہنا ہزاروں بار "سُبْحَانَ اللّٰہِ" کہنے کے برابر ہو گیا...... ایک روپیہ جہاد میں خرچ کرنا ہزاروں روپے خرچ کرنے کے برابر ہو گیا...... کیونکہ رمضان میں نفل...... فرض کے برابر ہو جاتے ہیں...... اور نفل اور فرض کے درمیان ہزاروں کا فرق ہے...... رمضان المبارک میں اپنی آخرت کیلئے...... زیادہ سے زیادہ نیکیوں کا ذخیرہ کر لیں...... خصوصاً وہ نیکیاں جو ہمارے پاس کم ہیں...... جہاد اور رمضان کا بڑا تعلق ہے...... قرآن اور رمضان میں بڑی دوستی ہے...... صلہ رحمی اور صدقہ کا رمضان سے گہرا رشتہ ہے...... نوافل اور رمضان کی پیاری جوڑی ہے...... اے اُمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کما لو...... کما لو...... کما لو......

واہ گرمی!

گرمی کے روزے بہت میٹھے ہیں...... خوب پیاس لگتی ہے...... نفسِ سرکش پامال ہوتا ہے...... انسان کی اکڑ ٹوٹتی ہے...... آپ نے دیکھا ہوگا کہ جس زمین میں بیج اگانا ہو اسے اچھی طرح توڑا پھوڑا جاتا ہے...... ہل چلا کر اسے پامال کیا جاتا ہے...... تب وہاں بڑی فصلیں اگتی ہیں...... ماربل والے فرش پر نہ پھل اگتے ہیں اور نہ پھول...... ہم بھی گرمی کے روزے سے جب ٹوٹ پھوٹ جاتے ہیں تو دل میں ایمان، اخلاص اور وفا کے بیج پھلتے پھولتے ہیں...... اور ہماری یہ مشقت ہمارے لئے آخرت کی راحت بن جاتی ہے...... اس لئے دل سے کہہ دیں واہ گرمی!......

اے مالک! رحمت کا ایک قطرہ ہم پر بھی

اللہ تعالیٰ ہمیں ''ہلاکت'' سے بچائے، آمین......

سخت کڑک:...... ہلاک ہوجائے وہ شخص جس نے رمضان پایا اور اسکی مغفرت نہ ہوئی...... ہلاک یعنی ناکام، بدنصیب، محروم......

ہائے دل:...... وہ ہونٹ جن سے رحمت برستی تھی اس بددعاء پر ''آمین'' فرماتے ہیں...... یعنی ایسے بدنصیب کی ناکامی اور ہلاکت پر مہر لگ گئی......

کیفیت:...... یا اللہ! آپ نے ہمیں کتنے رمضان دیئے...... شکر الحمد للہ...... ان رمضانوں میں جو نیکی کی توفیق دی اس پر شکر، الحمد للہ، شکر، شکر، شکر......

ندامت:...... یا اللہ! ان رمضانوں میں ہم نے جو غفلت کی، کوتاہی کی، گناہ کیے، ناقدری کی...... وہ سب معاف فرما دیجئے...... معافی، معافی، معافی......

بھکاری:...... اب پھر رمضان نصیب ہوا...... مگر ہماری محرومی بھی ساتھ سر اٹھا رہی ہے...... کچی نیکیاں اور پکے گناہ...... ہنسی زیادہ آنسو کم...... شور زیادہ محنت کم...... دکھاوا زیادہ عبادت کم...... مگر دل آپ کی طرف متوجہ ہے...... وہ ایک بھکاری بن کر آپ سے بھیک مانگتا ہے...... اس رمضان میں مغفرت کی بھیک دے دیجئے...... اے سخی بادشاہ! اے بادشاہوں کے بادشاہ!...... بھیک دے دیجئے...... معافی، معافی، معافی

لرزتا چراغ:...... یا اللہ! ہم اگرچہ معافی کے اہل نہیں...... مگر آپ تو ''اَھْلُ الْمَغْفِرَۃ'' ہیں...... آپکی رحمت بھی بہت وسیع اور آپ کی جنت بھی بہت کشادہ...... رمضان میں آپ کی رحمت سیدھی برستی ہے...... اے مالک! اس رحمت کا ایک قطرہ ہم پر بھی...... یا اللہ! سائل دل ایمان مانگ رہا ہے...... آپ کی محبت مانگ رہا ہے...... یا اللہ!...... معافی، معافی، معافی، مغفرت...... استغفر اللہ، استغفر اللہ......

ایمانی معاہدہ

رمضان المبارک میں سب سے زیادہ نقصان دہ چیز...... بے تکلف دوست ہیں...... یہ وقت ضائع کرتے ہیں، قہقہے بجاتے ہیں، غافل کرتے ہیں، غیبت سلگاتے ہیں......ہم نے روزے میں حلال کھانا پینا چھوڑ دیا......اسی طرح اگر بے تکلف دوستوں کو بھی ایک ماہ رخصت دے دیں تو کام بن جائے یا ان دوستوں سے ''ایمانی معاہدہ'' ہو جائے کہ......اب ایک ماہ ہماری مجالس میں صرف ایمان ہوگا، نور ہوگا اور تقویٰ......تب یہ دوستی بھی کام والی بن جائے گی۔

روزے کی حفاظت بہت ضروری

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بہت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ ان کو (شرعی حدود و آداب کی رعایت نہ رکھنے کی وجہ سے) اپنے روزے سے بھوکا رہنے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا، اور بہت سے شب بیدار ایسے ہیں کہ ان کو رات کے جاگنے کی مشقت کے سوا کچھ بھی نہ ملتا۔''

رواہ ابن ماجۃ و اللفظ لہ و النسائی و ابن خزیمۃ فی صحیحہ و الحاکم و قال علی شرط البخاری ذکر لفظھما المنذری فی الترغیب بمعناہ۔

(سنن ابن ماجۃ/ کتاب الصیام/ باب ماجاء فی الغیبۃ و الرفث للصائم/ رقم الحدیث ۱۶۹۰، ص ۲۷۱/ط، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

جھوٹ اور غیبت روزہ کے لئے نقصان دِہ

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''روزہ (آدمی) کے لئے ڈھال ہے جب تک کہ اس کو (جھوٹ اور غیبت سے) پھاڑ نہ ڈالے۔''

رواہ النسائی و ابن ماجۃ و ابن خزیمۃ و الحاکم و صححہ علی شرط البخاری و الفاظھم مختلفۃ۔ حکاھا المنذری فی الترغیب۔

(سنن نسائی / کتاب الصیام / باب فی فضل الصائم / رقم الحدیث، ۲۲۳۰، ص ۳۷۹/ط، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

رمضان المبارک کی خاص الخاص دعاء

حضرت ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہم پر ایک بڑا احسان کہ...... ان کی برکت سے یہ انمول اور قیمتی دعاء ہم تک پہنچی......

"اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا"...

"یا اللہ! آپ بہت معاف فرمانے والے، معافی کو پسند فرمانے والے تو پھر ہمیں معاف فرما دیجئے ناں!"......

سبحان اللہ! عجیب دعاء ہے...... تین بڑے روحانی امراض کا علاج ہے اور بہترین استغفار ہے...... رمضان کی راتیں اگر اس دعاء سے معطر ہوں تو مزہ آجائے...... سجدے میں بھی یہی دعاء، رکوع میں بھی یہی دعاء...... اٹھتے، بیٹھتے بھی یہی دعاء......

صلوٰۃ التسبیح

صلوٰۃ التسبیح کی نماز امت کو حضرت چچا جی محترم سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کی برکت سے ملی...... میں جب بھی حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کا نام لیتا ہوں یا ان کو یاد کرتا ہوں تو دل میں ایک عجیب سی مٹھاس آجاتی ہے...... "صلوٰۃ التسبیح" جن روایات میں آئی ہے ان کی سند کمزور ہے...... مگر حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کی توثیق بڑی اہم ہے...... رمضان المبارک کے آخری عشرے کے لئے یہ نماز بڑی نعمت ہے......

ادب، احتیاط اور عاجزی سے رہیں

رمضان المبارک کا پورا مہینہ...... عبادت اور رحمت والا ہے...... اس مہینے کے دن بھی بابرکت...... اور اس کی راتیں بھی پرنور...... اور اس کا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے...... اس لیے اس مہینے کے داخل ہوتے ہی...... ایمان والوں پر ایک خاص کیفیت طاری ہو جاتی ہے...... ادب، عاجزی اور احتیاط کی کیفیت...... ایسا نہ ہو کہ روزہ افطار کرتے ہی...... نفس کا جن بوتل سے باہر آ جائے...... اور گناہ کے کام اور شرارتیں شروع ہو جائیں...... بلکہ...... دن ہو یا رات ہر مسلمان رمضان المبارک کے نور کو محسوس کرے...... اپنے ہر معاملہ میں شریعت کی پاسداری اور احتیاط کرے...... اور ہر لمحہ اس فکر میں لگا رہے کہ...... رمضان المبارک گزر رہا ہے...... میں نے اپنی بخشش کرانی ہے...... اس وقت میں نیکی کا کونسا کام کروں؟...... ہر وقت نیکی کی جستجو میں لگا رہے...... اور جائز لذت اور ضرورت کے اوقات میں بھی اپنے دل کو ذکر اللہ سے غافل نہ کرے...... اس کیفیت کے حاصل کرنے کے لئے...... رمضان المبارک کے فضائل کی روزانہ تعلیم مفید رہے گی...... خواہ چند منٹ ہی کیوں نہ ہو......

اُلٹی چھلانگ سے بچنا چاہئے

انسان کا "نفسِ امارہ" اور "شیطان"...... اس کو الٹی راہ پر ڈالتا ہے...... رمضان المبارک کا اصل مطلب ہے قربانی...... یعنی کم کھانا، کم پینا، کم سونا...... زیادہ مال خرچ کرنا...... اور خوب جہاد کرنا...... اب شیطان نے انسانوں کو سکھا دیا ہے کہ رمضان المبارک کا مطلب ہے...... خوب کھانا کہ پیٹ پھول جائے...... خوب پینا کہ پیٹ پھٹنے لگے...... خوب سونا کہ بستر بھی تنگ آ جائے...... اور خوب مال کمانا کہ ہر وقت بازار کے فساد زدہ ماحول میں بیٹھنا پڑے...... دراصل شیطان رمضان المبارک سے بہت ڈرتا ہے...... کیونکہ وہ اتنی محنت کر کے انسانوں سے گناہ کرواتا ہے...... مگر رمضان المبارک میں تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں...... اور عبادات کا اجر

بڑھا دیا جاتا ہے...... اور خود شیطان کو باندھ دیا جاتا ہے...... اس لیے شیطان...... رمضان المبارک سے پہلے ہی نفس کو خوب پٹی پڑھاتا ہے...... چنانچہ رمضان المبارک کے آتے ہی...... اکثر لوگ کھانے، پینے اور کمانے کی فکر میں لگ جاتے ہیں...... اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے......

''روزہ'' کے خلاف سازشیں

کسی نے بہت عجیب نکتہ لکھا ہے...... فرماتے ہیں:...... بعض لوگوں کا خیال ہے کہ روزہ کمزور کرتا ہے...... حالانکہ مسلمانوں کی اہم ترین فتوحات رمضان المبارک میں ہوئیں...... معلوم ہوا کہ روزہ انسانوں کو طاقتور کرتا ہے...... ان کی روح بھی طاقتور ہو جاتی ہے...... اور جسم بھی طرح طرح کی بیماریوں اور آلائشوں سے پاک ہو جاتا ہے...... تیونس کا نام تو آپ نے سنا ہوگا؟...... یہ ایک اسلامی ملک ہے...... وہاں کے ایک حکمران نے باقاعدہ علماء کی ایک شوریٰ بنائی اور اس کے ذمہ یہ کام لگایا کہ...... رمضان المبارک کے روزے منسوخ کر دیئے جائیں...... وجہ یہ ہے کہ گرمی زیادہ ہوتی ہے...... دن لمبے ہوتے ہیں...... اور روزہ رکھ کر سرکاری ملازم دفتری کام کاج کا حق ادا نہیں کر سکتے...... جبکہ دفتری کام بے حد ضروری ہوتا ہے...... علماء کہلانے والوں میں بھی طرح طرح کے لوگ ہوتے ہیں...... کچھ غامدی جیسے...... کچھ وحید الدین جیسے...... اس طرح کے کچھ علماء بھی حکومت کی تائید کرنے لگے کہ...... دین اسلام آسانی والا دین ہے جبکہ روزہ مشکل ہے...... دنیا کے حالات اور موسم تبدیل ہو چکے ہیں...... چنانچہ روزہ منسوخ کر کے کچھ تھوڑا بہت فدیہ مقرر کر دیا جائے...... الحمدللہ روئے زمین پر حقیقی علماء، مجاہدین اور اہلِ عزیمت کی کمی نہیں ہے...... تیونس کے مشہور عالم الشیخ طاہر نے اس فتنے کا مقابلہ کیا...... اور جب حکومت نے انہیں زبردستی ٹی وی پر روزے کی منسوخی کا فتویٰ دینے کے لئے بٹھایا تو...... انہوں نے قرآن پاک میں سے روزے کی فرضیت والی آیت پڑھی...... اور فرمایا اللہ تعالیٰ سچ فرماتے ہیں اور ہمارے حکمران جھوٹے

ہیں......بس اسی وقت اس فتنے کا دروازہ بند ہو گیا...... یاد رکھیں!...... رمضان المبارک کی اصل عبادت روزہ ہے...... اور روزہ ایسا مقبول عمل ہے جس کا بدلہ اللہ تعالیٰ خود عطاء فرمائیں گے...... آج کل کچھ لوگ اس موضوع پر لیکچر دیتے پھر رہے ہیں کہ...... روزہ کی جگہ فدیہ دے دو...... کوئی مسلمان اُن کی باتوں میں نہ آئے...... یہ لوگ مسلمانوں کو اسلام سے کاٹنا چاہتے ہیں...... اور انہیں کمزوری کی آخری حد میں پھینکنا چاہتے ہیں...... یہ لوگ دعویٰ ''تصوف'' کا کرتے ہیں جبکہ مسلمانوں کو کبھی...... روزے سے روکتے ہیں...... کبھی حج سے روکتے ہیں...... کبھی قربانی کے خلاف اکساتے ہیں...... اور کبھی جہاد کے خلاف اُن کی ذہن سازی کرتے ہیں......

رمضان کا ایک روزہ......

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص (جان بوجھ کر) کسی شرعی عذر اور مرض کے بغیر ایک دن بھی رمضان کا روزہ چھوڑ دے تو پھر عمر بھر روزہ رکھنے سے بھی اس روزے کی تلافی نہ ہوگی۔''

رواه احمد و الترمذی و ابو داؤد و ابن ماجة و الدارمی و البخاری فی ترجمة باب کذا فی المشکوٰة۔

(الترغیب و الترہیب فی کتاب الصوم/باب الترغیب فی صیام رمضان احتساباً، و قیام لیله/ج ۲، ص ۶۵۔ط، وحیدی کتب خانہ پشاور)

روزہ سفارش کرتا ہے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''روزہ اور قرآن بندے کے لئے سفارش کرتے ہیں۔ روزہ کہتا ہے: ''اے میرے پروردگار! میں نے اس کو دن بھر کھانے اور شہوتیں پوری کرنے سے روکے

رکھا، پس اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرمایئے۔'' اور قرآن کہتا ہے:
''(یا اللہ!) میں نے اس کو رات کو سونے سے روکے رکھا (یعنی یہ راتوں کو جاگ کر میری تلاوت کرتا رہا) لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرمایئے۔''
چنانچہ ان دونوں کی سفارش قبول کر لی جاتی ہے۔
(مشکوۃ المصابیح / کتاب الصوم 'الفصل الثالث' ص ۱۷۳ ۔ط 'قدیمی کراتشی)

حوریں روزہ دار کی زیارت کی مشتاق

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''جب کوئی بندہ روزے کی حالت میں صبح کرتا ہے تو اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور اس کے اعضاء تسبیح پڑھتے رہتے ہیں اور آسمانِ دنیا کے فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں، (یہ سلسلہ برابر اسی طرح جاری رہتا ہے) یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔ روزہ دار اگر ایک یا دو رکعت نفل پڑھے تو اس کے لئے آسمان نور سے روشن ہو جاتا ہے، اور اس کی حور عین بیویاں کہتی ہیں: ''یا اللہ! ہمارے شوہر کو ہمارے پاس لے آیئے، ہم اس کی زیارت کی بہت مشتاق ہیں۔'' اور اگر روزہ دار ''لا الہ الا اللہ'' کہے، یا ''سبحان اللہ'' کہے یا ''اللہ اکبر'' کہے تو فرشتے ان کلمات کو ہاتھوں ہاتھ لے لیتے ہیں اور سورج غروب ہونے تک ان کا اجر لکھتے رہتے ہیں۔''
(اخرجه الطبرانی فی الصغیر برقم ۲/ ۲۶ ... مجمع الزوائد، کتاب الصیام / باب فی فضل الصوم / رقم الحدیث: ۵۰۷۴ /ط، دار الکتب العلمیه، بیروت)

روزے دار کا ہر منٹ عبادت میں......

روزہ ایک ایسی طاقتور عبادت ہے جو مسلسل چودہ پندرہ گھنٹے جاری رہتی ہے...... اور اس

دوران روزے دار کی زندگی کا ہر منٹ اور ہر سیکنڈ عبادت میں شمار کیا جاتا ہے...... روزے دار سے اللہ تعالیٰ کی محبت کا یہ عالم ہے کہ ارشاد فرماتے ہیں...... روزہ میرے لئے ہے...... سبحان اللہ! فرمایا: روزہ میرے لئے ہے...... اور میں خود ہی اس کا بدلہ دوں گا...... یا میں خود ہی اس کا بدلہ ہوں...... یعنی روزے دار کو اللہ تعالیٰ مل جاتا ہے......

"روزے" کو بہتر بنانے کے طریقے

رمضان المبارک کی اصل اور بڑی عبادت "روزہ" ہے...... اس لئے اپنے روزے کو بہتر سے بہتر بنانے کی محنت کرنی چاہئے جس کے کچھ طریقے یہ ہیں......

۱۔ روزے کے فضائل معلوم کریں......
۲۔ روزے کے لئے رزق حلال کا اہتمام کریں......
۳۔ روزے کے مسائل معلوم کریں تاکہ کسی غلطی کی وجہ سے یہ عظیم المرتبت عبادت خراب نہ ہوجائے
۴۔ سحری تاخیر سے کرنے اور افطار جلدی کرنے کا اہتمام کریں......
۵۔ روزے میں اپنے تمام اعضاء اور حواس کو بھی روزہ رکھوائیں خصوصاً زبان...... آنکھ...... کان...... اور دل کی خاص حفاظت رکھیں......
۶۔ کھانے پینے میں اعتدال سے کام لیں...... زیادہ کھانے سے روزہ اور رمضان دونوں متأثر ہوجاتے ہیں......

کچھ کام بڑھا دیں

رمضان المبارک میں عام دنوں سے زیادہ...... عبادات میں محنت کرنی چاہئے...... اور محنت وہ ہوتی ہے جو انسان کو تھکاتی ہے...... رمضان المبارک کے پہلے لمحے سے لے کر...... آخری دن سورج غروب ہونے تک محنت کا یہ سلسلہ جاری رہے...... چنانچہ رمضان المبارک میں یہ کام بڑھا دینے چاہئیں......

(۱) **نماز**: یعنی فرائض وواجبات کا خوب اہتمام اور نوافل کی کثرت...... رمضان المبارک میں ''تراویح'' بہت بڑی نعمت ہے...... کوئی مسلمان اس نعمت سے محروم نہ ہو......اور تہجد کا بھرپور اہتمام کیا جائے......

(۲) **تلاوت**: کم از کم تین پارے اور زیادہ جس قدر ممکن ہو......

(۳) **صدقات**: یعنی خوب سخاوت کی جائے...... خوب مال خرچ کیا جائے......ان مسلمانوں تک افطار اور کھانا پہنچایا جائے جو دشمنان اسلام سے ٹکرلے رہے ہیں...... یا اپنے گھروں سے محروم ہجرت پر مجبور ہیں......

(۴) **جہاد**: رمضان المبارک جہاد کا مہینہ ہے......غزوۂ بدر اسی مہینے میں پیش آیا...... اس لیے غزوۂ بدر کی ہر یاد تازہ کرنی چاہئے...... جان کی قربانی، مال کی قربانی...... جہاد کی دعوت...... مجاہدین کے لئے ضروریات کی فراہمی...... یا جس کام پر تشکیل ہو جائے......

(۵) **آخرت کی فکر**: ہم نے اس دنیا میں نہیں رہنا......اور اصل زندگی آخرت کی زندگی ہے...... یہ فکر اور عقیدہ انسان کی اصلاح کے لئے لازمی ہے......اس کا زیادہ سے زیادہ محاسبہ اور مذاکرہ کیا جائے......تب فضول کوٹھیاں بنانے، مال جمع کرنے اور اس دنیا کی خاطر ذلیل ہونے کے عذاب سے...... نجات مل جائے گی......اور اعمال میں اخلاص پیدا ہوگا......

یہ پانچ کام زیادہ کرنے ہیں......مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ...... ہر عمل کی جان اخلاص اور ذکر میں ہے......یعنی ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کیا جائے اور ہر عمل میں اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی یاد کا نور بھرا ہوا ہو......تب وہ عمل قبول ہوتا ہے......

کچھ کام بند کردیں

رمضان المبارک میں یہ کام بالکل بند کردیں۔

(۱) **بدنظری**...... اپنی آنکھوں کی خوب خوب حفاظت کرنی چاہئے...... ورنہ رمضان المبارک کا نور حاصل کرنا مشکل ہو جائے گا......

۲ **ٹی وی** ...... بالکل بند کر دیں، نہ خبریں نہ کچھ اور......

۳ **گناہ والی مجلسیں** ...... وہ مجالس جن میں بے حیائی کی باتیں...... غیبت اور جھوٹ کا چلن ہو...... ان مجالس میں بیٹھنا بند کر دیں......

چند کام کم کر دیں

رمضان المبارک میں چند کام کم کر دیں۔

۱ کھانا

۲ پینا

۳ سونا

۴ جائز لذت حاصل کرنا

۵ گفتگو کرنا

۶ دنیوی اخبارات و رسائل پڑھنا

یہ تمام کام عام دنوں سے کم کر دینے چاہئیں......

افطار پارٹیوں سے بچیں

رمضان المبارک میں شیطان کا ایک پھندا...... غفلت زدہ افطار پارٹیاں ہیں...... ان پارٹیوں میں کھانے کی حرص، فضول گپ بازی...... اور قیمتی وقت کا ضیاع ہوتا ہے...... نہ آپ کسی کو پارٹی دیں نہ کسی کی پارٹی میں جائیں...... ہاں! کوئی دینی اجتماع ہو تو اس میں شرکت کر سکتے ہیں...... افطار کی دعوت بہت فضیلت والا عمل ہے...... اس فضیلت کو حاصل کرنے کے لئے...... غریبوں کے گھر، شہداء کرام کے ورثاء کے گھر، علماء اور دین کے خدمتگاروں کے گھر افطار...... اور کھانا بھجوا دیں...... افطار کی رقم مجاہدین اور مہاجرین کو بھجوا دیں...... اگر کسی کو افطار پر گھر بلائیں تو فضائل اعمال...... اور فضائل جہاد کی تعلیم کا اہتمام کریں...... ایک دوسرے کے مقابلے پر دعوتیں نہ کریں...... بلکہ...... اپنے وقت کو قیمتی بنائیں...... اور افطار کا کھانا بھجوا دیا کریں......

روزِ محشر......روزہ داروں کے لئے دسترخوان

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشادفرمایا:

''محشر کے دن روزہ داروں کے لئے سونے کا دسترخوان بچھایا جائے گا، جس سے وہ کھائیں گے جبکہ دیگر لوگ دیکھتے رہ جائیں گے۔''

(کنز العمال / کتاب الصوم، الباب الاول فی صوم الفرض، الفصل الاول فی فضل الصوم مطلقا، رقم الحدیث: ۲۳۶۴۰/ط، رحمانیہ لاہور)

روزہ......اوردل کی صفائی

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشادفرمایا:

''صبر والے مہینے (یعنی رمضان) کے روزے اور ہر مہینے میں تین روزے دل کے کینے، غصے اور خیانت کو ختم کرتے ہیں۔''

(کنز العمال / کتاب الصوم، الباب الاول فی صوم الفرض، الفصل الثانی فی فضل صوم شہر رمضان، رقم الحدیث: ۲۳۶۷۰/ط، رحمانیہ لاہور)

روزانہ کا سوال

اگر ہم نے رمضان المبارک میں بھی اپنی بخشش نہیں کرائی تو پھر کب کرائیں گے؟......مگر اپنی بخشش کرانا ہمارے اپنے بس میں تو نہیں ہے......اس لیے روزانہ بلاناغہ......دو رکعت نماز صلوٰۃ حاجت پڑھ کر دعا کیا کریں...... یااللہ! اس رمضان المبارک کو ہمارے لیے رحمت، مغفرت، جہنم سے نجات اور عافیت والا مہینہ بنا......ہمیں ان لوگوں میں شامل فرما جن پر تیرا فضل ہے......اور جن کی بخشش ہوئی ہے......اور ہمیں اپنی پناہ عطاء فرما......ان لوگوں میں شامل ہونے سے......جو رمضان تو پاتے ہیں مگر ان کی بخشش نہیں ہوتی......یہ صلوٰۃ الحاجۃ......اور یہ دعاء پورے رمضان المبارک میں...... کسی دن ناغہ نہ ہو......ہم بار بار مانگتے رہیں گے......تڑپ تڑپ کر مانگتے رہیں گے تو......ہمارا مہربان رب اپنا فضل فرمادے گا......انشاء اللہ

اللہ تعالیٰ سے توڑنے والی تین چیزیں

ایک مسلمان کو تین چیزیں اللہ تعالیٰ سے توڑتی ہیں (۱) زیادہ کھانا پینا (۲) لوگوں سے زیادہ میل جول (۳) ضرورت سے زیادہ باتیں کرنا۔

علامہ ابن القیم ''زاد المعاد'' میں لکھتے ہیں:

''کھانے پینے کی زائد مقدار، لوگوں سے زیادہ میل جول، ضرورت سے زیادہ گفتگو وہ چیزیں ہیں جن سے جمعیت باطنی میں فرق آتا ہے اور انسان اللہ تعالیٰ سے کٹ کر مختلف راستوں پر بھٹکنے لگتا ہے۔'' (زاد المعاد)

یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ اس نے ہمیں رمضان المبارک اور روزہ نصیب فرمایا جس میں ہم اپنی ان تینوں بیماریوں کا علاج کر سکتے ہیں اور اپنی روح کو پاک کر سکتے ہیں...... پس ضروری ہے کہ رمضان المبارک میں کم کھائیں...... لوگوں کے ساتھ فضول گپ شپ کی مجلسیں نہ کریں اور اپنی زبان کو بہت قابو میں رکھیں......

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''روزہ ڈھال ہے، جب تک اس کو پھاڑ نہ ڈالا جائے'' (نسائی)

آپ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کس چیز سے پھاڑ ڈالے؟ ارشاد فرمایا: جھوٹ یا غیبت سے۔

اے مسلمانو! رمضان المبارک نور ہی نور ہے...... پس اس کے ایک ایک منٹ کو اللہ تعالیٰ کے لئے وقف کردو...... اور اپنی زبانوں کو بہت قابو میں رکھو۔

افطار جلدی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''لوگ ہمیشہ خیر پر رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔ افطار جلدی کیا کرو، کیونکہ یہود (افطار) تاخیر سے کرتے ہیں۔''

(رواہ ابن ماجة فی کتاب الصیام/ باب ماجاء فی تعجیل الافطار/ رقم الحدیث ۱۶۹۸/ط، دار الکتب العلمیة، بیروت)

افطار کھجور سے

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"جب تم میں سے کوئی ایک افطار کرے تو اسے چاہئے کہ کھجور سے کرے۔ اور اگر (کھجور) نہ پائے تو پھر پانی سے افطار کرے، کیونکہ وہ پاکیزہ (چیز) ہے۔"
(رواہ ابن ماجة فی کتاب الصیام/ باب ماجاء علی ما یستحب الفطر/ رقم الحدیث ۱۶۹۹/ط، دار الکتب العلمیة، بیروت)

افطار کی مسنون دعاء

حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزہ افطار کرتے وقت یہ دعاء پڑھتے تھے:
"اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ"
ترجمہ: "اے اللہ! میں نے آپ کے لئے روزہ رکھا اور آپ ہی کے (عطا فرمودہ) رزق سے افطار کیا۔"
(مشکوٰۃ المصابیح/کتاب الصوم، الفصل الثانی/ص ۱۷۵/ط، قدیمی کراتشی)

افطار کے وقت دعاء

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"روزہ دار کے لئے افطار کے وقت ایک دعاء ہوتی ہے جو رد نہیں کی جاتی (یعنی ضرور قبول ہوتی ہے۔)
حدیث کے راوی ابن ابی ملکیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو (جو اس حدیث کو بیان کرنے والے ہیں) افطار کے وقت یوں دعاء کرتے ہوئے سنا:

”اَللّٰھُمَّ اِنِّی أَسۡئَلُکَ بِرَحۡمَتِکَ الَّتِی وَسِعَتۡ کُلَّ شَیۡءٍ أَنۡ تَغۡفِرَ لِی“

”اے اللہ! میں آپ سے آپ کی اس رحمت کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جو رحمت ہر چیز کو وسیع ہے، کہ آپ مجھے معاف فرما دیجئے۔“

(رواہ ابن ماجۃ فی کتاب الصیام/باب فی الصائم لاترد دعوتہ/رقم الحدیث ۱۷۵۳/ط،دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

اجر پکا ہوگیا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو یوں فرماتے:

”ذَھَبَ الظَّمَأُ وَابۡتَلَّتِ الۡعُرُوۡقُ وَثَبَتَ الۡاَجۡرُ اِنۡ شَاءَ اللّٰہُ“

”پیاس چلی گئی، رگیں تر ہوگئیں اور اجر پکا ہوگیا، انشاء اللہ۔“

(مشکوٰۃ المصابیح/کتاب الصوم، الفصل الثانی/ص ۱۷۵/ط، قدیمی کراتشی)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی افطاری

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نمازِ (مغرب) سے پہلے تازہ کھجوروں سے افطار فرمایا کرتے۔ اگر تازہ کھجور میسر نہ ہوتی تو پھر چھوہاروں سے اور اگر وہ بھی نہ ہوتے تو پانی کی چند چسکیاں لے لیتے۔“

رواہ الترمذی و ابو داؤد و قال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب

(مشکوٰۃ المصابیح... کتاب الصوم/ باب رویۃ الہلال/ الفصل الثانی/ ص ۱۷۵، ط، قدیمی، کراچی)

روزہ افطار کرانے کی فضیلت

ابوالشیخ کی روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جس شخص نے رمضان کے مہینے میں حلال کمائی سے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا تو رمضان بھر کی راتوں میں فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعاء کرتے ہیں، اور جبرئیل علیہ السلام لیلۃ القدر میں اس سے مصافحہ کرتے ہیں، اور جس سے جبرئیل علیہ السلام مصافحہ کرتے ہیں (اس کی نشانی اور اثر یہ ہوتا ہے کہ) اس کے دل میں رقت پیدا ہو جاتی ہے اور آنسو کثرت سے بہتے ہیں۔''

صحابی کہتے ہیں، میں نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے اس شخص کے بارے میں جس کے پاس (افطار کرانے کے لئے) کچھ نہ ہو؟''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''(اس ثواب کے حصول کے لئے) کھانے کی ایک مٹھی (سے افطار کرا دینا) بھی کافی ہے۔''

میں عرض کیا:

''اگر کسی کے پاس روٹی کا ایک لقمہ بھی (افطار کرانے کے لئے) نہ ہو تو؟''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''پھر دودھ کا ایک گھونٹ بھی (یہ ثواب پانے کے لئے) کافی ہے۔''

صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

''اگر کسی کے پاس دودھ کا ایک گھونٹ بھی نہ ہو تو پھر وہ کیا کرے؟''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''پھر پانی کے ایک گھونٹ سے (روزہ افطار کرانے پر بھی یہ اجر مل جائے گا)۔''

قال الحافظ: وفی اسانیدھم علی بن زید بن جدعان. و رواہ ابن خزیمة ایضاً. و البیھقی باختصار عنه من حدیث ابی ھریرة. و فی اسنادہ کثیر بن زید.

(الترغیب والترھیب/کتاب الصوم/الترغیب فی صیام رمضان احتسابا،وقیام لیله/ج ۲/ص۵۸/ط،وحیدی کتب خانہ،بشاور)

افطار کرانے کا اجر

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’جس شخص نے کسی روزہ دار کو افطار کرایا تو اسے روزہ داروں کے اجر کے برابر اجر ملے گا،اور روزہ داروں کے اجر میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی۔‘‘

(رواہ ابن ماجة فی کتاب الصیام/باب فی ثواب من فطر صائما/رقم الحدیث ۱۷۴۶/ط،دار الکتب العلمیة،بیروت)

روزہ دار کے برابر اَجر

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’جس شخص نے روزہ دار کو افطار کرایا یا کسی مجاہد کو سامانِ جہاد فراہم کیا تو اسے اس روزہ دار اور مجاہد جیسا اجر ملے گا۔‘‘

رواہ البیھقی فی شعب الایمان ومحی السنة فی شرح السنة وقال صحیح

(مشکوٰۃ المصابیح/کتاب الصوم،الفصل الثانی/ص ۱۷۵/ط،قدیمی کراچی)

رمضان المبارک کا اثر پورے سال پر ہوتا ہے

رمضان المبارک بہت قیمتی ہے...... یہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا احسان اور انعام

ہے...... جو لوگ رمضان المبارک کو ٹھیک طرح گزارتے ہیں ان کا پورا سال بلکہ پوری زندگی اچھی گزرتی ہے...... اور جو لوگ رمضان المبارک کو ضائع کر دیتے ہیں ان کا پورا سال خراب گزرتا ہے اور شیطان ان کو ذلت اور گناہ میں ڈالتا ہے...... حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بہت عجیب نکتہ لکھا ہے، اس نکتے کو سمجھ کر بار بار پڑھیں تو رمضان المبارک کا ایک منٹ ضائع کرنا بھی گوارہ نہ ہو...... لکھتے ہیں:

''اس مہینہ کو قرآن مجید کے ساتھ بہت خاص مناسبت ہے اور اسی مناسبت کی وجہ سے قرآن مجید اسی مہینہ میں نازل کیا گیا، یہ مہینہ ہر قسم کی خیر و برکت کا جامع ہے، آدمی کو سال بھر میں مجموعی طور پر جتنی برکتیں حاصل ہوتی ہیں وہ اس مہینہ کے سامنے اس طرح ہیں جس طرح سمندر کے مقابلہ میں ایک قطرہ، اس مہینہ میں جمعیت باطنی (یعنی دل کے سکون و اطمینان) کا حصول پورے سال جمعیت باطنی کے لئے کافی ہوتا ہے اور اس میں انتشار اور پریشان خاطری (یعنی دل کی پریشانی) بقیہ تمام دنوں بلکہ پورے سال کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے، قابل مبارکباد ہیں وہ لوگ جن سے یہ مہینہ راضی ہو کر گیا، اور ناکام و بدنصیب ہیں وہ جو اس کو ناراض کر کے ہر قسم کی خیر و برکت سے محروم ہو گئے۔'' (مکتوبات)

اس عبارت میں اشارۃً یہ بھی بتا دیا کہ رمضان المبارک میں قرآن پاک کی تلاوت زیادہ کرنے سے رمضان المبارک کی برکتیں زیادہ نصیب ہوتی ہیں...... پس خوب دل لگا کر زیادہ سے زیادہ قرآن پاک پڑھا جائے...... دن کو تلاوت، رات کو تراویح میں پڑھنا اور سننا اور چلتے پھرتے وہ سورتیں اور آیتیں پڑھتے رہنا جو زبانی یاد ہیں...... اگر ہم نے چار منٹ باتیں کیں تو ہمیں کیا ملے گا؟...... اور اگر انہی چار منٹوں میں ایک بار سورۃ یٰس پڑھ لی تو آخرت کا عظیم خزانہ ہمارے ہاتھ آ جائے گا...... رمضان المبارک میں تو ہر عبادت کا ثواب ستر گنا سے بھی زیادہ ہو جاتا ہے...... بس اے مسلمانو! قرآن پاک سے دل لگاؤ...... اور اس کی خوب تلاوت کرو...... خوب تلاوت......

تراویح......اور گناہوں کی صفائی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان المبارک کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''جس شخص نے رمضان المبارک میں ایمان کے ساتھ، ثواب حاصل کرنے کی نیت سے قیام کیا تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے (پاک صاف ہو کر) نکلے گا جیسے اس دن پاک تھا جس دن اسے اس کی ماں نے جنا تھا۔''

(الترغیب و الترہیب فی کتاب الصوم/باب الترغیب فی صیام رمضان احتساباً و قیام لیلہ/ج ۲، ص ۶۴۔ط، وحیدی کتب خانہ بشاور)

ایک کام تو کرلیں

رمضان المبارک میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر فرضوں کے برابر ہوجاتا ہے...... اس میں شک کی گنجائش نہیں...... پھر ہم اتنے بڑے ثواب کو حاصل کیوں نہیں کرتے؟...... رمضان المبارک میں صرف اتنا کرلیں کہ تراویح کا پورا اہتمام کریں...... اور ہر نماز کے ساتھ جو غیر مؤکدہ سنتیں اور نوافل ہیں ان کا بھی اہتمام کرلیں تو تقریباً چالیس رکعت نفل ہوجائیں گے...... اللہ اکبر! رمضان المبارک کے اسی سجدے ہمیں نصیب ہوجائیں گے...... ان سجدوں کا کتنا اجر ہوگا، کتنا نور ہوگا اور ان نوافل کی وجہ سے ہم اللہ تعالیٰ کے کتنے قریب ہوجائیں گے اس کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا...... اور کچھ نہیں تو ہم سب ایک عمل کا اہتمام کرلیں...... وہ عمل یہ ہے کہ روزانہ دو رکعت ''صلوٰۃ الحاجۃ'' پڑھ کر دعاء کرلیا کریں کہ ''یا اللہ! ہمیں رمضان المبارک اپنی رضا کے مطابق گزارنے کی توفیق عطاء فرما''...... اور اس رمضان المبارک میں ہماری بخشش فرما...... انشاء اللہ یہ مختصر سا عمل ہمیں بڑے اعمال پر کھڑا کردے گا......

ایک بڑی غلطی

رمضان المبارک ''صبر'' کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے...... یہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

فرمان ہے...... رمضان المبارک کا مقصد نفس کی اصلاح ہے یعنی مسلمان کو تقویٰ نصیب ہوجائے...... حضرت مولانا ابوالحسن ندوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''یہ (روزہ) دراصل اخلاقی تربیت گاہ ہے جہاں سے آدمی کامل ہوکر اس طرح نکلتا ہے کہ خواہشات کی لگام اس کے ہاتھ میں ہوتی ہے، خواہشات اس پر حکومت نہیں کرتیں بلکہ وہ خواہشات پر حکومت کرتا ہے، جب وہ محض اللہ کے حکم سے مباح اور پاک چیزوں کو ترک کردیتا ہے تو ممنوعات اور محرمات سے بچنے کی کوشش کیوں نہ کرے گا؟ جو شخص ٹھنڈے میٹھے پانی اور پاکیزہ ولذیذ غذا کو خدا کی فرمانبرداری میں چھوڑ سکتا ہے، وہ حرام اور نجس چیزوں کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا کیسے گوارہ کرسکتا ہے اور یہی 'لَعَلَّكُم تَتَّقُونَ'' کا مفہوم ہے۔'' (ارکان اربعہ)

مگر آج ہم لوگوں نے صبر اور روزے کے اس مہینے کو ''کھانے پینے'' کا مہینہ بنادیا ہے...... استغفر اللہ، استغفر اللہ...... بس ہر کسی کی زبان پر کھانے اور پینے کا تذکرہ ہے...... طرح طرح کی سحری اور طرح طرح کی افطاری...... بازاروں میں کھانے پینے کے نئے نئے آئٹم...... یہ کھاؤ، وہ پیئو کے بڑے بڑے اشتہار...... عجیب شیطانی چکر ہے کہ پورا مہینہ چیزیں خریدنے، پکانے اور کھانے میں گزر جاتا ہے اور آخری عشرہ عید کی خریداری کی نذر ہوجاتا ہے...... ہائے بدقسمتی! کہ اتنا قیمتی رمضان جس کے ذریعہ ہم جنت کی ہمیشہ ہمیشہ والی بڑی بڑی نعمتیں حاصل کرسکتے تھے طرح طرح کے کھانے بنانے میں گزر جاتا ہے...... استغفر اللہ، استغفر اللہ......

امام غزالی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''پانچواں ادب یہ ہے کہ افطار کے وقت حلال غذا میں بھی احتیاط سے کام لے اور اتنا نہ کھائے کہ اس کے بعد گنجائش ہی باقی نہ رہے، اس لئے کہ حلق تک بھرے ہوئے پیٹ سے زیادہ بڑھ کر کوئی بھر جانے والی چیز اللہ کے نزدیک ناپسندیدہ نہیں ہے...... اگر روزہ دار افطار کے وقت دن بھر کی تلافی کردے اور جو دن بھر کھانا تھا وہ اس ایک وقت کھالے تو اللہ کے دشمن پر غالب آنے اور شہوت کو ختم کرنے میں روزہ سے کیا مدد ملے گی؟ یہ عادتیں مسلمانوں میں اتنی

پکی اور عام ہو چکی ہیں کہ رمضان کے لئے بہت پہلے سے سامانِ خوراک جمع کیا جاتا ہے اور رمضان کے دنوں میں اتنا اچھا اور نفیس کھانا کھایا جاتا ہے جو اور دنوں میں نہیں کھایا جاتا۔ روزہ کا مقصود تو خالی پیٹ رہنا اور خواہشات نفس کو دبانا ہے تاکہ تقویٰ کی صلاحیت پیدا ہو سکے، اب اگر معدہ کو صبح سے شام تک کھانے پینے سے محروم رکھا جائے اور شہوت اور بھوک کو خوب امتحان میں ڈالنے کے بعد انواع واقسام کے کھانوں سے پیٹ بھر لیا جائے تو نفس کی خواہشات اور لذتیں کم نہ ہوں گی اور بڑھ جائیں گی، بلکہ ممکن ہے کہ بہت سی ایسی خواہشات جو ابھی تک خوابیدہ تھیں وہ بھی بیدار ہو جائیں، رمضان کی روح اور اس کا راز ان طاقتوں کو کمزور کرنا ہے جن کو شیاطین اپنے وسائل کے طور پر استعمال کرتے ہیں اور یہ بات ''تقلیل غذا'' ہی سے حاصل ہوگی، یعنی یہ کہ شام کو اتنا ہی کھائے جتنا اور دنوں میں کھاتا تھا۔ اگر کوئی دن بھر کا حساب لگا کر ایک ہی وقت میں کھالے تو اس سے روزہ کا فائدہ حاصل نہ ہوگا۔

بلکہ یہ بھی آداب میں داخل ہے کہ دن میں زیادہ نہ سوئے، تاکہ بھوک پیاس کا کچھ مزہ معلوم ہو، قُویٰ کے ضعف کا احساس ہو، قلب میں صفائی پیدا ہو، اسی طرح ہر رات کو اپنے معدہ کو اتنا ہلکا رکھے کہ تہجد اور اوراد میں مشغولی آسان ہو اور شیطان اس کے دل کے پاس منڈلا نہ سکے اور دل کی اس صفائی کی وجہ سے عالم قدس کا دیدار اس کے لئے ممکن ہو۔'' (احیاء العلوم)

باقی یہ بات بھی ٹھیک ہے کہ رمضان المبارک میں مؤمن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے...... اور مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ خوب ہمدردی کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو افطار کراتے ہیں...... اس کی وجہ سے عام دنوں کی بنسبت کھانے پینے کی چیزوں میں کچھ اضافہ ہو ہی جاتا ہے...... تو اس کا آسان علاج یہ ہے کہ ہم اپنی عبادت اور محنت میں بھی اضافہ کر دیں...... جو پہلے ایک پارہ پڑھتا تھا وہ اب دس یا پانچ پارے پڑھے...... چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے ان چار چیزوں کی کثرت کی جائے:

(۱) کلمہ طیبہ (۲) استغفار (۳) جنت کا سوال (۴) جہنم سے پناہ......

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ

اسی طرح نوافل بھی بڑھا دیئے جائیں...... اور جتنا کھانا اپنے گھر میں کھائیں اتنا یا اس سے زیادہ مجاہدین، مہاجرین اور غریبوں تک پہنچائیں...... اس طرح حساب برابر ہو جائے گا اور افطار وسحری کی زیادہ چیزیں ہمارے روزے کو خراب نہیں کر سکیں گی...... امام ابن قیمؒ لکھتے ہیں:

''روزہ ظاہری اعضاء اور باطنی قوتوں کی حفاظت میں بڑی تاثیر رکھتا ہے، فاسد مادہ کے جمع ہو جانے سے انسان میں جو خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں ان سے وہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔''

(زادالمعاد)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

''اس لحاظ سے یہ (روزہ) اہل تقویٰ کی لگام، مجاہدین کی ڈھال اور ابرار و مقربین کی ریاضت ہے۔'' (زادالمعاد)

یعنی سب مسلمان ''روزے'' کے محتاج ہیں اور ''روزہ'' ہم سب کی ضرورت ہے خواہ کوئی مجاہد ہو یا بہت بڑا ولی...... اور روزہ کا مقصد اسی وقت حاصل ہوتا ہے جب غذا میں کچھ کمی کی جائے...... پس اے مسلمانو! روزے کا مزہ حاصل کرو اور یہ مزا بھوکا رہنے میں ہے نہ کہ اتنا کھانے میں کہ پیٹ سخت ہو جائے......

بھول کر کھانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو آدمی روزے سے ہو اور پھر وہ بھول کر کھا پی لے تو اسے چاہیے کہ اپنا روزہ پورا کرے۔ کیونکہ اس کو اللہ تعالیٰ نے کھلایا پلایا ہے۔'' (یعنی بھول کر کھا پی لینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔)

متفق علیہ۔

(مشکوۃ المصابیح / کتاب الصوم، باب تنزیہ الصوم، الفصل الاول / ص ۱۷۶ / ط، قدیمی کراتشی)

مسواک کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں نے بے شمار مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روزے کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا۔ (معلوم ہوا کہ مسواک کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔)

رواہ الترمذی و ابوداؤد۔

(مشکوۃ المصابیح / کتاب الصوم، باب تنزیہ الصوم / الفصل الثانی / ص ۱۷٦ / ط، قدیمی کراتشی)

روح کی پرواز

ہر زندہ انسان میں دو چیزیں ہوتی ہیں ایک روح اور دوسرا جسم...... یاد رکھیں! ہماری روح اوپر سے آئی ہے...... جی ہاں! اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہے، عالم غیب سے، عالم قدس سے......

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي''

''اور میں نے (یعنی اللہ تعالیٰ نے) اس میں اپنی طرف سے روح پھونک دی'' (الحجر:۲۹)

اور ہمارا جسم زمین کی مٹی سے بنا ہے...... لیس دار مٹی، چپکنے والی مٹی...... سڑی ہوئی مٹی سے...... اسی لئے تو انسان میں چپکنے کی عادت ہے...... دنیا کی چیزوں پر یہ انسان گرتا ہے اور ہر چیز سے چپکتا ہے......

''اِنَّا خَلَقْنٰهُم مِّن طِينٍ لَّازِبٍ''

''ہم نے ان لوگوں کو چپکتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا'' (الصّٰفّٰت:۱۱)

اگر آپ نے یہ بات سمجھ لی تو اب اگلی بات سمجھیں...... انسان کی روح اسے اوپر لے جانا چاہتی ہے...... اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرانا چاہتی ہے کیونکہ روح اوپر سے آئی ہے...... پس جن

لوگوں کی روح ٹھیک اور طاقتور ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شوق رکھتے ہیں اور جنت کی نعمتوں کو یاد کر کے وہاں جانے کے لئے بے قرار ہو جاتے ہیں...... مگر جن لوگوں کی روح جسم کے قبضے میں آجاتی ہے تو ایسے لوگ جانوروں کی طرح صرف اپنی خواہشات پوری کرنے میں لگے رہتے ہیں...... آپ ایسے لوگوں کو بھی دیکھیں گے جن کو پوری زندگی میں ایک منٹ بھی جنت کا شوق پیدا نہیں ہوتا...... اور نہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات ان کو اچھی لگتی ہے...... یہ لوگ بس کھاتے ہیں، کماتے ہیں اور دنیا بناتے ہیں...... اور دنیا کی چیزوں پر گرتے ہیں...... اگر یہ بات بھی آپ کو سمجھ آگئی تو اب اگلی بات سمجھیں!

انسان اگر اپنی روح کو طاقتور بنالے تو وہ فرشتوں کے مقام تک جا پہنچتا ہے بلکہ بعض اوقات فرشتوں سے بھی افضل ہو جاتا ہے...... اور اگر انسان اپنے جسم کے تقاضوں کو پورا کرنے میں لگا رہے تو وہ جانوروں سے بھی بدتر ہو جاتا ہے...... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

" وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَتَمَتَّعُوْنَ وَيَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ "

''اور جو کافر ہیں وہ عیش کر رہے ہیں اور کھا (پی) رہے ہیں جس طرح چوپائے (جانور) کھاتے ہیں اور آگ ہی ان کا ٹھکانا ہے''۔ (محمد: ۱۲)

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر رحم فرمایا کہ...... ان کو رمضان المبارک اور روزہ نصیب فرمایا...... روزے کی برکت سے انسان کی روح اس کے جسم پر غالب آجاتی ہے اور اسے اوپر کی طرف لے جاتی ہے۔ جی ہاں! ایمان کی طرف، ترقی کی طرف اور جنت کی طرف...... پس ہمیں رمضان المبارک اور روزے کی نعمت کا شکر ادا کرنا چاہئے اور اس مبارک موسم سے پورا پورا فائدہ اٹھا کر اپنی روح کو مضبوط بنانا چاہئے...... ایک حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

''روزہ میرے لئے ہے اور میں خود ہی اس کا بدلہ دوں گا......''

اللہ اکبر کبیرا...... اللہ تعالیٰ نے جس بدلے کو روزے دار کے لئے چھپا رکھا ہے اور فرمایا ہے کہ

میں وہ خود اسے بلا واسطہ دوں گا وہ کتنا بڑا بدلہ ہوگا...... کتنا عظیم، کتنا مزیدار...... یا اللہ! ہم سب کو نصیب فرما...... ہم سب کو نصیب فرما...... (آمین یا ارحم الراحمین)

علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ زاد المعاد میں لکھتے ہیں:

''رمضان المبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ مبارک یہ تھا کہ آپ مختلف عبادات کی کثرت فرماتے تھے، حضرت جبرئیل علیہ السلام رمضان المبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قرآن پاک کا دور کرنے کے لئے تشریف لاتے تھے...... جن دنوں حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتے آپ ان دنوں چلتی ہواؤں سے بھی زیادہ سخاوت فرماتے، ویسے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے جبکہ رمضان المبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سخاوت اور بڑھ جاتی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان المبارک میں صدقہ، احسان، تلاوت قرآن، نماز، ذکر اور اعتکاف کی کثرت فرماتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاص طور پر رمضان المبارک میں دیگر مہینوں سے زیادہ عبادت کا اہتمام فرماتے تھے۔'' (زاد المعاد ص ۲۵ ج ۲)

رمضان اور اندر کی خبریں

ہماری پوری زندگی باہر کی خبروں کو سننے، سمجھنے اور جانچنے میں گزر جاتی ہے...... ایک حد تک تو یہ جائز ہے...... لیکن دوسروں کے حالات کا تجسس کرنا...... اور لوگوں کی برائیاں ڈھونڈنا اور ان کو بیان کرنا خطرناک ہے...... کئی اونچے اور مقرب لوگ دوسروں کے عیب ڈھونڈنے اور بیان کرنے کی وجہ سے ناکامی، خسارے اور گناہوں میں جا گرے...... رمضان المبارک میں ہم باہر کی بجائے ''اندر کی خبریں'' تلاش کرنے کی کوشش کریں، مثلاً:

۱...... قبر کے اندر کیا کیا ہوتا ہے؟ یہ بات تو یقینی ہے کہ ہم نے مرنا ہے اور قبر میں جانا ہے۔

۲...... ہمارے دل کی حالت کیا ہے؟...... نرم ہے یا سخت؟ ذکر کرتا ہے یا غافل رہتا ہے؟ ...... بزدل ہے یا بہادر؟...... حریص اور لالچی ہے یا صابر اور سخی؟......

۳...... ہمارے اندر کون کون سی برائیاں ہیں؟......

پھر اگر اپنی قبر سنوارنے اور دل کو سیدھا کرنے اور اپنے اندر کو پاک کرنے کی فکر پیدا ہو جائے تو علاج آسان ہے...... اللہ پاک کے سامنے سب کچھ کھول کھول کر بیان کریں...... حالانکہ وہ تو سب کچھ جانتا ہے...... مگر بندہ اپنے جرم کا اعتراف کر کے معافی مانگے تو اس کی خاص رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں......

ہم اپنی ہر بیماری اور کمزوری کی اصلاح کے لیے...... اللہ پاک سے خوب مانگیں، خوب مانگیں...... روزہ کی حالت میں تو انسان ویسے ہی اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جاتا ہے......

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اَلصَّوْمُ نِصْفُ الطَّرِيْقَةِ"

''یعنی روزہ سلوک واحسان کا آدھا حصہ ہے۔'' (کشف المحجوب)

بھوک روح کی غذاء ہے

انسان کے جسم کو کھانے کی ضرورت ہے...... جبکہ انسان کی روح بھوک سے طاقتور ہوتی ہے۔

"اَلْجُوْعُ لِلنَّفْسِ خُضُوْعٌ وَلِلْقَلْبِ خُشُوْعٌ"

''بھوک نفس میں انکساری اور دل میں خشوع اور عاجزی پیدا کرتی ہے۔'' اسی لیے فرمایا گیا ہے کہ

"اَلْجُوْعُ طَعَامُ الصِّدِّيْقِيْنَ"

''بھوک صدیقین کا کھانا ہے۔'' (کشف المحجوب)

اسلاف کے بارے میں آتا ہے کہ وہ رمضان المبارک کا فائدہ اٹھا کر خود کو بھوک کی لذت سے سرشار کرتے تھے...... ان حضرات کے واقعات کو پڑھا جائے تو حیرت ہوتی ہے...... جبکہ ہم لوگ رمضان المبارک شروع ہوتے ہی کھانے پینے کی فکر میں پڑ جاتے ہیں...... اور یوں دل کی اصلاح کے ایک اہم موقع کو کھو دیتے ہیں...... طرح طرح کی افطاری...... اور طرح طرح کی سحری...... اللہ پاک ہماری حالت پر رحم فرمائے......

حواس قابو میں رکھیں

ہمارا روزہ تب مکمل ہوگا...... جب ہم اپنے تمام ''حواس'' کو قابو میں کریں گے...... خلاف شریعت نہ بولیں گے، نہ سنیں گے...... نہ ہاتھ لگائیں گے، نہ چلیں گے...... بلکہ اپنے دل اور اپنے تمام اعضاء کو اللہ تعالیٰ کی طاعت و عبادت میں لگائے رکھیں گے...... حضرت علی بن عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ہر روزے کے لیے صحیح نیت اور سچی شرط ضروری ہے، تاہم نفس کو روکنے کی شرائط بہت سی ہیں، چنانچہ کوئی شخص اسی وقت حقیقی روزہ دار ہوگا جب وہ اپنے پیٹ کو کھانے سے بچائے اور اپنی آنکھ کو شہوت کی نظر سے، کان کو غیبت کے سننے سے، زبان کو بیہودہ اور فضول گفتگو کرنے سے اور جسم کو دنیا کی تابعداری اور شریعت کی مخالفت سے محفوظ رکھے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا تھا کہ ''جب تو روزہ رکھے تو ضروری ہے کہ تیرا کان، تیری آنکھ، تیری زبان، تیرا ہاتھ اور تیرا ہر عضو روزہ رکھے''۔ اور نیز فرمایا: ''بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جنہیں روزے سے بھوکا اور پیاسا رہنے کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا...... اور میں نے (یعنی شیخ ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے) خواب میں سیّد دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو میں نے عرض کیا:

''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی وصیت فرمائیے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اِحْبِسْ حَوَاسَكَ''

''یعنی اپنے حواس کو قابو میں رکھو۔'' (کشف المحجوب)

بہترین مہینہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ بہترین مہینہ کون سا ہے؟......

آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

”رمضان المبارک کا مہینہ“......

حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک جب یہ جواب پہنچا تو ارشاد فرمایا کہ یہ جواب درست ہے......مگر میں یہ کہتا ہوں کہ سب سے بہترین مہینہ وہ ہے جس میں تم اللہ تعالیٰ کے حضور سچی توبہ کرلو......

اب اگر کوئی شخص رمضان المبارک ہی کے مہینے میں سچی توبہ کرلے تو یہ کتنی بڑی سعادت ہوگی......

رمضان کی وجہ تسمیہ

حضرت مفتی ولی حسن صاحب نور اللہ مرقدہ تحریر فرماتے ہیں:

”رمضان کی وجہ تسمیہ کے بارے میں امام رازی رحمۃ اللہ نے چار قول نقل کئے ہیں، ہم صرف دو پر اکتفا کرتے ہیں......

(۱) خلیل بن احمد نحوی نے کہا کہ یہ ”رمضا“ سے بنا ہے، ”رمضا“ وہ بارش ہے جو موسم خریف سے پہلے ہوتی ہے اور زمین کو غبار سے پاک وصاف کردیتی ہے اسی طرح رمضان کا بابرکت مہینہ جسم وروح کو پاک وصاف کردیتا ہے۔

(۲) بعض نے کہا کہ رمضان اصل میں اللہ تعالیٰ کا نام ہے اور اسی پر اس مہینہ کا نام رکھا گیا......مطلب یہ ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سامنے گناہ گاروں کے گناہ جل کر ختم ہوجاتے ہیں، اسی طرح اس مہینہ کی برکتوں کی وجہ سے گناہ گاروں کے گناہ جل جاتے ہیں......

(رمضان اور قرآن)

بیماریوں کو جلانے والا

زیادہ کھانے کی وجہ سے انسان کے جسم میں کئی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں......خصوصاً جو لوگ انگریزوں کی طرح ہر گھنٹے یا آدھے گھنٹے بعد کچھ نہ کچھ ضرور کھاتے ہیں اُن کے جسم میں بہت سی بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں......اور اکثر بیماریاں ایک سال کے عرصے میں جڑ پکڑتی ہیں اور مضبوط ہوتی ہیں......رمضان المبارک کا مہینہ آتے ہی مسلمان روزہ رکھتے ہیں......اس روزے کی وجہ

سے وہ بارہ تیرہ گھنٹے بھوکے پیاسے رہتے ہیں...... اُن کے جسم میں جو بیماریاں ہوتی ہیں اُن بیماریوں کے جراثیم اور کیڑوں کو ہر گھنٹے بعد خوراک کی ضرورت ہوتی ہے...... روزے کی وجہ سے ان کیڑوں کو خوراک نہیں ملتی تو وہ پہلے کمزور ہوتے ہیں اور پھر بالآخر مر جاتے ہیں...... اور یوں مسلمان کا جسم بہت سی بیماریوں سے پاک ہوجاتا ہے...... انسان کے پاس جو مال یا زیور ہوتا ہے اُس کو بھی بیماری لگتی ہے اور اگر ایک سال گزر جائے تو وہ بیماری پکی ہوجاتی ہے...... اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کا نظام عطاء فرمایا...... چنانچہ جس مال کی زکوٰۃ ادا کردی جائے وہ مال پاک اور صحت مند ہوجاتا ہے اور بہت تیزی سے بڑھتا ہے...... اسی طرح رمضان المبارک کے روزے انسان کے جسم کی زکوٰۃ ہیں...... بہت بڑی بڑی بیماریاں ان روزوں کی برکت سے دم توڑ دیتی ہیں...... ہم مسلمانوں کو چاہئے کہ رمضان المبارک کے روزے بہت سلیقے، اہتمام اور آداب کے ساتھ رکھیں...... تاکہ ہماری روح اور ہمارا جسم بیماریوں سے پاک ہوجائے...... اسی طرح ہمیں چاہئے کہ ہر مہینے میں تین روزوں کا اہتمام کیا کریں تاکہ...... ہمیں تقویٰ کی نعمت نصیب رہے......

بڑی مصیبت کو جلانے والا

قرآن پاک کو "حفظ" کر کے بھلا دینا ایک بڑی اور سخت مصیبت ہے...... شیطان پورا سال مسلمانوں پر سستی اور غفلت کے پردے پھینکتا رہتا ہے تاکہ وہ قرآن پاک سے غافل ہو جائیں...... شیطان جانتا ہے کہ اگر مسلمان کا قرآن پاک سے تعلق رہے تو اس کو ناکام کرنا بہت مشکل ہوجاتا ہے...... "حفظ قرآن" بہت بڑی سعادت ہے...... ہم چند دن بعد مر جائیں گے...... اور پھر برزخ کی زندگی شروع ہوجائے گی...... اس میں قرآن پاک بہت کام آتا ہے...... ایک بار ایک مسجد میں جانے کا اتفاق ہوا...... وہاں دیکھا کہ ایک بڑی عمر کے بزرگ زبانی تلاوت فرمار ہے ہیں...... پھر کچھ نوجوان اُن کو اپنی منزل سنانے لگے...... وہ نابینا بزرگ زبانی سنتے رہے...... میرے دل سے آواز آئی کہ دیکھو! آنکھوں نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا مگر قرآن پاک نے ساتھ نہیں چھوڑا...... مرنے کے بعد بھی سب کفنا دفنا کر بھاگ جائیں گے تب قبر میں قرآن پاک تشریف

لے آئے گا......اور پھر آخرت کی ابدالآباد والی زندگی میں بھی قرآن پاک بہت کام آئے گا......مگر افسوس کہ بہت سے لوگ پورا قرآن پاک...... یا اُس کی کچھ سورتیں یاد کر کے پھر اُسے بُھلا دیتے ہیں......یہ بہت سخت مصیبت ہے اور کئی علماء کرام نے اس کو کبیرہ گناہ لکھا ہے......

الحمدللہ رمضان المبارک آتے ہی شیطانی سُستی کے رسے جل جاتے ہیں......رمضان المبارک کا قرآن پاک سے عجیب تعلق ہے......اس مہینے میں قرآن پاک کو پڑھنا اور یاد کرنا بہت آسان ہوجاتا ہے......ساری دنیا مانتی ہے کہ موسم کا اثر ہوتا ہے......آم گرمی کے موسم میں پیدا ہوتے ہیں جبکہ مالٹے سردی کے موسم میں......پس رمضان المبارک بھی قرآن پاک کا موسم ہے......اگر رمضان المبارک نہ آتا تو بہت سے لوگوں کے لئے قرآن پاک یاد رکھنا مشکل ہو جاتا......تراویح کی ترتیب قرآن پاک کے حفظ کے لئے بہت مفید ہے......سب حفاظ کو چاہئے کہ کسی سال بھی تراویح میں قرآن پاک سنانے کا ناغہ نہ کریں......اور جو حفاظ قرآن پاک بھول چکے ہیں وہ دل میں درد بھر کے خوب دعاء کریں......اور آج ہی سے دوبارہ یاد کرنا شروع کر دیں......دنیا کے سارے کام بعد میں ہو جائیں گے مگر قرآن پاک رہ گیا تو بہت بڑا خسارہ ہو جائے گا......

خباثتوں کو جلانے والا

شیطان چاہتا ہے کہ ہم سب کو اپنے ساتھ جہنم میں لے جائے......اسی لئے وہ ہمارے نفس میں تکبر، ریاکاری، اور مال کی محبت جیسے زہر بھرتا ہے......رمضان المبارک کی ترتیب میں ان تمام بیماریوں کا علاج موجود ہے......آپ سب جانتے ہیں کہ ہر علاج میں تین چیزیں ہوتی ہیں (۱) دوا (۲) پرہیز (۳) مشقت یا ورزش......ہر حکیم اور ڈاکٹر مکمل علاج کے لئے کچھ دوا دیتا ہے، کچھ پرہیز بتاتا ہے اور کچھ ورزش وغیرہ کی تلقین کرتا ہے......

رمضان المبارک میں روزہ ہے جو دواء بھی ہے اور پرہیز بھی......اور رمضان المبارک میں تلاوت ہے جو ہر مرض کی دواء ہے......اور رمضان المبارک میں تراویح ہے جو نفس کے لئے ایک طرح کی مشقت ہے......قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ہر روحانی اور ہر جسمانی

بیماری کی شفاء رکھی ہے...... رمضان المبارک میں اگر آپ روزانہ دس پارے پڑھتے ہیں تو آپ کو اربوں کھربوں نیکیاں تو ملتی ہیں...... اُس کے ساتھ قرآنی آیات سے علاج بھی چلتا رہتا ہے...... روزے میں جب بھوک اور خستہ حالی پیدا ہوتی ہے تو تکبر ٹوٹتا ہے...... اور نفس میں سے حرص اور لالچ ختم ہوتی ہے......

روزے کی اہمیت

حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا نور اللہ مرقدہ تحریر فرماتے ہیں:

ایک حدیث میں ہے کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ "رمضان" کیا چیز ہے تو میری اُمت یہ تمنا کرے کہ سارا سال رمضان ہی ہو جائے...... ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ "رمضان المبارک" کے روزے اور ہر مہینے میں تین روزے رکھنا دل کے کھوٹ اور وساوس کو دُور کرتا ہے، آخر کوئی بات تو ہے کہ صحابہ کرامؓ رمضان کے مہینے میں جہاد کے سفر میں باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بار بار افطار کی اجازت فرما دینے کے روزہ کا اہتمام فرماتے حتیٰ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حکماً منع فرمانا پڑا...... مسلم شریف کی ایک حدیث میں ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک غزوہ کے سفر میں ایک منزل پر اُترے، گرمی نہایت سخت تھی اور غربت کی وجہ سے اس قدر کپڑا بھی سب کے پاس نہ تھا کہ دھوپ کی گرمی سے بچاؤ کر لیں، بہت سے لوگ اپنے ہاتھ سے آفتاب کی شعاع سے بچتے تھے، اس حالت میں بھی بہت سے روزے دار تھے، جن سے کھڑے ہو سکنے کا تحمل نہ ہوا اور گر گئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت گویا ہمیشہ تمام سال روزے دار ہی رہتی تھی۔ (فضائل رمضان)

رمضان کی ہر گھڑی، رمضان ہے

یاد رکھیں! رمضان المبارک کی ہر گھڑی رمضان ہے...... رات ہو یا دن...... صبح ہو یا شام رحمت ہی رحمت ہے اور برکت ہی برکت ہے...... چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے یہ بات یاد رکھیں کہ ہم رمضان المبارک میں ہیں...... چنانچہ خوب نیکیاں کریں، گناہوں سے بچیں...... اور اپنے وقت کو

فضول کاموں اور باتوں میں ضائع نہ کریں...... گپ شپ تو پھر بھی ہوتی رہے گی...... رمضان المبارک میں خوب تلاوت، خوب ذکر، خوب دعاء، خوب نوافل، خوب خیرات، خوب درود شریف اور خوب عبادات کا اہتمام کریں......

حضرت ہجویری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''صرف کھانے اور پینے سے رُکے رہنا تو بچوں اور بوڑھی عورتوں کا روزہ ہے، جب کہ روزہ دراصل خواہشات، لہو، لعب اور غیبت سے بچنے کا نام ہے''۔ (کشف المحجوب)

رمضان اور غرباء پروری

حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

روح البیان میں بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ میری اُمت میں ہر وقت پانچ سو برگزیدہ (یعنی اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ) بندے اور چالیس ابدال رہتے ہیں، جب کوئی شخص ان میں سے مرجاتا ہے تو فوراً دوسرا اس کی جگہ لے لیتا ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ان لوگوں کے خصوصی اعمال کیا ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ظلم کرنے والوں سے درگزر کرتے ہیں اور بُرائی کا معاملہ کرنے والوں سے (بھی) احسان کا برتاؤ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے عطاء فرمائے ہوئے رزق میں لوگوں کے ساتھ ہمدردی اور غم خواری کا برتاؤ کرتے ہیں، ایک دوسری حدیث میں نقل کیا ہے کہ جو شخص بُھوکے کو روٹی کھلائے یا ننگے کو کپڑا پہنائے یا مُسافر کو شب باشی کی جگہ دے حق تعالیٰ شانہ قیامت کے ہُولوں (یعنی خوفناکیوں) سے اس کو پناہ دیتے ہیں، یحییٰ برمکی رحمہ اللہ، حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ پر ہر ماہ ایک ہزار درہم خرچ کرتے تھے تو حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ سجدے میں اُن کے لئے دعاء کرتے تھے کہ ''یا اللہ! یحییٰ نے میری دنیا کی کفایت کی تو اپنے لطف سے اس کی آخرت کی کفایت فرما''...... جب یحییٰ رحمہ اللہ کا انتقال ہوا تو لوگوں نے خواب میں اُن سے پوچھا کہ کیا گزری؟ انہوں نے کہا سُفیان رحمہ اللہ کی دعاء کی بدولت مغفرت ہوئی۔ (فضائل رمضان)

معلوم ہوا کہ......

★ اپنے دل کو مسلمانوں کے بغض اور کینے سے صاف رکھنا اور مسلمانوں پر ظلم نہ کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے اولیاء اور ابدال کا طریقہ ہے...... ہر مسلمان کو چاہئے کہ یہ کیفیت حاصل کرنے کی دعاء اور کوشش کرے

★ اپنے مال سے غریبوں کی خیر خواہی کرتے رہنا چاہئے، مال جمع کرنا کمال نہیں ہے...... بلکہ اپنے مال سے جنت خریدنا بہت بڑی حکمت اور عقلمندی ہے...... اور اللہ تعالیٰ جسے یہ حکمت اور عقلمندی عطاء فرمادے تو اُسے بہت بڑی خیر نصیب ہوجاتی ہے......

★ رمضان المبارک میں خصوصی طور پر مسلمان سے اچھا برتاؤ کرنا چاہئے...... اور اپنے مال کو زیادہ سے زیادہ دینی کاموں پر اور غرباء و مساکین پر خرچ کرنا چاہئے......

رمضان المبارک میں چار چیزوں کی کثرت کا حکم

رمضان المبارک میں چار چیزوں کی کثرت کا حکم ہمارے آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے......

(۱) لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ (۲) استغفار (۳) جنت کا سوال (۴) جہنم سے پناہ......

بس اس وظیفے کو پکا پکڑلیں...... انشاء اللہ بڑے بڑے خزانے ہاتھ آجائیں گے......

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ. اَسْتَغْفِرُ اللہ. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ

اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے...... صبح، شام، رات دن...... دل میں خیال آیا کہ فلاں کو فون کرو...... سوچیں کہ کتنا ضروری ہے؟...... ضروری نہیں تو کیوں وقت برباد کریں رمضان المبارک کی گھڑیاں پھر پتہ نہیں نصیب ہوں یا نہ ہوں...... فوراً پڑھنا شروع کردیں......

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ. اَسْتَغْفِرُ اللہ. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ

دل میں مذاق سوجھا...... زبان پر آہی رہا تھا کہ...... خیال آیا کہ رمضان المبارک کے ایام تشریف لائے ہوئے ہیں...... رمضان، جی ہاں اللہ تعالیٰ کا مہینہ...... مذاق والی بات کو منسوخ کرکے...... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ اور استغفار میں لگ گئے......

یہ ''زبان'' بڑی ظالم ہے...... اس کو قابو کرنا سیکھیں ورنہ یہ برباد کر دیتی ہے...... چپ رہنا اگر اس کے بس میں نہ ہو تو...... اسے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه میں لگا دیں...... دنیا اور آخرت کی سب سے سچی، سب سے پکی بات......

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه. لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه. لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه

سچ بول بول کر ہماری زبان...... انشاء اللہ سچ کی عادی ہو جائے گی اور جھوٹ، غیبت اور گناہ سے بچنا اس کے لئے آسان ہو جائے گا......

دو یادگار نعمتیں حاصل کرلیں

رمضان المبارک میں محنت کر کے دو ''یادگار'' نعمتیں حاصل کرلیں...... جی ہاں بہت زیادہ کام آنی والی...... اور بہت دور اور دیر تک کام آنے والی نعمتیں......

(۱)...... پہلی یہ کہ اپنی قضاء نمازوں کو...... اسی رمضان المبارک سے ادا کرنا شروع کر دیں...... ہم اپنے ماضی کے داغ، دھبے اور زخم دھوئیں گے تو ہمارا حال اور مستقبل اچھا ہو گا...... شیطان ملعون کی چال دیکھیں...... وہ لوگ جن کی کئی کئی سال کی نمازیں ''قضاء'' ہیں...... وہ رمضان المبارک میں ''نوافل'' میں لگے رہتے ہیں...... اللہ کے بندو! ایک فرض نماز بھی معاف نہیں ہے...... اگر آپ رمضان المبارک میں ایک سو نفل پڑھتے ہیں تو...... ان نوافل کی جگہ فرض اور واجب نمازیں قضاء کرلیں...... ایک سو رکعتوں میں تو ماشاء اللہ پانچ دن کی نمازیں ادا ہو جائیں گی...... اگر روزانہ پانچ دن کی قضا نمازیں ادا کریں تو...... تیس دن میں ڈیڑھ سو دنوں کا بوجھ ہلکا اور عظیم گناہ دُھل جائے گا......

آپ جانتے ہیں...... ہر مسلمان پر روزانہ بیس رکعتیں فرض اور واجب ہیں...... فجر کی دو، ظہر کی چار، عصر کی چار، مغرب کی تین اور عشاء کی چار رکعت...... یہ سترہ رکعتیں ہوئیں...... اور تین رکعت وتر...... کُل بیس...... زیادہ طاقت نہیں تو ایسا کرلیں کہ روزانہ ہر نماز کے ساتھ ایک قضاء نماز ادا کرلیں...... فجر کے ساتھ ایک فجر...... ظہر کے ساتھ ایک ظہر...... اور اسی طرح ہر نماز کے

ساتھ ایک نماز...... اس کی خاطر نفل چھوڑنے پڑیں تو چھوڑ دیں...... سنت غیر مؤکدہ چھوڑنی پڑیں تو چھوڑ دیں...... رمضان المبارک کے لئے اتنا کافی ہے کہ...... روزہ رکھیں، رات کو تراویح ادا کریں...... باقی نوافل کے اوقات میں اپنی قضاء نمازیں...... ادا کریں...... رمضان المبارک میں ایک فرض، ستر فرائض کے برابر وزنی ہو جاتا ہے...... اور نفل عبادت کا اجر فرض کے برابر ہو جاتا ہے...... وہ خوش نصیب مسلمان جن کے ذمہ فرض نمازوں کی قضا نہیں ہے وہ...... زیادہ نوافل کا اہتمام کریں...... ایسے لوگ کم ہی ہوں گے...... اکثر مسلمانوں پر قضا نمازوں کی گٹھڑیاں لدی ہوئی ہیں...... اور افسوس کہ انہیں اس کی فکر تک نہیں......

ہمارے ساتھ جیل میں فلسطین کے ایک مجاہد تھے...... زندگی اور جوانی غفلت میں گزری...... اللہ تعالیٰ کی نظر کرم ہوئی، ایسی مصیبت کا شکار ہوئے جس مصیبت میں...... نور تھا، توبہ تھی...... اور آخرت کا ذخیرہ تھا...... وہ درس وغیرہ میں اہتمام سے بیٹھتے تھے...... اور اردو بھی سمجھ اور بول لیتے تھے...... جب اللہ تعالیٰ نے اُن کے قلب پر نماز کی اہمیت کا راز کھولا تو اُن کی عجیب کیفیت ہوگئی...... وہ سارا دن اور بعض اوقات ساری رات ''نماز'' میں لگے رہتے...... اُن پر سالہا سال کی نمازیں ''قرض'' تھیں...... مگر انہوں نے ہمت نہ ہاری اور اُن نمازوں کو ادا کرنا شروع کر دیا...... ''نماز'' کا دراصل ایک خاص نصاب ہے...... انسان اگر اُس نصاب تک پہنچ جائے تو پھر نماز اُس کی روح میں اُتر جاتی ہے اور اُس کے لئے ذرہ برابر بوجھ نہیں رہتی...... بلکہ اُس کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن جاتی ہے...... تب نماز ادا کرنے میں اونچے مقامات الگ ملتے ہیں...... اور لذت الگ نصیب ہوتی ہے......

اگر ہم نے قضاء نمازوں کی ادائیگی شروع کر دی اور ہم اس ترتیب پر آگئے...... تو جب عید کا دن آئے گا اور رمضان المبارک ہم سے رخصت ہوگا تو ہم انشاء اللہ...... کم از کم تیس دنوں یا ایک سو پچاس دنوں کے بڑے قرض...... اور بڑے گناہ سے پاک ہو چکے ہوں گے...... اور اگر عادت نصیب ہوگئی تو رمضان المبارک کے بعد یہ سلسلہ جاری رکھنا آسان ہو جائے گا کہ...... ہر نماز کے ساتھ ایک قضا نماز بھی ادا کرتے رہیں......

۲ ...... دوسرا تحفہ اور نعمت رمضان میں یہ حاصل کریں کہ قرآن پاک کی چند سورتیں یاد کرلیں ...... رمضان چونکہ قرآن کا مہینہ ہے اس لئے اس میں سورتیں یاد کرنا آسان ہوتا ہے ...... پھر ان سورتوں کو اپنی نمازوں میں پڑھا کریں ...... ہم جب دنیا سے جائیں گے تو کوٹھی، کار، کاروبار، پیسہ یہاں رہ جائے گا مگر یہ سورتیں ہمارے ساتھ قبر میں جائیں گی ...... اور انشاء اللہ بہت کام آئیں گی ......

رمضان اور کلمہ طیبہ

ایک ''عالم دین'' نے عجیب قصہ لکھا ہے ...... اُن کی ملاقات ایک ''نومسلم'' سے ہوئی ...... بہت پکا، نیک اور سچا مسلمان ...... پوچھا! اسلام کی توفیق کیسے ملی؟ ...... کہنے لگا ...... ہمارے گاؤں میں ایک دن شام کے وقت میں نے مسلمانوں کو دیکھا کہ ...... جمع ہوکر آسمان کی طرف دیکھ رہے ہیں ...... ان کی آنکھوں میں ایسی چمک تھی اور ایسا شوق کہ میں حیران رہ گیا ...... یوں لگتا تھا کہ آسمان سے کوئی بہت بڑا خزانہ اترنے والا ہے اور یہ اس پر جھپٹنے کے لئے بیتاب ہیں ...... اچانک ایک مسلمان نے چیخ کر کہا ...... ہلال، ہلال ...... باقی تمام مسلمانوں نے خوشی سے نعرہ تکبیر بلند کیا ...... اور مسرت سے ان کی آنکھیں آنسو بہانے لگیں ...... میرے لئے یہ پورا منظر حیران کن تھا ...... میں نے ایک مسلمان سے تفصیل پوچھی، اس نے بتایا کہ ...... رمضان المبارک کا چاند نظر آگیا ہے ...... اور اسی کی خوشی میں سرشار ہیں ...... رمضان المبارک میں کیا ہوگا؟ ...... میں نے پوچھا ...... مسلمان نے بتایا کہ روزہ رکھیں گے ...... تراویح پڑھیں گے ...... روزہ کیا چیز ہے؟ ...... بتایا کہ بارہ پندرہ گھنٹے روزانہ بھوکے پیاسے، بیوی سے دور ...... اور تراویح رات کو ڈیڑھ دو گھنٹے کھڑے ہوکر اللہ تعالیٰ کا کلام سننا ...... میری حیرت حد سے بڑھ گئی ...... ساری دنیا کھانے پینے اور شہوت پوری کرنے کے لئے مر رہی ہے، آپس میں لڑ رہی ہے ...... انہیں چیزوں کو پانے کے لئے لاکھوں افراد قتل کئے جاتے ہیں ...... اور دن رات محنت کی جاتی ہے ...... مگر یہ مسلمان ...... انہیں چیزوں کو پورا مہینہ چھوڑے رکھیں گے ...... اور اس پر وہ خوشیاں بھی منا رہے ہیں ...... بھائی

اس پر تمہیں کیا ملے گا؟...... جواب آیا...... اللہ تعالیٰ ملے گا، اس کی مغفرت، رحمت ملے گی...... جنتِ فردوس ملے گی...... دل کو سکون ملے گا...... مسلمان کی باتوں نے میرے دل پر دستک دی...... اور میں نے ارادہ کرلیا کہ...... کل سے میں بھی مسلمانوں کے ساتھ روزہ رکھوں گا...... اور تراویح ادا کروں گا...... ابھی اسلام قبول نہیں کیا...... روزے کا طریقہ سیکھا...... صبح سحری کھاتا اور مغرب کی اذان کے ساتھ افطار کرتا...... رات کو تراویح میں شامل ہوجاتا...... کچھ آتا جاتا تھا نہیں...... قیام، رکوع سجدے مسلمانوں کو دیکھ کر اُن کے ساتھ کرتا رہتا...... مگر یہ کیا؟...... میرے دل کی حالت بدلنا شروع ہوگئی...... ہر روزے کے ساتھ نئی قوت...... اور ہر تراویح کے ساتھ نیا سکون...... چند ہی دن میں میری دنیا ہی بدل گئی...... میرے اندر ایسی کیفیت سکون اور اطمینان کی پیدا ہوئی کہ...... جس کا میں نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا...... کیا ایک انسان اتنا پُرسکون بھی ہوسکتا ہے؟...... پندرہ دن گزر گئے...... ایک دن امام صاحب نے مجھے دیکھ لیا...... اُن کو اجنبیت محسوس ہوئی تو مجھے بُلا کر تعارف پوچھا...... میں نے ساری کہانی سُنادی...... امام صاحب بے حد خوش ہوئے اور پوچھا اب کیا ارادہ ہے؟...... میں نے کہا ''اسلام''...... انہوں نے مسلمانوں کو جمع کیا اور ساری تفصیل بتائی تو پوری مسجد تکبیر کے نعروں سے گونجنے لگی...... میں نے کلمہ طیبہ پڑھا...... اور مسلمان ہوگیا...... مسلمانوں نے مجھے کہا...... آپ کو رمضان المبارک نے مسلمان کیا ہے...... اس لئے آپ کا نام ''رمضان'' رکھ دیتے ہیں......

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْم......

رمضان المبارک کی برکت سے ''کلمہ طیبہ'' جیسی عظیم دولت ہاتھ آگئی...... کیا خیال ہے؟...... رمضان المبارک میں ہم بھی اپنے ''دل'' کو کلمہ طیبہ پڑھادیں؟...... ظالم کبھی کہاں بھٹکتا ہے اور کبھی کہاں؟...... اللہ تعالیٰ میرے اور آپ سب کے دل کو کلمہ طیبہ کی حقیقت نصیب فرمائے حضرت مجددّ الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرنے والی اس کلمہ سے زیادہ کوئی چیز نفع بخش نہیں''...... یعنی

ہمارے بُرے اعمال کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا جو غضب آتا ہے اُسے سب سے زیادہ ٹھنڈا کرنے والی چیز یہی کلمہ طیبہ ہے...... لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه

آگے ایک عجیب نکتہ لکھتے ہیں...... دل سے پڑھیں تو حال طاری ہو جائے...... فرماتے ہیں:

''یہ فقیر اس کلمہ طیبہ کو رحمت کے اُن ننانوے خزانوں کی کنجی محسوس کرتا ہے جن کو آخرت کے لئے ذخیرہ کیا گیا ہے''

سبحان اللہ! اللہ تعالیٰ نے ایک رحمت زمین پر اتاری...... اسی رحمت کی بدولت ماں بیٹے سے اور تمام مخلوقات ایک دوسرے سے ہمدردی کرتے ہیں...... جبکہ ننانوے رحمتیں اللہ تعالیٰ نے آخرت کے لئے ذخیرہ فرما دیں...... حضرت رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اُن ننانوے رحمتوں کو حاصل کرنے کی کنجی ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' ہے......

آگے تحریر فرماتے ہیں:

''نیز اس کلمے کے فضائل میں سے بھی کچھ سنو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ

''جس نے (صدق دل سے) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا وہ جنت میں داخل ہو گیا''...... (مشکوٰۃ)

کوتاہ نظر تعجب کرتے ہیں کہ صرف ایک مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے سے کس طرح جنت میں داخلہ میسر ہو جائے گا، لیکن وہ لوگ اس کلمہ طیبہ کی برکات سے واقف نہیں...... اس فقیر کو محسوس ہوا ہے کہ اگر تمام عالم کو بھی صرف ایک مرتبہ کلمہ طیبہ (صدق دل سے) پڑھ لینے پر بخش دیں اور جنت میں بھیج دیں تو بھی گنجائش ہے...... اور یہ بھی نظر آتا ہے کہ اس مقدس کلمہ کی برکات کو اگر تمام عالم پر تقسیم کر دیں...... تو ہمیشہ کیلئے سب کو کافی ہوں گی...... اور سب کو سیراب کر دیں گی'' (مکتوبات تسہیل)

بھائیو! اور بہنو! ہم سب رمضان المبارک میں کلمہ طیبہ حاصل کر لیں...... زیادہ سے زیادہ اس کلمہ کا ذکر کریں...... اسے اپنے دل میں بٹھائیں...... اور زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کو اس کی طرف متوجہ کریں...... اور اس کلمہ طیبہ کی عزت و عظمت کے لئے جہاد فی سبیل اللہ میں زیادہ محنت کریں......

رمضان......قرآن اور سخاوت کا مہینہ

حضرت مفتی ولی حسن صاحب نور اللہ مرقدہٗ تحریر فرماتے ہیں:

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے......اور رمضان میں سب سے زیادہ سخی ہو جاتے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جبرئیل علیہ السلام ملتے تھے......وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رمضان کی ہر رات آتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کا دور کرتے تھے......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باد بہاری سے زیادہ خلق اللہ کی نفع رسانی میں سخی تھے"......(یعنی ہوا سے بھی زیادہ سخاوت فرماتے)۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ عسقلانی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

قرآن کریم کا دور آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں غناء نفسی زیادہ کر دیا کرتا تھا......(یعنی دل کا غناء اور سخاوت)......اور غناء نفسی ہی جود و سخا کا سبب ہوتا ہے......علاوہ ازیں! رمضان کا مبارک مہینہ اللہ تعالیٰ کی خیر رسانی کا زمانہ ہے......(یعنی اس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو زیادہ خیریں عطاء فرماتے ہیں) کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اپنے بندوں پر اس مہینہ میں بہت زیادہ ہوتی ہیں، اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی اس سنت (یعنی طریقے) کا اتباع کرتے تھے، غرض یہ سب چیزیں آپ کو سخی سے سخی تر بنا دیتی تھیں......

اس حدیث سے بہت سے فوائد حاصل ہوئے جن میں چند درج ہیں:

(۱) مسلمانوں کو ہر زمانہ میں سخاوت اختیار کرنی چاہئے۔

(۲) رمضان میں سب سے زیادہ سخی ہونا چاہئے۔

(۳) اہل صلاح اور تقویٰ سے ملاقات کا فائدہ بھی حاصل کرنا چاہئے تاکہ ان کی ملاقات سے اچھے اخلاق میں اضافہ ہو۔

(۴) رمضان میں قرآن کریم کی سب سے زیادہ تلاوت کرنی چاہئے۔

۵ قرآن کریم سب سے افضل ذکر ہے کیونکہ اگر اس سے افضل کوئی ذکر ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اختیار فرماتے۔ (رمضان اور قرآن، تسہیل)

مانگ لو!...... مانگ لو!

رمضان المبارک میں دن رات عجیب مناظر ہوتے ہیں...... وہ لوگ جو فرض نمازوں میں سستی کرتے تھے...... رمضان میں ماشاء اللہ تہجد بھی نہیں چھوڑتے...... ویسے رمضان المبارک میں تہجد سے محروم ہونا عجیب سا نہیں لگتا؟...... سحری کھانے کے لئے تو اٹھنا ہی ہوتا ہے...... تہجد تو عاشقوں کی نماز ہے...... اور تہجد میں دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں...... رمضان المبارک میں ہر عبادت میں الگ سرور، الگ مزہ...... اور اجر کے خزانے...... پہلے بھی ''سبحان اللہ'' پڑھتے تھے...... مگر اب پڑھتے ہیں تو اس میں ستر گنا زیادہ وزن اور نور آ جاتا ہے...... ایک سو روپے صدقہ کئے تو سیدھے سات ہزار بن گئے...... اور پھر جہاد کے اجر کو شامل کریں تو معاملہ کروڑوں سے نیچے رکتا ہی نہیں...... ویسے یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس سے بھی زیادہ وسیع ہے...... صرف زمین کے نظام شمسی میں ایسے بڑے بلیک ہول موجود ہیں کہ...... اگر امریکہ، روس سمیت ساری زمین کو اس میں ڈال دیں تو یوں غائب ہو جائے جیسے بڑے مین ہول میں ایک چھوٹی سی گیند...... یہ تو ایک زمین ہے...... جبکہ قرآن پاک میں سات زمینوں کا تذکرہ ہے...... اور سات آسمان...... جن کے قریب بھی ابھی تک کوئی سائنسدان نہیں پہنچ پایا...... اتنا عظیم ربّ جس نے یہ کائنات پیدا فرمائی...... روزے دار مسلمان سے محبت فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ...... روزے کا بدلہ میں خود دوں گا...... بس مجھے اور آپ کو کوشش کرنی چاہئے کہ...... رمضان المبارک میں کوئی گھڑی ضائع نہ کریں...... اگر کوئی بیمار ہو جائے تو...... وہ بھی لیٹا لیٹا دعائیں کرتا رہے اور آنسو بہاتا رہے...... ارے بھائیو! اور بہنو!...... رمضان المبارک کی دعاؤں پر تو عرش کے فرشتے آمین کہتے ہیں...... خوب دعائیں اور خوب آہ و زاری...... اور دعاؤں میں یہ بھی کہہ دیں کہ...... یا اللہ! ہم آپ کے اور آپ کے دین کے وفادار ہیں...... اور ہم اسلام اور

قرآن پاک کے ہر حکم کو مانتے ہیں...... اور یا اللہ! ہم آپ کے فرض کردہ حکم جہاد کے منکر بھی نہیں ہیں...... ارے بھائیو! آپ نے کسی ناجائز عاشق کو فون پر بات کرتے دیکھا ہے؟...... گھنٹوں، گھنٹوں کھوئے رہتے ہیں...... اور پتہ نہیں کیا کیا بکتے رہتے ہیں...... ارے بھائیو! اور بہنو! ایمان والے تو اللہ تعالیٰ سے بہت والہانہ محبت کرتے ہیں...... پھر دعاؤں میں کھو کیوں نہیں جاتے؟...... مانگتے جاؤ، مانگتے جاؤ...... محتاج اور ضرورت مند بھکاری سے بھی زیادہ عاجزی اور آہ وزاری سے...... مانگتے جاؤ، مانگتے جاؤ...... ہر گناہ کی معافی مانگ لو......

رمضان...... جہاد کا مہینہ

امت کے کامیاب لوگ رمضان المبارک میں...... جہاد کا رخ کرتے تھے...... اسلام کا سب سے نمایاں، سب سے کامیاب، سب سے بڑا غزوہ...... غزوۂ بدر اسی مہینے میں ہوا...... بعض اہل دل کا قول ہے کہ لیلۃ القدر بھی سترہ رمضان المبارک کی رات ہے...... کیونکہ اسی رات اور اسی دن کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کے سب سے بڑے اور افضل معرکے کے لئے منتخب فرمایا...... لیلۃ القدر کے بارے میں زیادہ مضبوط اقوال تو...... آخری عشرے کے ہیں...... مگر سترہ رمضان کا بھی ایک قول ہے...... پھر غزوہ بدر سے جس جہادی تحریک کا آغاز ہوا تھا اس کا عروج...... فتح مکہ کی صورت میں رمضان المبارک ہی میں ہوا...... حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آتا ہے کہ...... رمضان المبارک کے معرکوں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے...... اُن کا وہ مشہور واقعہ جو آپ نے بارہا پڑھا اور سنا ہوگا کہ...... اپنا چہرہ چھپا کر ایک بڑے جنگجو مبارز کافر کو قتل فرمایا...... اُس واقعہ کے بارے میں بھی کہا جاتا ہے کہ رمضان المبارک میں پیش آیا...... جہاد فی سبیل اللہ بلاشبہ افضل ترین عمل اور عبادت ہے...... اور کوئی عمل جہاد فی سبیل اللہ کے برابر نہیں ہے...... اسی طرح رمضان المبارک افضل ترین زمانہ ہے...... اور کوئی زمانہ اور مہینہ رمضان المبارک کے برابر نہیں...... جب افضل ترین وقت میں افضل ترین عمل کیا جائے تو اس کے اجر و ثواب اور مقام کا اندازہ لگانا کسی انسان کے بس میں نہیں ہے...... اور اس عمل کے جو اثرات ظاہر ہوتے ہیں وہ بھی بہت گہرے اور نمایاں ہوتے ہیں......

رمضان......قرآن کا مہینہ

رمضان المبارک کا ایک بڑا عمل......تلاوت قرآن پاک ہے......حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آتا ہے کہ......رمضان المبارک شروع ہوتے ہی کتاب بند کر دیتے اور فرماتے......هٰذَا شَهْرُ الْقُرآن......کہ یہ قرآن مجید کا مہینہ ہے......امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں آتا ہے کہ......رمضان المبارک آتے ہی افتا اور تدریس بند کر دیتے اور فرماتے......هٰذَا شَهْرُ الْقُرآن حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ رمضان المبارک میں......ساٹھ بار قرآن مجید کا ختم کرتے......یعنی ہر دن رات میں دو ختم......تلاوت اور ذکر کی ایک عجیب شان ہے کہ اسے جو انسان جتنا بڑھاتا جائے اسی قدر اس کے وقت میں وسعت اور برکت ہوتی چلی جاتی ہے......اور اسے جس قدر گھٹایا جائے تو وقت بھی اتنا کم اور بے برکت ہو جاتا ہے......چنانچہ کئی لوگ سارے دن رات میں چند تسبیحات بھی بہت مشکل سے کرتے ہیں......اسلاف میں سے ایک بزرگ کے بارے میں آتا ہے کہ جب اُن کی موت کا وقت آیا......تو ان کے بیٹے ان کے پاس بیٹھے رو رہے تھے......فرمایا: رونے کی ضرورت نہیں......میں اس مسجد میں ہر رمضان......مسجد کے ہر ستون کے پاس دس قرآن پاک ختم کرتا رہا ہوں......مسجد کے کل چار ستون تھے......یعنی ہر رمضان المبارک میں چالیس ختم......سبحان اللہ

انفاق فی سبیل اللہ کا مہینہ

رمضان المبارک کا ایک بڑا عمل انفاق فی سبیل اللہ یعنی اللہ کی راہ میں خوب مال خرچ کرنا بھی ہے......سب سے افضل تو قرآن پاک کی رو سے جہاد فی سبیل اللہ میں مال لگانا ہے......اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں......احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں بے حد سخاوت فرماتے تھے......یہاں تک کہ ایک بار ایک صاحب نے آپ سے وہ چادر مانگ لی جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوڑھی ہوئی تھی......اس زمانے میں چادر سے قمیص کا کام بھی لیا جاتا

تھا...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً اتار کر مسکراتے ہوئے اُن کو دے دی...... حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اُن صاحب پر غصہ کیا...... وہ کہنے لگے: اللہ کی قسم! یہ چادر میں نے اپنے کفن کے لئے مانگی ہے...... اور میں اس سے بہتر کوئی اور کفن نہیں پاتا کہ اس میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو آتی ہے...... رمضان المبارک میں غریبوں، مسکینوں کا خاص خیال رکھیں...... اپنے دستر خوان کو کھلا رکھیں...... اور دین کے ہر کام پر مال لگائیں...... یہی مال آپ کا اپنا ہوگا......

رمضان المبارک میں عذاب قبر اُٹھالیا جاتا ہے

فتاویٰ شامی میں لکھا ہے...... اور حضرت مفتی رشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے احسن الفتاویٰ کی چوتھی جلد میں لکھا ہے کہ...... جو مسلمان رمضان المبارک میں انتقال کر جائے اسے قیامت تک عذاب قبر نہیں ہوتا...... اللہ اکبر...... اندازہ لگائیں کہ اللہ تعالیٰ کا فضل، کرم، سخاوت اور رحمت رمضان میں کیسے موسلا دھار برستی ہے...... اندازہ لگائیں رمضان میں شہید ہونے والوں کا کیا مقام ہوگا؟

سترہ رمضان المبارک......اور بدر کا جہاد

اللہ تعالیٰ اصحاب بدر کی برکات اور فیوض مجھے اور آپ سب کو نصیب فرمائیں...... اللہ اکبر...... سن دو ہجری کے سترہ رمضان کو یاد کریں...... جس دن اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق جہاد میں کود پڑنے کے لئے بے قرار تھی...... بادل گرج گرج کر آہ وزاری کرتے تھے...... ربا! ہمیں میدان جہاد میں برسا دیجئے...... ان کو اجازت مل گئی...... مٹی رو رو کر فریاد کرتی تھی کہ مجھے جہاد میں خدمت کا موقع نصیب ہو...... اسے دے دیا گیا...... آسمان جھوم جھوم کر دعا مانگتا تھا کہ میرا حصہ؟...... اسے بھی شرکت کا موقع دے دیا گیا...... جنت بن سنور کر آگئی ربا! میں آپ کی پیاری مخلوق، میرا حصہ؟...... حوریں...... بڑے مقام والی حوریں پہلے آسمان پر آبیٹھیں...... ربا! ہمارے دولہے؟...... تیرہ دولہوں کا فیصلہ ہوگیا...... جہنم غیظ وغضب کے شعلے پھنکارتی ربا! میرا حصہ...... ستر کا فیصلہ فرما دیا گیا...... ساری مخلوق لپک لپک کر جہاد میں کودنے کو بے

قرار...... کیوں؟...... ارے! مخلوق کے سردار جو میدان میں تھے...... ساری رات فریادیں کرتے جنہوں نے کاٹی...... کتنے آنسو ہاں! سنو میرے آقا ﷺ کے پاکیزہ آنسو بدر کی خاک میں جذب ہوئے...... ملائکہ میں دھوم اٹھی اوران کے سردار سیدنا جبرائیل امین کو بھی جہاد کی اجازت ملی...... فرشتوں کو لڑنے کا طریقہ رب العالمین نے سکھایا...... آج غم دھلنے کا دن تھا...... وہ غم جو مکہ کے ضدی مشرکوں نے ایمان والوں کے دلوں پر چھوڑے تھے...... آج امیہ کا نہیں سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ کا دن تھا...... آج کا دن قیامت تک کے معرکوں کے لئے مثال بھتا...... آغاز تھا...... افتتاح تھا...... خشکی اور سمندر کی جنگوں کا...... آج کا دن صداقت کو آنکھوں سے دیکھنے کا دن تھا...... معلوم نہیں کوئی مسلمان اپنی زبان سے یہ جملہ کیسے بول سکتا ہے کہ...... بدر ہمارے لئے مثال نہیں...... توبہ، توبہ، توبہ...... بدر تو ایسی مثال ہے جو دلوں میں بستی ہے تو دل ایمان کی بلندیوں پر پرواز کرنے لگتے ہیں...... ذرا قرآن پاک کو دیکھو! کیسے کھول کھول کر بدر سناتا ہے...... ارے! صرف سناتا نہیں بدر دکھاتا ہے...... شکریہ اصحاب بدر کا کہ مسلمانوں کو جینا سکھا گئے...... رب کعبہ کی قسم!...... جنہیں بدر کی سمجھ نہیں نہ وہ جینا جانتے ہیں نہ مرنا...... بدر کے آئینے میں قرآن اور قرآن کے آئینے میں بدر کو دیکھو...... ارے! جن کے نام کا کلمہ پڑھتے ہو وہ بدر کے سپہ سالار ہیں...... اور زمانے کے سب سے بڑے فاتح...... عجیب ہے وہ قوم جو اپنے نبی اور آقا کو جہاد میں لڑتا دیکھتی ہے اور پھر جہاد کا معنی بدلتی ہے...... آؤ! اپنی روح کو میدان بدر میں لے جائیں...... کیا معلوم ہماری روح بھی پاک ہو جائے...... بزدلی، کفر، نفاق اور حب دنیا سے اس کی جان چھوٹ جائے...... آؤ! بدر کی خوشبو سونگھیں...... آؤ! بدر سے روشنی لیں...... آؤ! بدر سے طاقت اور قوت حاصل کریں...... اور بدر کی اس خاک کو چوم آئیں جسے چومنے کو آسمان بے تاب تھا......

غزوۂ بدر، تیرا شکریہ!......

اللہ تعالیٰ نے ”غزوۂ بدر“ میں روشنی رکھی ہے...... دنیا میں کوئی بڑی طاقت نہیں...... بڑی

طاقت اس وقت تک بڑی رہتی ہے جب تک اسے بڑا مان کر اس سے ڈرا جائے۔ اگر کوئی ہمت کرے...... اور کمزور ہونے کے باوجود بڑی طاقت سے ٹکرا جائے تو بڑی طاقت کی بڑائی ٹوٹ جاتی ہے...... قرآن دیکھئے!...... جالوت کی بڑی طاقت سے چند طالوتی مجاہدین ٹکرا گئے...... جالوت ختم ہوگیا...... مشرکین کی خونخوار طاقت سے تین سو تیرہ بدری مجاہدین ٹکرا گئے...... مشرکین ٹوٹ گئے...... صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ''بدر'' سے روشنی لی...... روم، فارس، بربر، ترک سب کی کفریہ طاقت توڑ دی...... دراصل مسلمانوں کو رات دن یہی سبق پڑھایا جاتا ہے کہ...... اللہ اکبر کہو...... اللہ اکبر سمجھو...... اللہ اکبر دل میں بٹھاؤ...... اللہ سب سے بڑا ہے...... اور کسی کی بڑائی دل میں نہ آنے دو...... کسی کو ناقابل تسخیر نہ سمجھو...... جو خود کو بڑا طاغوت قرار دے اس سے ٹکرا جاؤ...... تب پتا چلے گا کہ وہ تو ''بڑا'' نہیں تھا...... جب تک نہیں ٹکراؤ گے اس وقت تک ہر کوئی خود کو بڑا کہتا رہے گا...... خود کو بڑا بناتا رہے گا اور تمہیں ذلیل کرتا رہے گا...... غزوۂ بدر تیرا شکریہ...... تو ''اللہ اکبر'' کو دل میں اتارتا ہے...... تو ہمیں ناپاک اور حقیر کافروں کی غلامی میں گرنے سے بچاتا ہے...... کروڑوں درود و سلام غزوۂ بدر کے ''سپہ سالار'' پر...... اور لاکھوں سلام غزوۂ بدر کے شہداء اور مجاہدین پر!......

سترہ رمضان المبارک کا یادگار معرکہ

سترہ رمضان المبارک جمعہ کے دن اسلام کا عظیم الشان معرکہ ''غزوۂ بدر'' پیش آیا اور اس نے دنیا کے رنگ کو ہی بدل ڈالا...... ہاں بے شک! دنیا کا رنگ تبھی بدلتا ہے جب مسلمان کا رخ سیدھا اللہ تعالیٰ کی طرف ہو جاتا ہے...... اور وہ اللہ تعالیٰ کے لئے مر مٹنے کو ہی زندگی سمجھتا ہے...... اور وہ اسلام کے لئے اپنا سب کچھ لٹا دینا اپنی کامیابی سمجھتا ہے...... غزوۂ بدر یہی تو تھا...... مکہ مکرمہ اور پورے عرب پر مشرکین کا ایسا سکہ جما ہوا تھا جس طرح آج کل دنیا پر امریکہ، ورلڈ بینک اور یورپ کا دجالی سکہ جما ہوا ہے......

بدر مرحبا! رمضان سے رمضان تک...... ۲ ہجری سے زمانہ حال تک...... چودہ شہداء سے کروڑوں شہداء تک...... ایک فتح سے لاکھوں فتوحات تک...... ایک کنویں سے بحر ظلمات تک...... غزوۂ بدر جاری ہے...... قافلۂ بدر رواں دواں ہے...... بھرتی کا دروازہ کھلا ہے...... پرچم کا سایہ حاضر ہے...... خون اسی طرح مہکتا ہے...... مجاہد اسی طرح گرجتا ہے...... جنت سے حوریں جھانکتی ہیں...... فرشتے اسی طرح اترتے ہیں...... ابوجہل اسی طرح کراہتے ہیں...... عتبہ شیبہ اسی طرح زمین چاٹتے ہیں...... عمرو کو اسی طرح جنت بلاتی ہے...... معاذ اور معوذ اسی طرح جھپٹتے ہیں...... بدر کا قافلہ جاری ہے...... دیر نہ کرو، اس میں شامل ہو جاؤ...... جہاد والا قافلہ...... قربانی والا قافلہ...... قتال والا قافلہ...... بے سروسامانی میں طاقتور دشمن سے ٹکرانے والا قافلہ...... بس یہی ہے کامیابی والا قافلہ...... بدر آج بھی مسکراتا ہے...... بدر آج بھی بلاتا ہے...... ارے! بدر کو کون مٹا سکے کہ بدر تو قرآن کی آواز میں بولتا ہے...... بدر کی ترتیب برحق ترتیب ہے...... بدر والا نصاب سچا نصاب ہے...... بدر والا کام حق کام ہے...... اے مسلمانو! ایسی کسی ترتیب کے دھوکہ میں نہ آؤ...... جس ترتیب میں بدر نہ ہو...... بدر والا کام نہ ہو......

سترہ رمضان...... یوم البدر

غزوۂ بدر، سبحان اللہ! کتنا میٹھا نام ''غزوہ بدر''...... حوصلے بڑھانے والا ''غزوہ بدر''...... ایمان کو ثریا سے بلند لے جانے والا ''غزوہ بدر''...... اندھیرے سمندر میں منزل کا راستہ دکھانے والا روشن مینار ''غزوہ بدر''...... مایوسیوں کے ریگستان میں اُمید کا میٹھا چشمہ ''غزوہ بدر''...... کمزوروں کے بدن میں طاقت کی بجلی دوڑانے والا ''غزوہ بدر''...... ذلت اور غلامی سے نکلنے کی راہ بتانے والا ''غزوہ بدر''...... تیرہ سال کی مکی دعوت کا اسلوب سمجھانے والا ''غزوہ بدر''...... کفار کی معاشی اور عسکری طاقت کا جواب بتانے والا ''غزوہ بدر''...... دنیا سے جہالت کے خاتمے کا نصاب ''غزوہ بدر''...... دنیا کو ابوجہلوں سے پاک کرنے کا طریقہ ''غزوہ بدر''...... آسمان اور زمین کو جوڑنے کا راستہ ''غزوہ بدر''...... ملأ اعلیٰ کو زمین پر اتار لانے کا ڈھنگ ''غزوہ بدر''......

اہل ایمان کی معاشی آسودگی کا راز ''غزوہ بدر'' ...... مظلوموں کے لئے ظلم سے نجات کا پیغام ''غزوہ بدر'' ...... قیامت تک کے مسلمانوں کے لئے عزت و روشنی کی مثال ''غزوہ بدر'' ...... ہر دور کے مسلمانوں کے لئے بہترین نمونہ ''غزوہ بدر'' ...... سلام اے غزوۂ بدر! ...... سلام اے غازیان بدر! ...... سلام اے شہداء بدر! ...... سلام اے سرزمین بدر! ...... وہ جو جہاد نہ کرنے کی قسم کھا چکے ...... وہ مسلمانوں سے غزوہ بدر نہ چھینیں ...... اللہ کے لئے، اللہ کے لئے ......

اسلامی فتوحات کا سنگ بنیاد ...... ''غزوۂ بدر''

وہ رمضان المبارک ہی تھا جب ''یوم الفرقان'' برپا ہوا ...... اسلامی فتوحات کا سنگ بنیاد ''غزوۂ بدر'' ......

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ کئی عارفین کے نزدیک ''لیلۃ القدر'' سترہ رمضان المبارک کی رات ہے ...... کیونکہ اسی رات کے بعد والے دن ''غزوہ بدر'' پیش آیا تھا ...... اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پوری رات دعاؤں اور التجاؤں ...... اور زاریوں میں گزاری تھی ...... ''لیلۃ القدر'' کے بارے میں یہ ایک قول ہے ...... باقی جمہور کی رائے آخری عشرے کی طاق راتوں کے بارے میں ہے ...... ہاں! وہ بھی رمضان المبارک تھا جب مکہ مکرمہ فتح ہوا تھا ...... جہاد کی برکت سے حج اور عمرے کا دروازہ مسلمانوں کے لئے قیامت تک کھل گیا ......

آخری عشرہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں:

''جب (رمضان المبارک) کا آخری عشرہ آتا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو (عبادت سے) زندہ رکھتے (یعنی رات بھر عبادت فرماتے) اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے اور خوب محنت فرماتے اور تہبند مضبوط باندھ لیتے''۔

(رواہ مسلم فی کتاب الصیام، باب الاجتهاد فی العشر الاواخر من شهر رمضان۔ رقم الحدیث: ۱۱۷۴ (۷)۔ ط، دار الکتب العلمیة، بیروت)

آخری عشرے کی حفاظت

رمضان المبارک کا آخری عشرہ بہت قیمتی ہوتا ہے...... عید کے لئے نیا جوڑا بالکل ضروری نہیں ہے...... اور نئے جوتے کے بغیر بھی عید کی خوشیاں پوری طرح سے مل جاتی ہیں...... رمضان المبارک کا آخری عشرہ بازاروں میں ضائع کرنا افسوسناک ہے...... اس عشرے کا تو ایک ایک لمحہ کروڑوں اربوں روپے سے زیادہ قیمتی ہوتا ہے...... اگر اللہ تعالیٰ پردے ہٹادیں...... اور لوگ آخری عشرے کی عبادت کا اجر اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں تو...... دکانیں اور مارکیٹیں چھوڑ کر بھاگ آئیں...... اللہ تعالیٰ کے پاک اور سچے نبی حضرت محمد ﷺ نے ہمیں جو کچھ بتادیا ہے...... وہ...... آنکھوں دیکھے سے زیادہ یقینی ہے...... اس لیے جس طرح بھی بن پڑے...... آخری عشرے کو ضائع ہونے سے بچایا جائے...... اور اس عشرے کے دن اور رات قیمتی بنائے جائیں...... افسوس کہ عید کی خریداری کے نام پر...... اپنی اصل خوشیوں کو برباد کرنے کا رواج...... مسلمانوں میں عام ہو چکا ہے......

رمضان کا آخری حصہ زیادہ قیمتی

اللہ تعالیٰ کے وہ بندے خوش نصیب ہوتے ہیں...... جن کی زندگی کا آخری حصہ...... دین اور ایمان کے لحاظ سے...... زیادہ بہتر ہوتا ہے...... یہ وہ لوگ ہیں جو ہمیشہ ترقی کرتے ہیں...... ترقی کا معنیٰ اوپر چڑھنا...... اور اوپر جنت ہے...... اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان بندوں میں شامل فرمائے...... اور زندگی کا ہر اگلا دن...... پچھلے دن سے بہتر بنائے...... رمضان المبارک کا آخری حصہ زیادہ قیمتی ہوتا ہے...... جو مسلمان یہ آخری حصہ پچھلے حصہ سے بہتر گزارتے ہیں...... وہ بڑی بشارت پاتے ہیں...... اور انکی زندگی کا نظام بھی ترقی پر آجاتا ہے...... اس لئے آخری عشرے میں محنت، محنت، خوب محنت...... ترقی، ترقی اور خوب ترقی...... اب اخلاص زیادہ...... خوف زیادہ...... امید زیادہ...... رونا دھونا زیادہ...... تلاوت زیادہ...... نوافل زیادہ...... استغفار اور

صدقہ خوب زیادہ...... بس ترقی ہی ترقی...... اگر کسی عذر کی وجہ سے ترقی نہیں کر سکتے...... تو کم از کم تنزل نہ ہو...... یعنی جو اعمال کر رہے تھے ان میں کمی نہ ہو...... عید پیسے کمانے کا نہیں...... مغفرت کمانے کا موقع ہے...... عید نئے کپڑے اور نئے جوتے کا نہیں...... مغفرت کی خوشی کا تہوار ہے...... اللہ کے لئے...... اللہ کے لئے...... رمضان کا آخری عشرہ ضائع نہ کیا کریں...... بلکہ اس کو قیمتی بنا کر حسن خاتمہ کا انعام پانے کی فکر اور کوشش کیا کریں۔

آخری عشرہ کی ایک خاص دعاء

آخری عشرے میں عبادت، تلاوت، نوافل، دعاء اور رونا دھونا بڑھا دینا چاہئے...... خاص طور پر روزانہ ہر رات اور دن میں یہ دعا کم سے کم سو بار توجہ سے مانگی جائے......

"اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ"

"اے اللہ! آپ معاف فرمانے والے ہیں، معاف کرنے کو پسند فرماتے ہیں، مجھے معاف فرما دیجئے۔"

عشرۂ اخیرہ کی راتوں کا آسان نصاب

امت مسلمہ کو لیلۃ القدر کی تلاش ہے...... ایک ایسی رات جو دلوں کی حالت پلٹ دے...... اور ہمارے اندر ایمان کا بیج بو دے...... رمضان المبارک کا آخری عشرہ بہت قیمتی ہوتا ہے...... کیونکہ اسی کی راتوں میں سے ایک رات "لیلۃ القدر" ہوتی ہے...... لیلۃ القدر کی چند گھنٹے کی عبادت تراسی سال چار ماہ کی مسلسل اور مقبول عبادت سے افضل ہے، یعنی ایک رات صدیوں کا سفر طے کرا دیتی ہے...... آخری عشرہ کی راتوں میں جو لوگ تلاوت میں لگے رہتے ہیں ان کے لئے کوئی اور معمول نہیں ہے...... وہ ان راتوں میں تلاوت ہی کریں...... مگر کچھ رکعتیں بڑھا دیں...... ان میں قرأت لمبی کریں...... دل پاک رکھیں...... انشاء اللہ یہ کافی ہے، لیکن جو زیادہ تلاوت نہیں کرتے ان کے لئے آخری عشرے کی راتوں کا آسان نصاب عرض ہے...... فرض نماز

تکبیر اولی سے مغرب، عشاء، فجر میں خاص اہتمام...... تراویح بیس رکعات اور تہجد آٹھ رکعات...... تیسرا کلمہ تین سو بار...... بھائیو! تیسرے کلمہ کی قدر کرو...... اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ... یہ دعا بھی تین سو بار...... درود شریف تین سو بار...... اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ... تین سو بار اور ایک سو بار یہ دعا معنی سمجھ کر توجہ سے...... رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ... بس یہ ہے مختصر سا نصاب...... مزید جو جتنی محنت کر سکتا ہو کرے...... چند راتیں گپ شپ اور فضولیات میں نہ پڑیں تو کیا نقصان؟ بلکہ فائدہ ہی فائدہ......

آخری عشرے کے تقاضے

بعض روایات میں آیا ہے کہ رمضان المبارک کی آخری رات اللہ تعالی کی طرف سے بخشش کا خاص اعلان ہوتا ہے...... اسی طرح بخاری و مسلم کی روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں...... رمضان المبارک کے آخری عشرے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنی لنگی کو مضبوط باندھ لیتے تھے، اور راتوں کو جاگتے تھے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے تھے...... معلوم ہوا کہ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں مسلمانوں کو زیادہ محنت اور عبادت کرنی چاہئے...... مگر آجکل ہم لوگ رمضان المبارک کے آخری عشرے میں ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں:

(۱)...... کچھ لوگ عید کمانے کے لیے بازاروں میں مستقل جا بیٹھتے ہیں۔

(۲)...... کچھ لوگ عید کی خریداری کے دھوکے میں اپنا وقت برباد کرتے ہیں۔

(۳)...... کچھ لوگ اپنے گاؤں اور شہروں کی طرف لمبے لمبے سفر شروع کر دیتے ہیں۔ سفر کی وجہ سے عبادت بھی چھوٹ جاتی ہے...... اور بسوں والے دل کو کالا کرنے کے لیے گانے بھی خوب سناتے ہیں۔

(۴)...... کئی لوگ تراویح میں قرآن پاک ختم کر کے...... آخری راتیں تراویح بھی ادا نہیں کرتے اور تھکاوٹ اتارنے میں لگ جاتے ہیں......

اے مسلمان بھائیو! اور بہنو...... کیا یہ سب کچھ نفس اور شیطان کا دھوکا نہیں ہے؟...... محنت اور مزدوری کا اصل معاوضہ تو رمضان المبارک کے آخر میں اور عید کے دن ملتا ہے...... اور ہم جوتوں، کپڑوں اور ملاقاتوں کے شوق میں اس سے محروم رہ جاتے ہیں...... اور حد تو یہ ہے کہ عید کے دن کئی لوگ تلاوت کا ناغہ کرتے ہیں...... نماز باجماعت ادا نہیں کرتے...... اور دل بھر کر گناہ کرتے ہیں...... ملاحظہ فرمائیے یہ روایت:

"پھر جب عید الفطر کی رات ہوتی ہے تو اس رات کا نام (آسمانوں پر) لیلۃ الجائزہ (انعام کی رات) سے لیا جاتا ہے اور جب عید کی صبح ہوتی ہے تو حق تعالیٰ شانہٗ فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیجتے ہیں، وہ زمین پر اتر کر تمام گلیوں، راستوں کے سروں پر کھڑے ہوجاتے ہیں اور ایسی آواز سے جس کو جنات اور انسان کے سوا ہر مخلوق سنتی ہے پکارتے ہیں کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت! اس کریم رب کی (درگاہ) کی طرف چلو جو بہت زیادہ عطاء فرمانے والا ہے، اور بڑے سے بڑے قصور کو معاف فرمانے والا ہے، پھر جب لوگ عیدگاہ کی طرف نکلتے ہیں تو حق تعالیٰ شانہٗ فرشتوں سے دریافت فرماتے ہیں: کیا بدلہ ہے اس مزدور کا جو اپنا کام پورا کرچکا ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ ہمارے معبود اور ہمارے مالک اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی مزدوری پوری پوری دے دی جائے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں میں نے ان کو رمضان کے روزوں اور تراویح کے بدلہ میں اپنی رضا اور مغفرت عطاء کردی ہے اور بندوں سے خطاب فرما کر ارشاد ہوتا ہے کہ اے میرے بندو! مجھ سے مانگو، میری عزت کی قسم!، میرے جلال کی قسم! آج کے دن اپنے اس اجتماع میں مجھ سے اپنی آخرت کے بارے میں جو سوال کرو گے عطاء کروں گا اور دنیا کے بارے میں جو سوال کرو گے اس میں تمہاری مصلحت پر نظر کروں گا، میری عزت کی قسم! کہ جب تک تم میرا خیال رکھو گے میں تمہاری لغزشوں پر ستاری کرتا رہوں گا (اور ان کو چھپاتا رہوں گا) میری عزت کی قسم! اور میرے جلال کی قسم! میں تمہیں مجرموں (اور کافروں) کے سامنے رسوا اور فضیحت نہ کروں گا، بس اب بخشے بخشائے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ، تم نے مجھے راضی کردیا اور میں تم سے راضی ہوگیا۔ (فضائل رمضان، ص ۶۴)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اعتکاف

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ:

""نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے پاس بلوالیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف کیا کرتی تھیں۔""

(رواہ البخاری فی کتاب الاعتکاف، باب الاعتکاف فی العشر الآواخر، والاعتکاف فی المساجد کلہا۔ رقم الحدیث: ۲۰۲۶۔ط، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

بیس دن اعتکاف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر رمضان میں دس دن اعتکاف فرمایا کرتے تھے، اور جس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا سے پردہ فرمایا اس سال بیس دن اعتکاف فرمایا۔"

(رواہ البخاری فی کتاب الاعتکاف، باب الاعتکاف فی العشر الاوسط من رمضان۔ رقم الحدیث: ۲۰۴۴۔ط، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

دو حج اور دو عمرے......

سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

""جس شخص نے رمضان میں دس دن کا اعتکاف کیا تو اس کو دو حج اور دو عمروں کے برابر ثواب ملے گا۔""

رواہ البیہقی۔

(الترغیب و الترہیب/ کتاب الصوم، الترغیب فی الاعتکاف/ج ۲/ص ۹۶/ ط، وحیدی کتب خانہ بشاور)

اعتکاف کا شوق ہے یا نہیں؟

دین کی عبادات میں سے ایک اہم ترین عبادت ''اعتکاف'' ہے...... کیا ہمارے دل میں ''اعتکاف'' کا شوق ہے؟...... کسی زمانے ایک مسجد میں جانا ہوتا تھا...... امام صاحب نے خوب زور لگایا کہ لوگوں کو اعتکاف کی طرف متوجہ کریں...... آخری عشرہ شروع ہونے سے چند دن پہلے...... انہوں نے ہر نماز کے بعد ''اعتکاف'' کی ترغیب دی...... خصوصاً بڑی عمر کے بزرگ حضرات کو...... مگر کوئی خاص اثر نہ ہوا...... بزرگوں اور جوانوں پر تو بالکل نہیں...... البتہ چند نوجوان اعتکاف میں آ گئے...... ہنستے، کھیلتے، شور مچاتے...... اس لیے ہر مسلمان اپنے دل کا جائزہ لے اور پھر اپنے دل کی اصلاح کرے...... دیکھے کہ دل میں اعتکاف کا شوق ہے یا نہیں؟...... اگر نہیں ہے تو کیوں نہیں؟

اعتکاف...... شیطان اور نفس کے فتنوں کا علاج

رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف ''سنت مؤکدہ'' ہے...... مگر علی الکفایۃ...... یعنی اگر ہر محلے اور علاقے سے چند لوگ یہ سنت ادا کرلیں تو کافی ہو جاتا ہے...... وہ لوگ جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کا عشق ہوتا ہے وہ...... پورا سال رمضان المبارک کے آخری عشرے کا انتظار کرتے ہیں کہ...... کب اپنے عظیم اور محبوب مالک کے لئے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر...... مسجد شریف جا بیٹھیں......

دل ڈھونڈتا ہے پھر وہی فرصت کے رات دن
بیٹھے رہیں تصورِ جاناں کئے ہوئے

اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلان ہو گیا کہ ایک رات یعنی لیلۃ القدر کی عبادت چوراسی سال کی مقبول عبادت سے افضل ہے...... پھر بھی شیطان بہکاتا ہے کہ...... ذرا جوس پی آؤ...... ہوٹل سے کھانا کھا آؤ...... ارے! باقی سارے کام تو پورا سال بھی ہو سکتے ہیں...... مگر رمضان المبارک

اور لیلۃ القدر پورا سال نہیں ہوتے...... شیطان اور نفس کے بچھائے ہوئے فتنوں کا بہترین علاج ''اعتکاف'' ہے...... نہ غیبت، نہ گپ شپ...... نہ بازار، نہ بدنظری...... بس اللہ، اللہ اور لا الہ الا اللہ کی صدائیں اور عبادت ہی عبادت، نور ہی نور...... مزے ہی مزے......

اعتکاف، عشق کی آبرو

رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف بہت اہم اور عاشقانہ عبادت ہے...... حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

''اعتکاف کا بہت زیادہ ثواب ہے اور اس کی فضیلت اس سے زیادہ کیا ہوگی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اس کا اہتمام فرماتے تھے...... معتکف کی مثال اس شخص کی سی ہے کہ کسی کے در پر جا پڑے کہ جب تک میری درخواست قبول نہ ہو میں یہیں پڑا رہوں گا ؎

نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

(فضائل رمضان تسہیل)

صاحب مراقی الفلاح رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اعتکاف اگر اخلاص کے ساتھ ہو تو افضل ترین اعمال میں سے ہے، اس کی خصوصیتیں شمار سے باہر ہیں کہ اس میں دل کو دنیا و مافیھا سے یکسو کر لینا ہے اور نفس کو مولیٰ کے سپرد کر دینا ہے اور آقا کی چوکھٹ پر پڑ جانا ہے ؎

پھر جی میں ہے کہ در پہ کسی کے پڑا رہوں
سر زیر بار منتِ درباں کئے ہوئے

(فضائل رمضان)

مسنون اعتکاف

☆...... ہم نے دنیا سے اکیلے جانا ہے...... قبر میں کوئی ساتھ نہیں جائے گا...... قبر کی تنہائی اور

وحشت کو دور کرنے والی بس چند چیزیں ہیں...... یہ چیزیں اگر ہم نے دنیا میں حاصل کرلیں تو پھر قبر میں ہمارے مزے ہو جائیں گے...... ان چیزوں میں سے ایک ''اعتکاف'' بھی ہے...... سبحان اللہ! مخلوق کے درمیان رہتے ہوئے مخلوق کو چھوڑ کر خالق کے ساتھ جڑ جانا...... یہ وہ عمل ہے جو قبر کی وحشت کو دور کرے گا...... اے بندے! تم نے جلوت میں اللہ تعالیٰ کے لیے...... یہ تنہائی برداشت کی...... اس کے بدلے تمہاری قبر کی تنہائی دور کردی جائے گی......

☆......دنیا میں کچھ اعمال ایسے ہیں، جن میں محبوب کے ساتھ بہت گہرا جوڑ ہے...... بس آدمی اس عمل میں اپنے محبوب کا ہو جاتا ہے اور محبوب اس کا ہو جاتا ہے...... محبوب سے مراد...... محبوبِ حقیقی، اللہ تعالیٰ...... ان اعمال کی لذت ایسی ہوتی ہے کہ جو مرنے کے بعد بھی نہیں بھولتی...... اور مرنے کے بعد نصیب بھی نہیں ہوتی...... ایسے عاشق جب دنیا سے جانے لگتے ہیں تو انہیں اور کوئی چیز چھوڑ جانے کی حسرت نہیں ہوتی...... صرف انہی چند اعمال کی حسرت ہوتی ہے کہ یہ اب نصیب نہ ہوں گے...... ان اعمال میں ایک تو شہادت ہے...... شہادت کی موت...... ایک گرمی کا روزہ ہے...... اور ایک اعتکاف...... اسی لیے حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب دنیا سے رخصت ہونے کا اندازہ ہوا تو آخری سال...... دگنا اعتکاف فرمایا...... یعنی آخری دو عشروں کا اعتکاف...... کیونکہ دنیا سے جانے کا وقت قریب ہے...... پھر دوبارہ اعتکاف تو نہ مل سکے گا...... دنیا کو چھوڑ کر مالک کے پاس آ بیٹھنا...... اپنا گھر چھوڑ کر مالک کے گھر جا پڑنا...... سارے در چھوڑ کر ایک در پر جا گرنا...... ساری مشغولیتیں چھوڑ کر اپنے مالک کے ساتھ مشغول رہنا......

☆...... کونسی عبادت زیادہ افضل ہے اور کونسی کم...... یہ مسئلہ دلائل کا ہے۔ لیکن اگر دلائل کو چھوڑ کر دل سے پوچھیں تو وہ بہت عجیب باتیں بتاتا ہے...... مثلاً وہ کہتا ہے حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی ایک سال بھی اعتکاف نہ چھوڑا...... ہر سال نہایت پابندی سے اعتکاف فرمایا، ایک سال سفر کی وجہ سے...... جو یقیناً جہاد کا سفر ہوگا اعتکاف رہ گیا...... تو اگلے سال دگنا اعتکاف فرمایا...... یعنی گزشتہ سال کی بھی گویا علامتی قضا فرمائی...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مصروف کون ہے؟...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ذمہ داریاں کس پر ہیں؟...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اعمال کی فضیلت اور ترتیب سمجھنے والا کون ہے؟...... یقیناً کوئی نہیں...... پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف اس قدر اہتمام سے فرماتے ہیں تو ثابت ہوا کہ...... یہ بڑا خاص عمل ہے...... بلکہ خاص الخاص عمل ہے...... اور اس کی حکمت اُمت مسلمہ کے اخص الخواص افراد سمجھتے ہیں...... اسی لیے وہ پورا سال انتظار کرتے ہیں کہ...... کب رمضان المبارک کا آخری عشرہ آئے اور وہ اعتکاف کی سعادت حاصل کریں...... آخری بات یہ ہے کہ...... حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی ''اعتکاف'' کے ساتھ اس قدر ''دلچسپی'' ہر سچے مؤمن کے دل میں ''اعتکاف'' کے شوق کو بھڑکا دیتی ہے......

اعتکاف کے فضائل

(۱)...... اگر کتابوں میں دیکھا جائے تو اعتکاف کے فضائل پر...... چند احادیث مبارکہ ہی ملتی ہیں مگر دل والوں کے لیے بس یہی ایک حدیث ہی کافی ہے کہ...... حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف فرماتے تھے...... اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل آپ کے وصال تک جاری رہا...... اور جس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس سال کے رمضان میں آپ نے

بیس دن کا اعتکاف فرمایا......

یہ روایات بخاری و مسلم میں موجود ہیں...... ان کے ہوتے ہوئے پھر کسی اور فضیلت، کسی اور ترغیب یا کسی اور تقریر کی کیا حاجت رہ جاتی ہے؟ حضرت آقا مدنی ﷺ کا بار بار اعتکاف فرمانا اور ہمیشہ اعتکاف فرمانا...... یہ سمجھا جا رہا ہے کہ...... اعتکاف کتنا بڑا عمل ہے...... اور یہ کتنا کام آنے والا عمل ہے...... یہ دیکھتے ہوئے تو ہر مسلمان کے دل میں اعتکاف کا ایسا شوق ہونا چاہیے کہ مساجد میں جگہ نہ ملے...... لیکن بات یہ ہے کہ...... اعتکاف کا تعلق دل سے ہے...... دل والے ہی اس عمل کی شان سمجھتے ہیں......

(۲)...... حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اعتکاف کرنے والا گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس کے لیے نیکی کرنے والوں کے برابر نیکیاں لکھی جاتی ہیں''...... (مشکوۃ عن ابن ماجہ)

یعنی اعتکاف میں بیٹھنے کی وجہ سے جو نیکیاں وہ نہیں کر پاتا وہ بھی اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں......

اور اعتکاف کا سب سے عظیم فائدہ یہ کہ...... وہ اللہ تعالیٰ کے قلعے میں محفوظ ہو کر گناہوں سے بچ جاتا ہے...... ایک اور روایت میں ہے کہ ایک دن کے اعتکاف کی برکت سے اعتکاف کرنے والے اور جہنم کے درمیان تین خندقوں کا فاصلہ ہو جاتا ہے اور یہ فاصلہ آسمان و زمین کی مسافت سے بھی زیادہ ہے......

اعتکاف کی برکت سے قرآن مجید دل میں اترتا ہے

فرائض کے بعد جن عبادتوں کی شان بہت بلند ہے ان میں ''اعتکاف'' سب سے نمایاں ہے...... یہ اللہ تعالیٰ کے ''خاص الخاص'' بندوں کی عبادت ہے...... اعتکاف کی برکت سے قرآن مجید دل میں اترتا ہے...... کیونکہ قرآن مجید کا نزول ''اعتکاف'' کی حالت میں ہوا...... جب حضور

اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ''غارِ حراء'' میں طویل اعتکاف فرماتے تھے۔ اسی ''اعتکاف'' اور ''خلوت'' کے دوران ایک رات...... جو کہ رمضان المبارک کے آخری عشرے کی کوئی رات تھی اور لیلۃ القدر تھی...... قرآن مجید کی پہلی وحی نازل ہوئی......

خواتین اور اعتکاف

اعتکاف کی عبادت...... خواتین کے لیے بھی ہے...... حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ''ازواجِ مطہرات'' نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد ہمیشہ اعتکاف فرمایا...... ہماری عظیم المرتبت اُمہات کو اعتکاف کا یہ خاص ذوق...... حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحبت مبارکہ سے نصیب ہوا...... خواتین عید اور باورچی خانے کی وجہ سے اپنا ''رمضان'' ضائع کرتی ہیں...... اس لیے اُن کے لیے اعتکاف بہت بڑی نعمت...... اور بڑی حفاظت ہے...... لیکن یاد رہے کہ ان کا اعتکاف ان کے گھر ہی میں ہوتا ہے......

اعتکاف اور مسجد کا ادب

اللہ تعالیٰ کے گھر ''مسجد'' میں جا بیٹھنا...... سعادت ہی سعادت...... مگر بڑی جگہ بیٹھنے کے آداب بھی بڑے ہوتے ہیں...... جو با ادب رہے...... سہما سہما رہے...... عشق میں ڈوبا رہے...... آنسوؤں میں بھیگا رہے...... خوف سے لرزیدہ رہے...... امید میں سیدھا رہے...... اصل اعتکاف اس کا ہے...... مسجد گپ شپ کی جگہ نہیں...... شور شرابوں اور قہقہوں کا مقام نہیں...... حضرات صحابہ کرامؓ تو مسجد میں کسی کو آواز دے کر بلاتے تک نہ تھے......

کہاں ہیں میرے قدر دان؟

آخری عشرہ شروع ہوتے ہی...... لیلۃ القدر کی خوشبو آنا شروع ہو جاتی ہے...... اللہ کے مقرب بندے...... اس کی تلاش میں رات دن ایک کر دیتے ہیں...... جبکہ...... خود یہ حسین، البیلی اور دلکش رات یہی آواز لگاتی ہے کہ...... میں لیلۃ القدر ہوں...... قدر و منزلت والی رات...... کسی کو کیا معلوم کہ میری کتنی قدر و قیمت ہے؟...... کہاں ہیں میرے قدر دان کہ......

میں ان کو رب سے ملا دوں...... زمین سے اٹھا کر...... آسمان پر پہنچا دوں...... کہاں ہیں میرے قدردان؟...... کہاں ہیں میرے قدردان؟......

لیلۃ القدر...... کائنات کی حسین ترین رات

''لیلۃ القدر''...... سبحان اللہ کیا چیز ہے ''لیلۃ القدر''؟...... یاقوت بھی ایک پتھر ہے مگر لاکھوں پتھروں سے مہنگا...... ''مشک'' بھی خون کا قطرہ ہے...... مگر خون ہو کر بھی سونے سے زیادہ قیمتی...... ''لیلۃ القدر'' بھی ایک رات ہے...... مگر دوسری راتوں کے مقابلے میں یاقوت اور مشک جیسی...... ایک رات جو تیس ہزار راتوں سے زیادہ بھاری، زیادہ قیمتی اور زیادہ وزنی ہے...... یہ رات چپکے سے ہر سال آتی ہے...... اور اہل اخلاص کے اخروی خزانوں میں بڑا بھاری اضافہ کر جاتی ہے...... لیلۃ القدر ایک چھپی ہوئی، مخفی اور خفیہ نعمت ہے...... دلائل یا مکاشفات کے زور پر اس کے لئے کوئی رات خاص کر لینا اور اس کا اعلان کرنا درست نہیں...... راز جب تک راز رہے وہ قیمتی رہتا ہے، حسین و دلکش رہتا ہے...... کئی لوگوں نے ستائیس رمضان کی رات پکی باندھ لی ہے...... دلائل بھی کافی تگڑے جوڑ لئے ہیں...... مگر حق اور سچ یہ ہے کہ ایسا بالکل نہیں۔ ستائیس کو بھی ''لیلۃ القدر'' ہو سکتی ہے اور کسی اور تاریخ میں بھی...... عشق والوں کا کام ہے کہ ڈھونڈتے رہیں...... طلب والوں کا کام ہے کہ پیچھے پڑے رہیں...... لوگ کتنی فضول چیزوں کی تلاش اور جستجو میں سالہا سال لگے رہتے ہیں...... لیلۃ القدر تو کائنات کی حسین ترین رات ہے...... خیر سے بھرپور، سلامتی سے لبریز، محبت سے معمور، برکت سے مخمور...... اور حسن کے پردوں میں مستور...... ڈھونڈو، ڈھونڈو، ڈھونڈو، پالو، سینے سے لگالو......

کاش! دل کی آنکھیں کھل جائیں

اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کے دل کی آنکھیں...... کھول دیں...... انہوں نے لیلۃ القدر میں بہت کچھ...... دیکھ لیا...... اور سب کچھ پا لیا...... بعض حضرات نے دیکھا کہ سمندر کا پانی میٹھا ہو چکا

ہے...... اللہ اکبر...... جی ہاں! جس رات کی فضیلت میں قرآن پاک کی پوری سورت نازل ہوئی ہو...... اس میں...... سمندر کی سیاہی اور کڑواہٹ دور ہوگئی تو کون سی بڑی بات ہے؟...... کاش! ہمارے دلوں کی سیاہی...... اور ہمارے اخلاق کی کڑواہٹ بھی دور ہوجائے...... بعض حضرات نے دیکھا کہ اس رات کے آتے ہی ہر چیز...... اللہ تعالیٰ کے حضور سجدے میں گرگئی...... اور رات بھر سجدے کے مزے لوٹتی رہی...... کاش! عید کمانے والے تاجروں کو بھی یہ رات یاد رہے...... اللہ والوں نے اس رات میں بہت کچھ دیکھا...... جی ہاں! جن کے دل زندہ ہوتے ہیں...... انکی آنکھوں سے پردے ہٹادیئے جاتے ہیں...... ہم لوگوں کو کچھ نظر نہیں آتا...... کیسے نظر آئے؟...... ہم تو ابھی تک ''خود'' کو نہیں دیکھ سکے۔ ''خود'' کو نہیں پہچان سکے...... جن کے معدے ہر وقت بھرے رہتے ہیں...... وہ سارا دن ''گیس'' سے لڑتے رہتے ہیں...... اور رات کو پھر...... اپنا ''پیٹ'' جہنم کی طرح بھر لیتے ہیں...... اس حال میں آنکھیں کس طرح کھل سکتی ہیں...... رمضان المبارک آتا ہے تاکہ ہم...... بھوک کا مزہ حاصل کریں...... اور کچھ قربانی دیں...... مگر...... ایسا کم ہوتا ہے بلکہ...... رمضان آتے ہی ''کھانے'' کی فکر اور بڑھ جاتی ہے...... پکوڑے، سموسے، پھینیاں اور پتہ نہیں کیا کیا...... عورتوں کا وقت کھانے بنانے اور چننے میں برباد ہوتا ہے...... اور مرد خریدنے اور اٹھانے میں...... رمضان ضائع کردیتے ہیں...... آخری عشرہ...... ایک عظیم الشان رحمت بن کر آتا ہے...... ایسی رحمت کہ...... پکے ''جہنمی'' تک ''جنتی'' بنادیئے جاتے ہیں...... اور ایک رات کی عبادت کا اجر...... تراسی سال چار مہینے کی مقبول عبادت...... اور قربانی سے بڑھا دیا جاتا ہے...... مگر عظیم نفع کمانے کا یہ موسم...... عید کی تیاری...... میں برباد ہوجاتا ہے...... اے معزز مسلمانو!...... عید تو ہے ہی ان لوگوں کی خوشی...... جنہوں نے رمضان المبارک کو کمالیا...... پالیا...... اور حاصل کرلیا...... اس بدنصیب کی کیا عید؟...... جس کا رمضان گناہوں اور دنیاداری میں ضائع ہوگیا...... حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے عید کے دن کچھ لوگوں کو قہقہے لگاتے دیکھا تو فرمایا...... اگر پردہ ہٹادیا جائے تو کوئی بھی قہقہہ نہ لگائے...... رمضان

مقابلے کا میدان تھا کہ...... کون بڑھ چڑھ کر اس میں...... دوسروں سے آگے بڑھتا اور عبادت کرتا ہے...... پھر کچھ لوگ بخشے جاتے ہیں...... اور کچھ محروم رہتے ہیں...... بخشے جانے والوں کو اپنا اجر اور مقام پتہ چل جائے تو شکر میں ڈوب جائیں...... اور محروم رہنے والوں کو اپنی حالت کا پتہ چل جائے تو غم میں غرق ہو جائیں......

شب قدر کا خلاصہ

(۱)...... اس رات کی فضیلت کے بیان میں قرآن پاک کی ایک پوری سورت نازل ہوئی ہے...... اس سورت کا نام "سورۃ القدر" ہے...... یہ آخری پارے میں ہے۔

(۲)...... اللہ تعالیٰ کی آخری اور سب سے اعلیٰ اور افضل کتاب...... اسی رات میں نازل ہوئی جی ہاں!...... قرآن پاک لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر...... اسی رات میں اترا۔

(۳)...... "لیلۃ القدر" ایک ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ (القرآن)

یعنی اس ایک رات کی عبادت کا ثواب...... اجر اور درجہ...... ایک ہزار مہینے تک مسلسل عبادت کرنے سے...... بہت بڑھ کر ہے...... کتنا بڑھ کر ہے؟ یہ اللہ پاک ہی بہتر جانتے ہیں۔

(۴)...... اس رات میں فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ (القرآن)

بے شمار فرشتے...... جوق در جوق آسمان سے اترتے ہیں...... وہ...... بہت شوق سے...... عبادت کرنے والوں کو دیکھتے ہیں...... اور ان سے مصافحے کرتے ہیں...... ان کو اپنی دعاء اور توجہات سے نوازتے ہیں...... ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں...... کیا خوب نورانی صحبت ہوتی ہے......

(۵)...... حضرت جبرئیل علیہ السلام (روح القدس) اس رات میں زمین پر اترتے ہیں۔ (القرآن)

ہم لوگ ہر وقت شیطانی دنیا کے...... سردار ابلیس کی زد میں رہتے ہیں...... مگر...... شب قدر کے سجدے اتنے مبارک اور مقدس...... اور اتنے پیارے ہیں کہ...... روحانی دنیا کے تاجدار...... حضرت جبرئیل علیہ السلام زمین پر تشریف لے آتے ہیں...... اللہ اکبر......

سبحان اللہ...... اگر دل سے سوچیں تو خوشی سے جان نکلتی ہے کہ کون آ رہے ہیں؟...... کاش! وہ ہمیں اچھی حالت میں پائیں...... کہیں ہم غیبت کا حرام گوشت نہ کھا رہے ہوں...... کہیں ہم لایعنی کاموں میں مصروف نہ ہوں...... کہیں ہم سگریٹ، نسوار اور پان کی بدبو میں غرق نہ ہوں...... کہیں ہم ساڑھیاں اور جوتیاں نہ خرید اور بیچ رہے ہوں...... کاش! وہ ہمیں سجدے میں دیکھیں...... سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی...... ایسا سجدہ جو خالص اللہ تعالیٰ کیلئے ہو...... کسی بڑے وزیر یا افسر کے دورے کے وقت...... ماتحتوں کی کیا حالت ہوتی ہے؟...... حضرت سیدنا جبرئیل علیہ السلام جیسے جاہ وجلال والے...... مقرب فرشتے تشریف لا رہے ہیں...... اس امت کے عبادت گزار...... سچے مردوں اور عورتوں کو دعاء دینے کیلئے...... ان کو پیار بھری نظروں سے دیکھنے کیلئے...... ہاں! ان نظروں سے...... جن سے انہوں نے ہمارے آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا...... حضرت جبرئیل علیہ السلام تو انبیاء کرام پر اترتے تھے...... مگر ہائے قربان! رب کی رحمت پر کہ...... ہمیں کیسی رات بخشی کہ عام لوگوں کیلئے بھی...... حضرت سیدنا جبرئیل علیہ السلام سلامتی لیکر اتر آئے...... مجھے الفاظ نہیں ملتے کہ کس طرح خوشی اور عظمت کے اس منظر کو بیان کروں...... اللہ اکبر کبیرا...... ہائے کاش! ہم...... یہ رات پالیں...... ہائے کاش! ہم کسی طرح اس رات کو کمالیں...... کچھ نظر آئے یا نہ آئے...... یہ قرآن پاک کا سچا اعلان ہے...... کہ...... روح القدس حضرت جبرئیل علیہ السلام اور فرشتے اس رات میں اترتے ہیں...... اے مسلمانو!...... خود کو...... اور اپنے گھروں کو ان چیزوں سے پاک کرلو...... جن سے فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے...... یا...... جن کی موجودگی میں رحمت کے فرشتے قریب تشریف نہیں لاتے...... احادیث سے ثابت ہے کہ...... رحمت کے فرشتے اس گھر میں نہیں آتے جس میں کتا ہو...... سوّر (خنزیر) ہو...... جاندار کی تصویر ہو...... یا بدکاری کی وجہ سے ناپاک ہونے والا کوئی فرد ہو...... ایسے ہی کچا پیاز...... اور لہسن نہ کھائیں...... بدبودار کپڑے نہ

پہنیں......اور ظالم ٹی وی کے سامنے نہ بیٹھیں......

۶......اس رات میں فرشتے اور روح القدس......اللہ تعالیٰ کے حکم سے نازل ہوتے ہیں۔(القرآن)
اللہ تعالیٰ کے اس خاص حکم سے خود اندازہ لگالیں کہ......اس رات کی کتنی قدر ہے......
اور کتنی قیمت؟......حضرت شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں......

''یعنی اللہ کے حکم سے روح القدس (حضرت جبرئیل علیہ السلام) بے شمار فرشتوں کے ہجوم میں نیچے اترتے ہیں تاکہ عظیم الشان خیر و برکت سے زمین والوں کو مستفیض کریں اور ممکن ہے ''روح'' سے مراد فرشتوں کے علاوہ کوئی اور مخلوق ہو۔'' (تفسیر عثمانی)

۷......پورے سال کے انتظامی امور کا نظام، فرشتے اسی رات میں زمین پر لاتے ہیں۔(القرآن)
یعنی پورا نظام ہی اسی رات میں نافذ ہوتا ہے......یا جتنی خیریں سارا سال آنی ہوتی ہیں......وہ......اسی رات میں بانٹی جاتی ہیں......

۸......یہ رات سراپا ''سلام'' ہے۔(القرآن)
یعنی تمام رات فرشتوں کی طرف سے ایمان والوں پر ''سلام'' ہوتا رہتا ہے کہ ایک فوج آتی ہے اور دوسری جاتی ہے......یا مطلب یہ ہے کہ......یہ رات سراپا سلامتی ہے، ہر طرح کے شر، فساد وغیرہ سے امن رہتا ہے......حضرت شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں......

''یعنی وہ رات امن وچین اور دلجمعی کی رات ہے، اس میں اللہ والے لوگ عجیب و غریب طمانیت اور لذت و حلاوت اپنی عبادت کے اندر محسوس کرتے ہیں اور یہ اثر ہوتا ہے نزول رحمت و برکت کا جو روح اور ملائکہ کے توسط سے ظہور میں آتا ہے۔بعض روایات میں ہے کہ اس رات جبرئیل علیہ السلام اور فرشتے عابدین وذاکرین پر صلوٰۃ وسلام بھیجتے ہیں......یعنی ان کے حق میں رحمت اور سلامتی کی دعاء کرتے ہیں''...... (تفسیر عثمانی)

۹......یہ ساری رحمت، برکت اور فضیلت صبح تک رہتی ہے۔(القرآن)

یعنی یہ رات اول تا آخر...... غروب آفتاب سے لیکر طلوع فجر تک...... ان فضائل سے آراستہ ہے جن کا ذکر اوپر والی آیات میں ہوا ہے......

۱۰ ...... جو شخص شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب (یعنی عبادت) کی نیت سے کھڑا ہو...... اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں...... (بخاری، مسلم)

اس صحیح حدیث پاک سے...... ''لیلۃ القدر'' کمانے کا طریقہ معلوم ہو گیا کہ...... اس رات قیام کیا جائے...... قیام سے مراد نوافل ہیں...... جبکہ...... باقی عبادات یعنی تلاوت اور ذکر بھی اس میں داخل ہیں...... مگر یہ عبادت ایمان کے ساتھ ہو...... اور اجر و ثواب حاصل کرنے کا دل میں پختہ یقین ہو...... اور رات بھر کی یہ عبادت پوری بشاشت، محبت اور توجہ سے ہو...... بوجھ سمجھ کر نہ ہو...... حضرت مفتی ولی حسن صاحب نور اللہ مرقدہ لکھتے ہیں:

''مناسب ہے کہ جتنی دیر جاگنا چاہے اس کے تین حصے کرے ایک حصہ میں نوافل پڑھے اور ایک حصہ میں تلاوت کلام اللہ کے اندر مشغول رہے اور تیسرا حصہ استغفار، درود شریف، دعاء وغیرہ ذکر اللہ میں گزار دے''......

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قدس اللہ سرہ العزیز نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خواب میں دیکھا تو دریافت فرمایا کہ اب بزرگوں کی نسبت میں وہ کیفیت نہیں ہوتی جو پہلے بزرگوں کی نسبت میں ہوتی تھی اس کی کیا وجہ ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ پہلے بزرگ تین چیزوں کی پابندی فرماتے تھے کثرت نوافل، کثرت تلاوت اور کثرت ذکر اللہ۔ اب اس زمانہ میں ذکر اللہ کی کثرت کا تو بزرگوں کو کچھ خیال ہے مگر تلاوت اور نوافل کی کثرت کا اہتمام کم ہو گیا ہے...... ''الاّ نادرًا'' اس لیے نسبت مع اللہ کی کیفیت میں بھی فرق آ گیا......

واقعی اب جو لوگ اللہ والے کہلاتے ہیں ان کے ہاں بھی اکثر صرف کثرت ذکر کی ہی تعلیم کا اہتمام ہوتا ہے...... نوافل و تلاوت کا خیال ہی نہیں...... ہمارے اسلاف کا تو یہ طریقہ نہ تھا......

۱۱ ......رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ عبادت وغیرہ میں اتنا مجاہدہ کرتے تھے جو دوسرے دنوں میں نہیں کرتے تھے۔ (مسلم شریف)

اس حدیث شریف سے یہ سبق ملا کہ......ہم بھی......کچھ محنت بڑھا دیں اور عبادت میں کچھ مشقت، تکلیف......اور مجاہدہ اٹھائیں......تا کہ......شب قدر کی صحیح قدر ہو سکے......اور ہماری جھولی بھی بھر جائے......

۱۲ ......جب رمضان کا آخری عشرہ شروع ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کمر بند مضبوطی سے باندھ لیتے......اور اپنی رات کو (عبادت سے) زندہ رکھتے اور اپنے گھر والوں کو جگاتے۔

(بخاری، مسلم)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس مبارک عمل سے......روشنی ملی کہ......ان راتوں میں عبادت کا عمومی ماحول بنایا جائے......اور اپنے اہل خانہ کو بھی محرومی سے بچایا جائے......ہاں! جس سے پیار ہوتا ہے......دل چاہتا ہے کہ وہ بھی......آخرت کے مزے لوٹے......لیلۃ القدر میں تو......دنیا آخرت کی بے شمار نعمتیں بانٹی جاتی ہیں......اور انسان کو روحانی زندگی نصیب ہوتی ہے......اس لیے اپنے گھر والوں کو بھی......اہتمام سے جگایا جائے......اور پیار و محبت کے ساتھ عبادت میں لگایا جائے......اور انہیں سمجھایا جائے کہ......آج خلوت کا کونہ پکڑو......اور خود کو نور اور سلامتی کے حوالے کر دو......

۱۳ ......شب قدر میں حضرت جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کے جھرمٹ میں نازل ہوتے ہیں اور ہر اس بندے کیلئے دعاء رحمت کرتے ہیں جو کھڑا یا بیٹھا اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہو۔ (بیہقی)

اس حدیث پاک سے یہ خاص بات معلوم ہوئی کہ......اصل فضیلت اللہ تعالیٰ کی یاد کی ہے......ذکر کہتے ہی اللہ پاک کی یاد کو ہیں......جس کا سب سے بہترین طریقہ......نماز......ہے......الغرض اس قیمتی رات میں......جو عبادت بھی کی جائے خوب توجہ کے ساتھ کی جائے......یعنی دل اللہ پاک کی طرف متوجہ ہو......تب......عبادت کی حقیقت نصیب ہو گی

......اور اس رات کی خصوصی برکت اور رحمت بھی......

۱۴ ......شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ (بخاری)

اللہ پاک کی حکمت کہ...... لیلۃ القدر کو اس نے روپوش فرما دیا کہ...... اسے ڈھونڈو...... محبوب کے ساتھ آنکھ مچولی کا مزہ کسی کسی کو ہی سمجھ میں آتا ہے...... قدر و منزلت والی یہ رات...... چھپالی گئی تاکہ...... سچے عاشق اس کی خوشبو سونگھتے پھریں...... اور اس کی تلاش میں خود کو خوب تھکائیں...... ''لیلۃ القدر'' کون سی رات ہے؟...... اس میں بہت سے ''اقوال'' ہیں...... سب سے مضبوط بات وہی ہے جو اس حدیث پاک میں بیان ہوئی کہ...... رمضان المبارک کا آخری عشرہ اور پھر اس کی پانچ طاق راتیں...... پس خوب محنت کرو...... اے نیکیوں میں ایک دوسرے کا مقابلہ کرنے والو!......

۱۵ ......تمہارے اوپر ایک مہینہ آیا ہے جس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا گویا ساری ہی خیر سے محروم رہ گیا اور اس کی بھلائی سے محروم نہیں رہتا مگر وہ شخص جو حقیقتاً محروم ہی ہے۔ (الترغیب والترہیب)

کتنی راتیں ہم نے...... دنیا کی خاطر جاگ کر کاٹیں...... کتنی راتیں گناہوں...... اور عیاشیوں کی نظر ہوگئیں...... کتنی راتیں بیماری...... اور بے چارگی نے چاٹ لیں...... تو کیا...... اللہ پاک کیلئے...... اپنے رب کیلئے...... اپنے خالق و مالک و مولیٰ کے لئے...... دو چار راتیں جاگ لینا مشکل ہے؟...... پھر یہ جاگنا ہمارے ہی نفع کا ہے...... ہمارا مولیٰ اور مالک تو غنی اور بے نیاز ہے...... ہم نے کتنی راتیں...... گھر والوں کو اپنے لئے جگایا...... کیا ایک دو راتیں...... محبوب حقیقی کیلئے انہیں نہیں جگایا جاسکتا...... ہاں! بے شک جب...... قرآن لیلۃ القدر کی فضیلت سنا رہا ہو...... آقا مدنی...... صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی تلاش میں جاگ رہے ہوں...... حضرت جبرئیل علیہ السلام اس رات کے عابدوں سے ملاقات کر رہے ہوں...... تو ایسی رات سے...... محروم رہنا...... واقعی بڑی سخت محرومی ہے......

۱۶ ......حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا...... اگر مجھے شب قدر کا

پتہ چل جائے تو کیا دعاء مانگوں؟...... حضور اکرم ﷺ نے فرمایا یہ دعا مانگو:

''اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ''

''اے میرے پروردگار آپ معاف کرنے والے ہیں، اور معاف کرنے کو پسند فرماتے ہیں...... پس مجھے بھی معاف فرما دیجئے''...... (مسند احمد)

اس حدیث شریف سے ایک تو ہمیں...... شب قدر کی ایک پیاری دعاء معلوم ہوگئی...... دوسری طرف یہ اشارہ بھی ملا کہ...... دعاء بہت اہم عبادت ہے...... اسی لیے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس رات دعاء میں مشغول رہنا...... زیادہ بہتر ہے...... جبکہ عام رائے یہی ہے کہ...... نماز سب سے افضل ہے...... اور بہتر یہ ہے کہ مختلف عبادات کو جمع کیا جائے۔

(۱۸) ...... شب قدر کی صبح کو جب سورج نکلتا ہے تو اس کی شعاع نہیں ہوتی۔ (مسلم شریف)

احادیث میں شب قدر کی بعض ظاہری نشانیاں بتلائی گئی ہیں...... ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس رات کے بعد...... صبح جب سورج نکلتا ہے تو وہ چودھویں کے چاند کی طرح ہوتا ہے...... یعنی اس میں شعاع نہیں ہوتی...... یہ علامت کئی احادیث شریفہ میں آئی ہے...... جبکہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ...... یہ رات...... کھلی ہوئی چمکدار ہوتی ہے، بالکل صاف شفاف، نہ زیادہ گرم نہ زیادہ ٹھنڈی بلکہ معتدل، گویا اس میں چاند کھلا ہوا ہے...... اس رات میں...... شیاطین پر شہاب ثاقب نہیں مارے جاتے...... اور اس رات کی ایک باطنی علامت یہ ہے کہ جب اس کے بعد سورج نکلتا ہے تو...... اس کے ساتھ شیطان نہیں ہوتا......

(۱۹) ...... اللہ تعالیٰ نے میری اُمت کو لیلۃ القدر عطاء فرمائی ہے اور یہ تم سے پہلے والے لوگوں کو عطاء نہیں کی گئی۔ (کنز العمال)

حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ...... شب قدر اس امت کا اعزاز...... اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا خاص تحفہ ہے...... پس اس کی بھرپور قدر کرنی چاہیے۔

۱۹ ...... لیلۃ القدر میں فرشتے...... زمین پر کنکریوں کی تعداد سے بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ (کنز العمال)

دیکھئے! کتنا بہترین منظر...... اور موقع ہوتا ہے...... کہ فرشتوں کی اتنی بڑی تعداد کو اپنے سجدوں کا گواہ بنایا جائے...... اور ان کی نورانی، پاکیزہ صحبت کا فائدہ اٹھایا جائے۔

۲۰ ...... جس نے شب قدر میں عشاء اور فجر کی نماز جماعت سے ادا کی تو اس نے شب قدر میں سے بڑا حصہ پالیا۔ (کنز العمال)

چونکہ یہ رحمت اور برکت والی رات ہے اس لیے جس نے اتنا بھی اہتمام کیا تو وہ بھی اس کی برکت سے محروم نہیں رہے گا...... اب خود ہی اندازہ لگالیں کہ پوری رات عبادت میں گزارنے والے کو کیا کچھ...... اور کتنا کچھ ملے گا......

لیلۃ القدر

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لیلۃ القدر (رمضان کی) آخری دس راتوں میں ہوتی ہے۔ جس شخص نے ان راتوں میں ثواب حاصل کرنے کی نیت سے قیام کیا تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے اگلے اور پچھلے سب گناہ معاف فرمادیتے ہیں۔ اور یہ رات، تاک راتوں یعنی اکیس، تیئیس، پچیس، ستائیس اور انتیس میں سے کوئی ایک رات ہوتی ہے۔ اس رات (کی نشانیوں میں سے) ایک نشانی یہ ہے کہ وہ رات صاف شفاف اور روشن ہوتی ہے، گویا اس رات میں (انوارات کی کثرت کی وجہ سے) چاند کھلا ہوا ہے۔ (اور) یہ رات پر سکون، خاموش (اور معتدل) ہوتی ہے، نہ تو زیادہ گرم ہوتی ہے اور نہ زیادہ ٹھنڈی۔ اس رات میں صبح تک شیاطین کو شہاب ثاقب نہیں مارے جاتے۔ اور اس کی (ایک) نشانی یہ بھی ہے کہ اس رات کے بعد صبح کو جب سورج ہوتا ہے تو بغیر شعاع کے ہموار ٹکیہ کی طرح ہوتا ہے جیسا کہ چودھویں کا چاند ہوتا ہے اور اس دن سورج کے طلوع کے وقت شیطان کو اس کے ساتھ نکلنے سے روک دیا جاتا ہے (برخلاف دوسرے دنوں کے کہ ان میں طلوع

شمس کے وقت شیطان اس کے ساتھ ہوتا ہے)۔

رواہ احمد، ورجالہ ثقات۔

(مجمع الزوائد، کتاب الصیام/ باب فی لیلۃ القدر/ رقم الحدیث: ۵۰۴۱/ط، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

حقیقی محروم شخص

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک بار جب) رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''یہ مہینہ تمہارے پاس آ گیا ہے۔ اس مہینے میں ایک ایسی رات ہے جو ایک ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ جو شخص اس رات سے محروم رہا تو وہ ہر قسم کی خیر سے محروم رہا۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ اس رات کی خیر سے وہی شخص ہی محروم رہتا ہے جو ہو ہی بدنصیب اور محروم۔''

(مشکوۃ المصابیح/کتاب الصوم'الفصل الثالث' ص ۱۷۳۔ط 'قدیمی' کراتشی)

لیلۃ القدر کی خاص دعاء

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے عرض کیا:

''یارسول اللہ! ذرا یہ تو بتلائیے کہ اگر مجھے پتہ چل جائے کہ کون سی رات لیلۃ القدر ہے (یعنی میں لیلۃ القدر کو پالوں) تو میں اس رات میں کیا دعاء مانگوں؟''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تم یہ دعاء مانگو۔

''اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ''

ترجمہ: ''یا اللہ! بیشک آپ معاف فرمانے والے ہیں اور معاف کرنے کو پسند

فرماتے ہیں، چنانچہ مجھے معاف فرمادیجئے۔"

رواہ احمد و ابن ماجة و الترمذی و صححه.

(مشکوٰۃ المصابیح / کتاب الصوم، باب لیلة القدر، الفصل الثانی / ص ۱۸۲ / ط، قدیمی کراتشی)

ہزار راتوں سے بہتر

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ:

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پچھلی امتوں کے لوگوں کی عمریں اور اس جیسی اور چیزیں جو اللہ جل شانہٗ نے چاہیں دکھائی گئیں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کی عمروں کو ان اعمال (ومقامات) کے حصول کے لئے کم سمجھا جو دوسرے لوگ (یعنی پچھلی امتوں کے لوگ اپنی لمبی لمبی عمروں میں) حاصل کر گئے۔ (اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پریشان ہوئے تو) اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لیلۃ القدر عطاء فرمادی جو ایک ہزار مہینوں سے افضل رات ہے، (اور اس رات میں عبادت کر کے اُمت محمدیہ علیٰ صاحبہا الف الف تحیۃ وسلام کے افراد پچھلی امتوں سے بھی آگے بڑھ سکتے ہیں۔)

(الترغیب و الترہیب فی کتاب الصوم / باب الترغیب فی صیام رمضان احتساباً و قیام لیلہ / ج ۲، ص ۶۵۔ ط، وحیدی کتب خانہ بشاور)

لیلۃ القدر کو آخری عشرے میں تلاش کرو

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔"

رواہ البخاری

(مشکوٰۃ / کتاب الصوم، باب لیلة القدر، الفصل الاول، ص ۱۸۱ / ط، قدیمی)

روحانیت کا خلاصہ

آخری عشرہ کو قیمتی بنانے......اور شب قدر کو ڈھونڈنے کا ایک مفید، تیر بہدف اور موثر نسخہ......اور اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ یہ نسخہ......روحانیت کا خلاصہ ہے......اللہ پاک ہم سب کو اس پر......شرعی حدود میں رہتے ہوئے......عمل کی توفیق عطاء فرمائے......

امام احمد بن علی البونی نور اللہ مرقدہ......شمس المعارف میں بیان فرماتے ہیں......

"اَلصَّمْتُ یُوْرِثُ مَعْرِفَةَ اللهِ"

''خاموشی سے اللہ پاک کی معرفت حاصل ہوتی ہے''......

"وَالْعَزْلَةُ تُوْرِثُ مَعْرِفَةَ الدُّنْیَا"

''اور خلوت وتنہائی سے دنیا کی معرفت ملتی ہے''......

"وَالْجُوْعُ یُوْرِثُ مَعْرِفَةَ الشَّیْطَانِ"

''اور بھوک سے شیطان کی پہچان ملتی ہے''......

"وَالسَّهْرُ یُوْرِثُ مَعْرِفَةَ النَّفْسِ"

''اور بیداری سے نفس کی معرفت حاصل ہوتی ہے''......

یہ چار جملے بہت تفصیل طلب ہیں......خلاصہ ان کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معرفت کیلئے زبان پر قابو پایا جائے......دنیا کی حقیقت اس کے دھوکے اور فناء کو سمجھنے کیلئے خلوت اختیار کی جائے......ورنہ انسان یہاں کے روڑے، پتھر اور مٹی جمع کرتے کرتے ناکام مر جاتا ہے......

بھوک سے شیطان کی سازشوں، شرارتوں اور مکاریوں کا علم حاصل ہوتا ہے......اور راتوں کو ذکر وعبادت کے لئے جاگنے سے اپنے نفس کی پہچان ہوتی ہے......اور اس کی شرارتوں اور حالتوں کا پتہ چلتا ہے......حتی الامکان......شرعی حدود میں رہتے ہوئے اس چار نکاتی نصاب پر عمل کیا جائے تب......دوسرے اعمال میں جان پڑ جائے گی......اور دل میں صفائی......اور

باطن میں نور محسوس ہوگا...... بلا ضرورت بات چیت بند...... بلا ضرورت لوگوں سے اختلاط بند...... زیادہ کھانے اور معدہ بھرنے سے پرہیز...... اور رات کو جاگ کر خوب عبادت...... اللہ پاک مجھے اور آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے......

تیس ہزار راتوں سے افضل

ایک اور ستر (۷۰) کے درمیان کتنا فرق ہوتا ہے؟...... اگر کسی بڑی مارکیٹ میں اعلان ہو جائے کہ آج یہاں ستر روپے والی چیز ایک روپے کی ملے گی...... اور ہر سامان ستر گنا سستا ملے گا تو اندازہ لگائیں کہ...... وہاں کتنی مخلوق ٹوٹ پڑے گی؟...... ستر لاکھ والی گاڑی ایک لاکھ میں...... پانچ سو روپے والا کپڑا صرف چھ روپے میں...... ستر روپے کلو والا پھل ایک روپے میں...... رمضان المبارک کا عام دنوں کے ساتھ نفع کا فرق کم از کم ستر گنا ہے...... عام دنوں میں ستر روپے خرچ کرنے پر جو اجر ملتا ہے وہ رمضان المبارک میں ایک روپیہ خرچ کرنے پر مل جاتا ہے...... آپ سوچیں کہ فرض اور نفل کے درمیان کتنا بڑا فرق ہے؟...... کہتے ہیں کہ ساری دنیا کے نوافل مل کر ایک فرض کے برابر نہیں ہو سکتے...... مگر رمضان المبارک میں نفل کو فرض والا اجر عطاء کر دیا جاتا ہے...... میرے عظیم رب کی سخاوت بھی بے اندازہ ہے...... اچھا یہ بتائیں کہ ایک اور تیس ہزار میں کتنا فرق ہے؟...... اگر کوئی تاجر اعلان کر دے کہ میرے کاروبار میں ایک روپیہ لگاؤ میں اس ایک روپے کو...... تیس ہزار بنا دوں گا...... دو روپے لگاؤ تو ساٹھ ہزار بنا کر واپس کروں گا...... ممکن ہے کوئی اس کی بات کا یقین ہی نہ کرے...... کہاں ایک روپیہ اور کہاں تیس ہزار؟...... مگر رمضان المبارک میں...... ایک سے تیس ہزار بنانے کا سچا اعلان ہے...... پھر بھی ہم اس مہینے کو غفلت اور سستی میں ضائع کر دیتے ہیں...... اللہ تعالیٰ مجھ پر اور آپ سب پر رحم فرمائے...... فرمایا لیلۃ القدر ایک ہزار مہینوں سے افضل ہے...... ایک ہزار مہینوں میں تیس ہزار راتیں ہوتی ہیں...... تو ایک رات کا اجر و ثواب...... تیس ہزار راتوں سے زیادہ...... ہماری بڑی کمزوری یہ ہے کہ......

ہم اپنی ذات کا فائدہ کم سوچتے ہیں...... ہمیں ہر وقت دوسروں کی فکر لگی رہتی ہے...... اپنی ذات کا فائدہ یہ ہے کہ...... ہم اپنی ذات کو جہنم اور گرم عذاب سے بچانے کیلئے زیادہ محنت کریں...... زیادہ خرچ کریں...... اور زیادہ قربانی دیں...... ہم جو مال بچا بچا کر رکھتے ہیں یہ تو ہمارا نہیں ہے...... ہماری ذات کو اس سے کیا فائدہ؟...... سورۂ محمد میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں...... ''اے لوگو! تمہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے کے لئے بلایا جاتا ہے...... پھر تم میں سے کچھ لوگ بخل کرتے ہیں...... اور جو بخل کرتا ہے وہ اپنی ذات ہی پر بخل کرتا ہے''...... یعنی اپنے آپ سے کنجوسی...... کیونکہ اگر خرچ کردیتے تو اپنا فائدہ ہو جاتا، اپنی ذات کا بھلا ہو جاتا...... خرچ نہیں کیا تو یہ مال یا ورثاء کھا جائیں گے یا چور، ڈاکو اور ڈاکٹر...... اور اپنی ذات کا نقصان ہوا کہ خرچ کرنے سے اسے آخرت کی جو راحت ملنی تھی وہ نہ ملی...... حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بہت اونچی اور عجیب باتیں فرمایا کرتے تھے...... اُن کے ایک فرمان کا مفہوم ہے کہ...... تمہارے مال کے پیچھے کئی چیزیں لگی ہوئی ہیں...... یہ چیزیں تمہارا ہر طرح کا مال جھپٹنے کے لئے تیار رہتی ہیں...... وہ مال قیمتی ہو یا گھٹیا...... پہلی چیز تقدیر ہے...... اچانک چوری ہوگئی...... ڈاکہ پڑ گیا...... مال گم ہو گیا...... کوئی ایسی بیماری آئی کہ علاج پر سب کچھ لگ گیا...... مال جل گیا یا ڈوب گیا...... وغیرہ وغیرہ...... تقدیر کے یہ فیصلے جب آتے ہیں تو ہر طرح کا مال سمیٹ کر لے جاتے ہیں...... دوسری چیز موت ہے...... موت اچانک آتی ہے اور سارا مال چھین لے جاتی ہے...... بڑے سے بڑے بادشاہ اور سیٹھ موت کے ایک جھٹکے سے ایسے فقیر ہوتے ہیں کہ...... ایک پیسہ ان کی ملکیت میں نہیں رہتا...... تیسری چیز ورثاء...... وہ غیر محسوس طریقے پر مال کے پیچھے ہوتے ہیں...... موت آتے ہی آپ کا مال فوراً ان کی ملکیت میں چلا جاتا ہے...... یہ تین چیزیں...... ہر طرح کا مال لے جاتی ہیں...... مگر اے انسان! ایک چوتھی چیز بھی ہے...... وہ ہے جہاد میں خرچ کرنا...... صدقہ خیرات کرنا...... یہ وہ مال ہے جو تیرا اپنا ہے...... یہ وہ مال ہے جو تم سے کوئی بھی نہیں چھین سکتا...... یہ وہ مال ہے جو تمہاری ذات کے کام آئے گا...... مگر ہوتا کیا ہے؟...... اسی مال میں انسان کوشش

کرتا ہے کہ کم سے کم دے...... گھٹیا سے گھٹیا دے...... اور بہت تھوڑا دے...... جیب سے نوٹ نکالتے ہیں...... پانچ ہزار، ایک ہزار، پانچ سو والوں سے تیزی سے گزر کر دس اور پانچ والے نوٹوں تک پہنچتے ہیں اور پھر ایک پرانا سا نوٹ نکال کر دیتے ہیں...... اسے کہتے ہیں اپنی ذات کے ساتھ بخل اور اپنی جان کے ساتھ زیادتی...... بیماری بڑے نوٹ کھا جاتی ہے...... ڈاکو بڑے نوٹ لوٹ جاتے ہیں...... ڈاکٹر بڑے نوٹ مانگتے ہیں...... موت سارے نوٹ کھینچ جاتی ہے...... ورثاء سارے نوٹ قبضے میں لیتے ہیں...... مگر اپنی ذات، اپنی قبر اور اپنی آخرت کے لئے سب سے چھوٹا نوٹ...... ہے نا نقصان والی بات؟...... بھائیو! اور بہنو! رمضان کی ہر گھڑی رمضان ہے...... رمضان المبارک کی قیمت اور مقام بہت زیادہ اونچا ہے...... اس مہینے میں خوب خرچ کر کے آخرت کا کچھ سامان کر لیا جائے......

اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ

رمضان المبارک کا آغاز ''اللّٰہ'' کے نام سے ہوا، چاند نکلا تو اذان کی آواز گونجی اللہ اکبر...... پھر مسلمان اللہ پاک کی خاطر تراویح میں کھڑے ہو گئے...... اور پھر رات کے آخری حصے میں ''اللّٰہ'' کے نام پر لوگوں نے ایک دوسرے کو ''سحری'' کے لئے جگایا...... اللہ کے پیارو! سحری کھالو...... اللہ کی بندی! اٹھو روٹی پکاؤ...... اللہ کے بندے! دہی تو لے آؤ...... بس سب کی زبان پر ''اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ''...... اللہ پاک کے لئے روزہ...... اللہ پاک کے لئے رات کا قیام، اللہ پاک کے لئے جہاد، اللہ پاک کے لئے صدقات، خیرات...... اور اللہ پاک کے لئے گناہوں سے دوری...... رمضان نے تو مسلمانوں کے مزے کرا دیئے اور ان کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ جوڑ دیا اور ماحول ایسا بن جاتا ہے کہ فضاء سے بھی ''اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ'' پڑھنے کی آواز محسوس ہوتی ہے...... اور آسمان کے تارے بھی پڑھتے ہیں اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ...... آپ کبھی رات کو تنہائی میں آسمان کی طرف دیکھیں، رمضان المبارک کا آسمان اور طرح کا محسوس ہوتا ہے...... ہاں بھائی! یہ معمولی مہینہ تو نہیں ہے، یہ اللہ پاک کا اپنا خاص مہینہ ہے...... بہت خاص،

بہت پیارا، اتنا پیارا کہ اللہ پاک نے اس میں قرآن مجید کو نازل فرمادیا......اور قرآن پاک تو عرش اور کرسی سے بھی عظیم اور افضل ہے، دنیا کے آسمان زمین تو اس کے سامنے کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتے...... اللہ اللہ اللہ رمضان المبارک میں قرآن پاک پڑھنے میں کتنا مزہ آتا ہے، جیسے دل کو کسی نے شہد اور نور سے بھر دیا ہو...... پھر دیکھیں! آسمان سے نصرت اس مہینے میں یوں نازل ہوتی ہے جیسے موسلا دھار بارش......غزوۂ بدر اسی مہینے میں ہوا اور قیامت تک کے مسلمانوں کے لئے مثال بن گیا...... مفسرین نے لکھا ہے کہ غزوۂ بدر میں اللہ تعالیٰ نے جن فرشتوں کو جہاد کی وردی پہنادی ہے وہ قیامت تک اسی وردی میں رہیں گے......اور مجاہدین کی نصرت کے لئے اترتے رہیں گے...... اللہ اللہ اللہ

رمضان کے آخر میں محنت بڑھادیں

شیطان کی معاون قوتیں پورا زور لگاتی ہیں کہ......رمضان کے آخری ایام میں سب کچھ ضائع کرادیں......طرح طرح کے گناہ......بازاروں کی غفلت......عید کے نام پر افسوسناک مشغولیت......عید کے کپڑوں، جوتوں اور سامان کی فکر......زیادہ غصہ......اہل محبت کی باہمی لڑائی......یہ سب اس لئے کہ رمضان کا اختتام خراب ہوجائے......اسی لئے حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم......اپنی امت کو اعتکاف دے گئے......تاکہ رمضان کے آخری ایام......محفوظ ہوجائیں......مگر جو لوگ کسی بھی وجہ سے اعتکاف نہیں کرسکتے......انہیں چاہئے کہ وہ آخری عشرے میں اعمال بڑھا دیں......خصوصاً تلاوت بڑھادیں......رات کا آسان نصاب......چھ رکعت اوابین، بیس تراویح، آٹھ تہجد......پوری چالیس رکعت کرلیں تو اور مزہ......اور زبان کی حفاظت......عزم کرلیں کہ آخری عشرہ میں......دین کی بات یا سخت ضرورت کے علاوہ زبان بند......ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری عشرہ میں اتنی محنت فرماتے کہ ازواج مطہرات کو یوں لگتا کہ گویا ہمیں پہچانتے ہی نہیں......پس اپنے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں......ہم بھی اپنی محنت کچھ بڑھادیں......

زندگی کو رمضان المبارک کی ترتیب پر لایا جائے

رمضان المبارک آتا ہے...... اور آکر چلا جاتا ہے...... مگر رمضان المبارک کا اختتام عید کی خوشی پر ہوتا ہے...... بس اسی سے یہ سبق سیکھیں کہ...... ہم بھی دنیا میں آئے اور ایک دن ضرور یہاں سے چلے جائیں گے...... کیا ہمارا اختتام بھی عید جیسی خوشی پر ہوگا؟...... جی ہاں! اگر ہم اپنی پوری زندگی رمضان المبارک کی ترتیب پر گزاریں...... خوشی خوشی شریعت کی پابندی برداشت کریں...... اور ان پابندیوں کو اپنے لئے نعمت سمجھیں...... کیا کھانا ہے اور کیا نہیں کھانا؟...... کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا؟...... ہر وقت نفس کی خواہشات پوری نہیں کرنی...... ہر وقت لذتوں کی فکر میں نہیں رہنا...... پس جو اس طرح پابندی والی زندگی گزارے گا...... اس کی موت کا دن، رمضان المبارک کے بعد والے دن کی طرح ہوگا...... یعنی عید کا دن...... خوشی کا دن...... پابندیاں اٹھ جانے اور عیش وعشرت ملنے کا دن...... تب اس کی روح اس دن خوشیاں مناتی ہوئی...... تکبیر پڑھتی ہوئی مقام ''علّیین'' کی طرف لے جائی جائے گی...... یہ مقام آسمانوں کے اوپر ہے...... وہاں ایک کتاب رکھی ہوئی ہے...... ہر مومن کی روح کو وہاں لے جاکر...... اس کتاب میں اس کا نام لکھ دیا جائے گا...... اور پھر قیامت تک اس کے درجے کے مطابق...... کسی اچھی جگہ قیام کی ترتیب بن جائے گی...... یا اللہ! ہمیں بھی ان میں شامل فرمادیجئے......

رمضان المبارک کو اچھی حالت میں رخصت کریں

رمضان المبارک کو بہت اچھی حالت...... اور کیفیت میں الوداع کہنا چاہئے...... یہ محبوب مہینہ جب جارہا ہو تو وہ ہمیں باوضو حالت میں...... تلاوت کرتے، استغفار کرتے...... یا دین کا کوئی کام کرتے ہوئے دیکھے...... اور ہم تشکر، ندامت اور محبت کے آنسوؤں کے ساتھ...... بہت ہی پیارے رمضان المبارک کو رخصت کریں...... وہ سحری کے وقت کا نور، وہ افطار کے

وقت کی برکت...... وہ تراویح کے وقت کی خوشبو...... اور وہ محبوب کی خاطر بھوکے پیاسے رہنے کا مزہ...... وہ رحمتوں کی بارش...... وہ مغفرتوں کی بوچھاڑ...... وہ خوفناک جہنم سے آزادی کے پروانے...... وہ تلاوت کی لذت...... وہ نمازوں کا سرور...... اور وہ فرشتوں کے میلے...... اللہ اکبر کبیرا...... یہ سب کچھ جا رہا ہے...... جی ہاں! پیارا رمضان المبارک جا رہا ہے...... مجاہدین پر خصوصی نصرت کے نازل ہونے کا مہینہ...... وہ بدر والا مہینہ...... وہ فتح مبین والا مہینہ...... جا رہا ہے...... خوب اچھی طرح رخصت کریں۔

رمضان کی آخری رات، اور مغفرت کی بارش

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”رمضان المبارک کی آخری رات میں میری امت کی مغفرت کردی جاتی ہے۔“

پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسول!

”کیا یہی رات لیلۃ القدر ہے؟“

فرمایا:

”نہیں، لیکن ضابطہ یہ ہے کہ جب مزدور، اپنا کام پورا کرلے تو اس کو اس کی مزدوری دے دی جاتی ہے۔“

(مشکوۃ المصابیح/کتاب الصوم، الفصل الثالث/ص ۱۷۴/ط، قدیمی کراتشی)

دل نہیں مرے گا

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جس شخص نے عیدین (عیدالفطر، عیدالاضحیٰ) کی راتوں میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے قیام کیا (یعنی ان راتوں میں عبادت کی) تو دلوں کے مرجانے والے دن میں اس کا دل نہیں مرے گا۔“

(رواہ ابن ماجة فی کتاب الصیام/ باب فی من قام فی لیلتی العیدین/ رقم الحدیث ۱۷۸۲/ط، دار الکتب العلمیة، بیروت)

دلوں کے مریض......ہوشیار!

رمضان المبارک میں جن لوگوں نے......اللہ تعالیٰ کو راضی کیا......وہ لوگ بخشے گئے......پاک ہو گئے......اور اہل جنت میں شامل ہو گئے......یہ کتنی بڑی خوشی ہے؟......بہت بڑی، ......بہت بڑی......آپ ذرا قرآن پاک میں جنت کا حسن تو پڑھ کر دیکھیں......اللہ پاک بار بار جنت کی فضائیں......اور جنت کی ادائیں یاد دلاتے ہیں......ساری دنیا کی چمک، دمک......جنت کی ایک گز زمین کے حسن تک نہیں پہنچ سکتی......آپ ٹی وی چینلز پر دنیا کے حسن کو دیکھ کر متاثر نہ ہوں......جنت کے مقابلے میں یہ سب کچھ "نمائشی کھیل تماشا" ہے......محض دھوکہ، جی ہاں! ایک فانی اور عارضی چمک......ارے! جنت تو بہت اونچی ہے، بہت پیاری ہے، بہت حسین ہے......بہت میٹھی ہے......ذرا "سورۃ الرحمٰن" میں جھانک کر دیکھیں......نیویارک اور سوئٹزرلینڈ کا حسن ویران کھنڈرات کی طرح نظر آئے گا......اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں......اس جنت کی طرف دوڑو......یہ میں نے اپنے لوگوں کے لئے تیار کی ہے......اللہ تعالیٰ کے لوگ......اللہ تعالیٰ کے بندے......اب آپ خود سوچیں......جن لوگوں کے لئے جنت کی ہمیشہ ہمیشہ والی......ابدالآباد والی زندگی کا فیصلہ ہو جائے......ان کے لئے کتنی بڑی خوشی ہے......اب اس خوشی کو منانے کا آغاز عید کی رات سے ہی کر دینا چاہئے......عید کی رات......یعنی عید کے دن سے پہلے والی رات......جو لوگ عبادت کرتے ہیں......اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو خاص زندگی عطاء فرماتا ہے......لیجئے "زندہ دل" بننے کا طریقہ معلوم ہو گیا......اور دل کے مریضوں کو خوشخبری مل گئی......اللہ اکبر کبیرا......آخرت کی اصل زندگی سے غافل لوگ......عید کی رات بازاروں میں مگن......سینماؤں میں مست......اور دنیا کی رسموں میں مصروف......جبکہ دل والے......اس رات بھی اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی فکر، محنت......اور جستجو میں......

اب آپ بتائیں...... عید کس کو نصیب ہوئی؟...... ان کو جو محبوب حقیقی سے غافل ہو گئے...... یا ان کو جو آج بھی محبوب حقیقی کے ساتھ ہیں؟...... اور اس کی یاد میں ڈوبے ہوئے ہیں...... ہو سکے تو اس رات زیادہ عبادت کی جائے...... رمضان المبارک کی یادوں کو تازہ رکھا جائے...... وگرنہ اتنا تو ضرور رہے کہ...... عشاء اور فجر کی نماز...... مسجد میں باجماعت ادا ہو...... اور رات کا دامن گناہوں سے پاک رہے......

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

مَنْ قَامَ لَيْلَتِي الْعِيْدَيْنِ مُحْتَسِبًا لَمْ يَمُتْ قَلْبُهٗ يَوْمَ تَمُوْتُ الْقُلُوْبُ

''جس شخص نے عیدین کی راتوں میں ثواب کی نیت سے قیام کیا (یعنی عبادت کی) تو جس دن دل مر جائیں گے اس دن اس کا دل نہیں مرے گا۔'' (رواہ ابن ماجہ)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

مَنْ اَحْيَا لَيْلَةَ الْفِطْرِ وَلَيْلَةَ الْاَضْحٰى لَمْ يَمُتْ قَلْبُهٗ يَوْمَ تَمُوْتُ الْقُلُوْبُ

''جس نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی رات کو (عبادت سے) آباد رکھا، اس کا دل، دلوں کے مرجانے والے دن زندہ رہے گا۔ (رواہ الطبرانی فی الاوسط)

☆......☆......☆

جہاد میں روزہ رکھنے کے فضائل

راہِ جہاد کا ایک روزہ......

(۱)...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

"جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکل کر ایک روزہ رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی بدولت اس کے چہرے کو ستر سال (کی مسافت) جہنم سے دور فرمادیتے ہیں۔"

(صحیح البخاری/ کتاب الجهاد، باب فضل الصوم فی سبیل الله، رقم الحدیث: ۲۸۴۰/ط، دار الکتب العلمیه، بیروت)

جہنم......سو سال کی مسافت تک دور

﴿۲﴾......حضرت عمرو بن عبس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جس نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکل کر ایک روزہ رکھا، تو جہنم کی آگ اس سے ایک سو سال کی مسافت تک دور ہو جاتی ہے۔"

"رواه الطبرانی فی الکبیر و الأوسط. و رجاله موثقون"

(مجمع الزوائد/ کتاب الصیام، باب فی من صام یوماً فی سبیل الله، رقم الحدیث: ۵۱۷۵/ط، دار الکتب العلمیه بیروت)

آسمان و زمین جتنی خندق

﴿۳﴾......حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکل کر ایک روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان آسمان و زمین کے درمیان جتنی خندق بنا دیتے ہیں۔"

(أخرجه الطبرانی فی الأوسط برقم: ۳۵۷۲، و الصغیر: ۱/۱۶۱... مجمع الزوائد، کتاب الصیام، باب فی من صام یوماً فی سبیل الله، رقم الحدیث: ۵۱۷۲/ط، دار الکتب العلمیه، بیروت)

جہنم سے یقینی نجات

﴿۴﴾......حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں رمضان کے روزوں کے علاوہ ایک دن کا نفل روزہ رکھا تو اسے چست و چالاک اور عمدہ گھوڑے کے سو سال تک دوڑنے کی مسافت کے بقدر جہنم سے دور کر دیا جاتا ہے۔‘‘

(أخرجه ابو يعلىٰ فى مسنده برقم: ۱۴۸۴ ... مجمع الزوائد/ كتاب الصيام، باب فى من صام يوماً فى سبيل الله، رقم الحديث: ۵۱۷۱/ ط، دار الكتب العلميه، بيروت)

اونچے مرتبے والا مجاہد

۵ ...... حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’مجاہدین فی سبیل اللہ میں سب سے افضل وہ ہے جو اپنے ساتھیوں کی خدمت کرتا ہو، پھر وہ مجاہد جو (جاسوسی کر کے دشمنوں کی) خبریں اور حالات ان کے پاس لاتا ہو، اور مجاہدین میں سے اللہ کے ہاں خاص مرتبے والا مجاہد وہ ہے جو روزہ رکھتا ہو۔‘‘

(أخرجه الطبرانى فى الاوسط برقم: ۴۹۹۱... مجمع الزوائد/ كتاب الصيام، باب فى من صام يوماً فى سبيل الله، رقم الحديث: ۵۱۷۹/ ط، دار الكتب العلميه، بيروت)

☆......☆......☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شہر رمضان

حصہ سوم

رمضان المبارک کے بعد

عید الفطر | صدقہ فطر | خوشی | تشکر | حفاظت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

دو باتیں دل میں بٹھالیں

عید کا دن اس لئے آتا ہے تا کہ...... اہل ایمان خوشیاں منائیں...... اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو اسلام اور ہدایت کی نعمت عطاء فرمائی...... اُن کو ایمان اور جنت کے لئے چن لیا...... اور اُن کو اپنے فضل سے کامیابی عطاء فرمائی......

لِتُكَبِّرُوا اللهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ

تا کہ تم اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور عظمت بیان کرو...... اس نعمت کے شکرانے میں کہ اُس نے تمہیں ہدایت عطاء فرمائی...... (البقرۃ)

دو باتیں دل میں بٹھالیں......

پہلی یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی سب سے بڑا ہے...... اور دوسری یہ کہ ہدایت کی نعمت...... یعنی اسلام کی توفیق ملنا ہی سب سے بڑی نعمت ہے......

جس کے دل میں یہ دونوں باتیں بیٹھ چکی ہیں...... وہ شکر ادا کرے...... لمبے لمبے سجدے کرے...... اور جس کے دل میں ابھی کچھ کھوٹ ہے...... وہ اللہ تعالیٰ کو سب سے بڑا کہتا تو ہے مگر دل میں اور بہت سے افراد کی...... اور بہت سی چیزوں کی بڑائی بٹھا رکھی ہے...... اور جو اسلام کو سب سے بڑی نعمت کہتا تو ہے مگر سمجھتا نہیں...... تھوڑی سی مالی تنگی، تھوڑی سی جسمانی آزمائش اور چھوٹی چھوٹی تکلیفوں پر گھبرا کر...... اسلام کی نعمت کو بھول جاتا ہے...... اس نعمت پر شکر ادا کرنا بھول جاتا ہے...... وہ توبہ کرے، استغفار کرے، آنسو بہائے اور اپنے دل کا علاج کرے...... ارے! دنیا بھر کی ساری نعمتیں اسلام کے مقابلے میں خاک کے ایک ذرے برابر بھی نہیں...... اور دنیا بھر کی ساری طاقتیں اللہ تعالیٰ کے سامنے مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں......

دل سے پڑھیں:

اَللّٰہُ اَکْبَر. اَللّٰہُ اَکْبَر. لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر. اَللّٰہُ اَکْبر وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ...

تکبیراتِ عید

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اپنی عیدوں کو تکبیر (یعنی اَللّٰہُ اَکْبَر. اَللّٰہُ اَکْبَر. لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر. اَللّٰہُ اَکْبَر وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ) سے مزین کرو۔''

رواه الطبرانی فی الصغیر والأوسط، وفیه نكارة.

(الترغیب والترهیب/ کتاب العیدین والأضحیة، الترغیب فی التکبیر فی العید وذکر فضله/ ج ۲/ص ۹۸/ط، وحیدی کتب خانه بشاور)

عید کے دن تکبیرات اور معمولات کا اہتمام رکھیں

عید کے دن نماز عید کے لیے جاتے وقت تکبیرات کا بہت ذوق...... شوق...... اور جذبے سے اہتمام کریں۔ رشتہ داروں اور ساتھیوں میں سے جس سے ناراضگی ہو اسے معاف کریں...... عید کے دن تلاوت اور دیگر معمولات کا پورا اہتمام رکھیں...... پوری امت مسلمہ اور مجاہدین اور اسیران اسلام کیلئے دعائیں مانگیں...... اُمت اور آخرت کے غم کے علاوہ اپنے اوپر کوئی غم سوار نہ کریں...... بلکہ خوش، خوش رہیں۔ ہر چیز اللہ پاک کی دعوت سمجھ کر کھائیں۔

خوشی اور مسکراہٹ کا دن

عید کا دن...... خوشی اور مسکراہٹ کا دن ہے...... اس دن ایمان والوں کو دیکھ کر زمین بھی مسکراتی ہے...... آسمان بھی مسکراتا ہے...... فضائیں اور ہوائیں بھی مسکراتی ہیں...... ارے! زمین سے لے کر عرش تک جشن کا سماں ہوتا ہے کہ...... ایمان والوں کو پورے ایک مہینے کے روزے نصیب ہوئے...... ایک مہینہ کی تراویح نصیب ہوئی...... ایک مہینہ کی مقبول عبادت

نصیب ہوئی......اور آج ان سب کو "انعام" ملنے والا ہے......سبحان اللہ! سب سے بڑا انعام......جی ہاں! مغفرت کا انعام......اس سے بڑی خوشی اور کیا ہوگی؟......تقریب انعامات کا دن......اس سے بڑا جشن کیا ہوگا؟......اپنے محبوب رب کی رضا کا دن......اس سے بڑی فرحت اور کیا ہوگی کہ اپنے رب کی تکبیرا ٹھانے اور اپنے رب کا شکر ادا کرنے کا دن ہے......

عید......عید

☆......اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو دو عیدیں عطاء فرمائی ہیں: عید الفطر......عید الاضحیٰ۔

یہ سچی بات حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ارشاد فرمائی کہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے دو عیدیں عطاء فرمائی ہیں (ابوداؤد)......اب تیسری کوئی عید نہیں......چوتھی کوئی عید نہیں......قیامت تک مسلمانوں کی عیدیں دو ہی رہیں گی......

عید الفطر......عید الاضحیٰ

☆......"عید الفطر" بس ایک دن کی ہوتی ہے......یکم شوال......یہ عید دو دن یا تین دن کی نہیں ہوتی......رمضان المبارک مکمل ہوا......اس سعادت کی خوشی میں عید آگئی......اور ایک دن رہ کر چلی گئی......

☆......عید خود آتی ہے......اور خود جاتی ہے......لوگ عید کریں یا نہ کریں......عید منائیں یا نہ منائیں......رمضان المبارک ختم ہوتے ہی عید آجاتی ہے......اپنے ساتھ خیر، خوشی، خوشخبری اور برکتیں لاتی ہے......بعض لوگ کہتے ہیں......اس سال ہمارے گھر میں وفات ہوئی ہے، ہم عید نہیں کر رہے......عید کرنے یا نہ کرنے کا کیا مطلب؟......عید نہ نئے کپڑوں کا نام ہے اور نہ ھلاّ گلاّ کرنے کا......عید نہ کسی شور شرابے کا نام ہے اور نہ کسی خاص پکوان کا......عید کا دن، رمضان المبارک اچھی طرح گذارنے والے مسلمانوں کیلئے "یوم الجائزہ" یعنی انعام کا دن ہے......عید کی صبح ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان سب کی مغفرت کردی جاتی ہے......اور انہیں اجر و ثواب عطاء فرمایا جاتا ہے......اور یوں اُن کے لئے عید ہو جاتی ہے عید......کئی لوگ عید کے دن لاکھوں کا

لباس پہنتے ہیں...... لاکھوں کے پکوان کھاتے ہیں...... مگر وہ عید کی رحمت اور برکت سے محروم رہ جاتے ہیں...... جبکہ کئی لوگ عید کے دن اپنا پیوند زدہ دُھلا ہوا لباس پہنتے ہیں...... گھر میں دال روٹی کھاتے ہیں...... مگر ان کی ایسی عید ہوتی ہے کہ زمین تا آسمان...... اور آسمان تا عرش اُن کی عید چمک رہی ہوتی ہے، دمک رہی ہوتی ہے...... اور فرشتوں میں اُن کے تذکرے چل رہے ہوتے ہیں......

☆...... عید کا دن "یوم الجائزہ" انعام کا دن ہے...... غلط رسومات کی وجہ سے اسے حسرت کا دن نہ بنایا جائے...... آپ خود سوچیں اگر ایک بندہ جو خود کو مسلمان کہتا ہے...... عید کے دن بھی اللہ تعالیٰ سے (نعوذ باللہ) ناخوش اور ناراض ہوگا...... تو وہ کس منہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور جنت مانگے گا...... ہائے! میرے پاس نئے کپڑے نہیں...... ہائے! میرے پاس نیا جوتا نہیں...... ہائے! میرے بچوں کی اس سال کیا عید؟...... فلاں سامان نہیں، فلاں شخص نہیں...... یہ سب محرومی والی سوچیں اور شیطان کے حربے ہیں...... رمضان المبارک میں آپ نے محنت کی...... روزے رکھے، رات کا قیام کیا...... اب اُس ساری محنت کے انعام پانے کا دن ہے تو اپنے محبوب رب سے شکوے لیکر بیٹھ گئے...... ذرا دماغ سے تو سوچو کہ آخر نئے کپڑوں سے کیا ہوتا ہے؟...... کیا نئے کپڑوں سے کوئی غریب مالدار ہو جاتا ہے؟...... کوئی بیمار تندرست ہو جاتا ہے؟...... کوئی ذلیل عزت مند ہو جاتا ہے؟...... کوئی قیدی رہا ہو جاتا ہے؟...... کوئی مصیبت اور بلا ٹل جاتی ہے؟...... کوئی قرضہ یا آفت اُتر جاتی ہے؟...... کچھ بھی نہیں...... کچھ بھی نہیں...... بادشاہ پرانے کپڑے پہن کر بادشاہ ہی رہتا ہے...... اور چپڑاسی نئے کپڑے پہن کر افسر نہیں بن جاتا...... کائنات کے سب سے افضل اور سب سے شان والے انسان نے اکثر پیوند زدہ کپڑے پہنے...... اس سے اُن کے مقام میں کوئی کمی نہیں آئی...... دراصل مسلمانوں میں عید اور خوشی کا مطلب ہی تبدیل ہوتا جا رہا ہے...... وہ نعوذ باللہ عید کے مقدس دن کو...... کرسمس، ہولی، بسنت، دیوالی جیسا کوئی تہوار سمجھ بیٹھے ہیں...... ایک مسلمان اور کافر کے درمیان جو فرق ہے وہ...... بڑے

دن منانے میں بھی ظاہر ہوتا ہے...... کافروں کے ہاں تہوار کا مطلب شہوت، لذت، آزادی، غفلت، چھٹی، فخر، نمائش...... اور درندگی ہے...... اسی دن وہ دل بھر کے گناہ کی پیپ پیتے ہیں...... اور اسی دن مالدار لوگ اپنے مال کی نمائش کر کے...... غریبوں کا دل دکھاتے...... اور اپنی نقلی شان بڑھاتے ہیں......

تہوار کے دن...... آزادی ہوتی ہے، عقل، اخلاق اور ہر ضابطے سے آزادی...... اور انسان ایک ایسے جانور جیسا ہوتا ہے جسے پنجرے سے باہر نکال دیا گیا ہو...... مگر عید تو عید ہے...... سبحان اللہ! عبادت اور راحت کا شاندار امتزاج...... خوشی اور خدمت کا بہترین جوڑ...... اور برکت اور مسرّت کا حسین سنگم...... اس میں نہ غفلت ہے نہ حرام کاری...... نہ نمائش ہے اور نہ ایذاء رسانی...... مگر کیا کریں، کافروں کی دوستی اور صحبت نے کئی مسلمانوں کو ڈس لیا ہے...... اور انہوں نے ''عید'' جیسے پاکیزہ دن کو کافروں کے تہواروں جیسا سمجھ لیا ہے...... اور اب عید کے دن ناشکری کے جملے اُٹھتے ہیں...... کپڑے نہیں، جوتے نہیں...... فلاں عزیز گھر نہیں...... فلاں کیوں انتقال کر گیا...... بس میری قسمت میں خوشیاں کہاں؟...... اَسْتَغْفِرُ اللہ. وَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ......

آیئے عزم کریں کہ...... عید کے انعام والے دن...... ہر حال میں اپنے عظیم رب تعالیٰ سے خوش اور راضی رہیں گے......

☆ ...... عید کے دن اس بات کی فکر رہے کہ...... ہمارا رمضان المبارک قبول ہو جائے......

حضرت جبیر بن نفیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب عید کے دن آپس میں ملتے تو ایک دوسرے کو یہ دعاء دیتے:

تَقَبَّلَ اللهُ مِنَّا وَمِنْكَ

''اللہ تعالیٰ ہمارے اور آپ کے اعمال قبول فرمائے''......

عید کے دن کوئی ایسی حرکت، غفلت اور گناہ نہ ہو جو رمضان المبارک کے اعمال کو بھی ضائع کر دے...... خوشی کریں مگر حلال اور مباح...... اور ایک مسلمان کے لئے حرام میں خوشی ہے بھی کہاں؟

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"ہر وہ دن جس میں کوئی بندہ، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرے وہ اس کے لئے عید کا دن ہے...... اور ہر وہ دن جو ایک مومن اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر اور شکر میں گزارے وہ اُس کے لئے عید کا دن ہے"......

پھر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیوں نہیں کرتے؟

اللہ تعالیٰ نے زمین پر رزق اُتارا ہے...... کسی کو زیادہ دیا اور کسی کو تھوڑا...... جن کو اسلام اور ایمان کی نعمت ملی...... ان کو اگر رزق کم بھی ملا تو انہوں نے فکر نہیں کی...... لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے...... اور کافروں کے سفارتخانوں پر لائن لگانے کی بجائے...... انہوں نے اپنی ضروریات کو محدود کر لیا...... وہ اپنے اسلام پر راضی رہے...... تب ان کے فقر و فاقے میں ایسا سکون رکھ دیا گیا جو بادشاہوں کو...... خوابوں میں بھی نہیں ملتا...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری صحابی کو دیکھا کہ...... فقر و فاقے اور بیماری کی وجہ سے بہت سخت حالت میں ہیں...... نہ مال تھا نہ صحت...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ایسی خستہ حالت دیکھی تو ایک وظیفہ ارشاد فرمایا کہ...... یہ پڑھو گے تو حالت سدھر جائے گی...... اُن انصاری کا ایمان بہت بلند تھا...... فرمانے لگے میں ان دو چیزوں یعنی فقر و فاقے اور بیماری کے بدلے بڑی سے بڑی نعمت لینے کو بھی تیار نہیں...... حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تعریف فرمائی کہ...... جو اپنی ایسی حالت پر اللہ تعالیٰ سے راضی ہو اس کا مقام بڑے بڑے اعمال کرنے والوں سے بھی بہت اونچا ہے......

آج جس کے پاس عید کا نیا جوڑا نہ ہو وہ آہیں بھرتا ہے...... جس کے پاس عید کا نیا جوتا نہ ہو وہ آنسو بہاتا ہے...... جس کے بچوں کو عید پر زیادہ عیش نہ ملے وہ شکوے برساتا ہے...... یہ نہیں سوچتا کہ...... اصل نعمتیں اللہ تعالیٰ نے ہر غریب اور ہر امیر کو وافر عطاء فرمائی ہیں...... اسلام کی نعمت، ایمان کی نعمت، قرآن کی نعمت، رمضان کی نعمت...... روزوں اور تراویح کی نعمت...... جہاد کی نعمت...... ان نعمتوں کو ہر غریب سے غریب آدمی بھی حاصل کر کے...... آخرت کا بادشاہ بن سکتا ہے......

پھر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیوں نہیں کرتے؟......

عید کے دن کے دو ضروری کام

☆......عید کے دن کا پہلا کام یہ ہے کہ......دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور بڑائی اور زبان پر اس کی ''تکبیر'' ہو......دنیا کی ہر طاقت کا رعب دل سے نکال دینا ہے......ارے! سائنس نے ایسی کوئی ترقی نہیں کر لی کہ ہم نعوذ باللہ اسے سجدے کرتے رہیں......جب بجلی نہیں تھی تو لوگوں کے پاس روشنی کا انتظام آج کے زمانہ سے زیادہ اچھا تھا......کوئی اندھیرے میں نہیں مرتا تھا......لوگ سفر کرتے تھے......اور بہت صحت مند تھے......وہ آج کے لوگوں کی طرح پلاسٹک کی بوتلیں اور گیس کے سلنڈر نہیں تھے......منوں وزنی تلواریں ہاتھ کے پنکھے کی طرح گھماتے تھے......اور بھاری کمانوں سے تیروں کی بوچھاڑ کرتے تھے......عید کے دن اپنے دل سے بے حیا اور بدکار کافروں کی عظمت نکالنی ہے......امریکہ اور یورپ کی عظمت دل سے ختم کرنی ہے......یہ سب اللہ تعالیٰ کی عظمت کے سامنے اڑتا ہوا غبار بھی نہیں......اللہ ہی سب سے بڑا ہے اور اللہ ایک ہے......

اَللّٰہُ اَکْبَر۔ اَللّٰہُ اَکْبَر۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر۔ اَللّٰہُ اَکْبَر وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ......

☆......عید کا دوسرا کام یہ کرنا ہے کہ......اپنے دل کو......حقیقی نعمت یعنی اسلام کی یاد دلا کر خوش کرنا ہے......عید کا دن رونے پیٹنے اور دنیا کے غموں کو اپنے اوپر مسلط کرنے کا دن نہیں......یہ شکر اور خوشی کا دن ہے......اور شکر اور خوشی ان نعمتوں پر جو اصل اور قیمتی نعمتیں ہیں......الحمد للہ ہمارے پاس کلمہ طیبہ ہے......الحمد للہ ہمیں رمضان المبارک ملا......الحمد للہ ہمیں روزوں کی توفیق ملی......الحمد للہ ہمیں رمضان المبارک میں جہاد میں نکلنے یا جہاد کی خدمت کی توفیق ملی......ہمیں زیادہ تلاوت، زیادہ صدقے اور زیادہ عبادت کی توفیق ملی......ہمیں حضرت آقا مدنی ﷺ جیسے نبی، قائد اور رہبر ملے......اللہ اکبر یہ کتنی بڑی نعمت ہے؟......دنیا بھر کے کافر ہزار دولت کے باوجود......حضرت آقا مدنی ﷺ سے محروم ہیں......آپ بتایئے اس سے بڑی محرومی اور

کیا ہو سکتی ہے؟...... حضرات صحابہ کرام کو جب حضور پاک ﷺ مل گئے تو انہوں نے کیسی عظیم قربانیاں دے کر...... اس نعمت کی قدر کی......

عید کے دن ان بڑی بڑی عظیم نعمتوں کو یاد کر کے...... اپنے دل کو خوشی پر اور اپنے ہونٹوں کو مسکراہٹ پر لانا ہے...... ہم لاکھ گناہگار سہی...... مگر الحمد للہ مسلمان تو ہیں...... حضرت آقا مدنی ﷺ کے امتی تو ہیں...... یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے......

عید کے دن خوش رہیں

عید کے دن اپنے دل کو آمادہ کریں کہ وہ خوش رہے...... جس طرح مال ملنے پر...... بچت ہونے پر...... اور عیش آرام حاصل ہونے پر خوش ہوتا ہے...... جس طرح گاڑی، کوٹھی، کپڑے، جوتے ملنے پر خوش ہوتا ہے...... اس سے بڑھ کر...... مسلمان ہونے پر خوش ہو...... کہ اللہ پاک نے دنیا کی سب سے قیمتی اور مہنگی نعمت ''اسلام'' مجھے دی ہے...... رمضان پر خوش ہو...... قرآن پر خوش ہو...... جہاد پر اور صدقہ پر خوش ہو...... شیطان دل میں غم ڈالے کہ تمہارے پاس تو رہنے کی جگہ نہیں...... تم اپنے بچوں سے دور...... تم محروم وغیرہ...... تو جواب دیں...... مسٹر شیطان! نہیں، نہیں۔ میں یہ سب آج نہیں سوچ سکتا...... آج میں اپنے رب کی حقیقی نعمتوں پر خوش ہوں...... دنیا تو جس کے پاس ہو وہ بھی پریشان...... جس کے پاس نہ ہو وہ بھی پریشان......

شکر کریں، احتجاج نہیں

بعض لوگ خصوصاً خواتین...... عید کے دن احتجاج کا موڈ بنا لیتی ہیں...... وہ گھرانے جن میں کسی کا انتقال ہو گیا ہو...... یا گھر کا کوئی عزیز فرد جیل یا مصیبت میں ہو...... ایسے گھرانوں کی خواتین عام طور سے کہتی ہیں...... اس سال ہم عید نہیں منا رہے...... اور پھر پرانے کپڑے پہن کر...... بھوت کی صورت بنا کر...... احتجاج کرتی ہیں...... خود بھی روتی ہیں، دوسروں کو بھی رلاتی ہیں...... یہ طریقہ ناشکری...... اور تکبر والا ہے...... عید تو ایک ''دینی خوشی'' ہے......

رمضان المبارک کی رحمتوں اور برکتوں کی خوشی...... پس جس کی رمضان المبارک میں بخشش ہوگئی...... اس کی عید تو خود ہی ہو جاتی ہے...... اور جو رمضان المبارک میں محروم رہا...... وہ لاکھ خوشیاں اور مستیاں کرلے...... اس کی کوئی عید نہیں...... عید کا دن شکر اور شکرانے کا دن ہے...... اگر آپ کے کسی عزیز کا انتقال ہوگیا ہے تو...... آپ تلاوت کر کے اور نوافل ادا کر کے...... اس کے لئے خوب ساری دعائیں کریں...... اگر آپ کے عزیز جیل میں ہیں تو...... تلاوت اور نوافل کے بعد ان کی رہائی کے لئے دعاء مانگیں...... مگر احتجاج والا ماحول نہ بنائیں...... ہم اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں...... ہم خدا نہیں کہ سب کچھ ہماری مرضی سے ہو...... اللہ پاک کی مرضی جس کو چاہے زندہ رکھے...... اور جس کو چاہے موت دے...... ہمارا کام اس کی تقدیر پر راضی ہونا ہے اور اس سے صبر کی دعاء کرنا ہے...... اگر ہم اکڑیں گے اور کہیں گے کہ ہمارے ساتھ ایسا کیوں ہوا؟...... تو یہ تکبر کی علامت ہے...... مسلمان کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا بندہ اور غلام رہے...... اور خود کو کچھ نہ سمجھے......

وہ تو مزے میں ہیں

وہ خواتین جن کے بیٹے یا خاوند...... اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہیں...... ان کو تو عید کے دن بہت خوشی کرنی چاہئے...... اور بہت شکر ادا کرنا چاہئے...... یہ سعادت تو کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے...... بدقسمتی دیکھئے کہ وہ عورتیں...... جن کے بیٹے یا خاوند کافروں کے ملکوں میں...... مال کمانے کیلئے گئے ہوئے ہیں...... وہ تو عید کے دن خوش ہوتی ہیں...... حالانکہ ان کے لئے پریشانی، خطرے اور نقصان والی بات ہے...... جبکہ وہ عورتیں جن کے بیٹے، خاوند یا بھائی...... اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہوتے ہیں...... وہ غم کرتی ہیں...... حالانکہ ان کے تو مزے ہی مزے ہیں...... اللہ تعالیٰ توفیق دے تو...... قرآن پاک میں جہنم کا تذکرہ پڑھیں...... اور شمار کریں کہ جہنم کا تذکرہ کتنی بار ہے...... اور جہنم کتنی خوفناک ہے...... اور وہاں ایک منٹ گزارنا کتنا بڑا عذاب ہے...... یقین

جانیں یہ جہنم حق ہے...... اور وہ اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں کے لئے بھڑک رہی ہے...... چیخ رہی ہے...... اور چنگھاڑ رہی ہے...... اگر آپ کا بیٹا اور خاوند...... اس جہنم سے بچنے کے لئے اور جنت کو پانے کے لئے ...... جہاد میں نکلے ہیں تو ...... یہ بہت خوشی کی بات ہے...... دنیا تو چند روزہ ہے...... کبھی قبرستان جا کر قبروں کو گنیں ...... سب لوگ مر رہے ہیں ...... اور سب لوگ مر جائیں گے...... جن کے بیٹے اور خاوند حقیقی مستقبل کو سنوارنے کے لئے نکلے ہیں...... وہ شکر کریں اور خوشیاں منائیں ...... تلاوت کریں، نوافل ادا کریں اور ان کی کامیابی کیلئے دعا مانگیں......

قناعت کا تاج پہنیں

اللہ تعالیٰ نے جن کو غریب بنایا ہے...... وہ مالداروں سے افضل ہیں...... وہ مالداروں سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے...... اور وہ انبیاء علیہم السلام کے طریقے پر ہیں...... وہ اپنی آنکھوں میں لالچ، محرومی...... اور سوال کی ذلت نہ بھریں...... اپنے سر پر قناعت کا تاج رکھیں...... عید کے دن نئے کپڑے...... بالکل ضروری نہیں ہیں...... بچوں کے لئے نئے جوتے ہرگز ہرگز ضروری نہیں ہیں...... اس لیے ان چیزوں کا غم نہ کھائیں...... اور نہ اپنے دل میں اللہ تعالیٰ سے شکوہ لائیں...... پیوند لگے کپڑوں میں جو عزت اور شان ہے...... وہ ریشم کے لباس میں نہیں ہے...... کسی کو اس بات پر نہ کوسیں کہ وہ ہمیں...... کیوں نہیں دیتا...... اور نہ اپنے بیوی بچوں کو...... کسی کے مال پر نظر کرنے دیں...... قناعت اور استغنا کا تاج پہنیں...... اور قبر کی مٹی کو یاد رکھیں...... رب کعبہ کی قسم!...... دنیا انہیں لوگوں کو ستاتی ہے جو موت اور قبر کو بھول جاتے ہیں...... اور جو لوگ موت اور قبر کو یاد رکھتے ہیں...... یہ دنیا ان کے قدموں پر گرتی ہے...... عید کا ایک دن بھی گزر جائے گا...... چاروں طرف دنیا کے میلے دیکھ کر اپنی فقیری کو داغدار نہ ہونے دیں......

صدقۂ فطر...... پاکی

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

’’نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقۂ فطر کو فرض فرمایا تا کہ روزہ دار فضولیات اور بیہودگی کی باتوں سے پاک ہوجائیں اور تاکہ (عید کے خوشی والے دن میں) مسکینوں کے کھانے کا بندوبست ہوجائے۔ چنانچہ جس نے (عید کی) نماز سے پہلے صدقۂ فطر ادا کردیا تو یہ اس کے روزوں کو پاک کرنے والا مقبول صدقہ ہوگا۔ اور جس نے نماز کے بعد اداء کیا تو یہ عام صدقات کی طرح ایک صدقہ ہوگا۔ (یعنی صدقۂ فطر تو اگرچہ اداء ہوجائے گا لیکن تاخیر کی وجہ سے وہ اجر وثواب اور وہ فضائل نہ مل پائیں گے جو نمازِ عید کی ادائیگی سے قبل صدقۂ فطر اداء کرنے سے حاصل ہوتے ہیں۔)‘‘

رواہ ابوداؤد و ابن ماجۃ والحاکم. وقال: صحیح علی شرط البخاری

(الترغیب والترہیب / کتاب الصوم، الترغیب فی صدقۃ الفطر وبیان تاکیدھا / ج ۲ / ص ۹۶ / ط، وحیدی کتب خانہ، پشاور)

صدقۃ الفطر...... خاص ملاقات

عید الفطر کے دن...... مسلمانوں کے لئے دو بڑی خوشیاں ہیں...... ایک یہ کہ...... اس دن اللہ تعالیٰ ’’صدقۃ الفطر‘‘ قبول فرماتا ہے...... یہ بہت بڑی سعادت ہے کہ...... اللہ تعالیٰ ہمیں مال عطاء فرما کر...... پھر اس میں سے کچھ اپنے نام پر قبول فرمالے...... اور اسے ہماری آخرت کے لئے محفوظ فرمادے...... اس لیے عید کے دن پہلا کام ’’صدقۃ الفطر‘‘ ادا کرنا ہے...... دل کی خوشی کے ساتھ خوب زیادہ سے زیادہ ’’صدقۂ فطر‘‘...... اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے ادا کریں...... اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اس نے...... ہمیں اس کی توفیق عطاء فرمائی...... دوسری خوشی...... مسلمانوں کے اجتماع میں...... اللہ تعالیٰ کے حضور دو رکعت نماز ادا

کرنے کی ہے...... اللہ اکبر کبیرا...... رمضان المبارک میں محبوب کی خاطر...... بھوکے پیاسے رہنے والے عاشقوں کو...... آج ایک خاص ملاقات پر بلایا گیا ہے...... یہ خاص ملاقات ہے عید کی نماز...... اس لیے صبح اٹھ کر خوب اچھی طرح نہالیں...... پاک صاف ہو جائیں...... اپنے لباس میں سے جو اچھا ہو وہ زیب تن کریں...... خوشبو لگائیں...... مسواک کر کے منہ کو معطر کریں...... جو عطر میسر ہو وہ لگائیں...... سرمہ اور عمامہ سے زینت حاصل کریں...... الغرض محبوب سے خصوصی ملاقات کی خوب اچھی طرح تیاری کر کے...... جلدی جلدی...... عیدگاہ پہنچ جائیں...... پہلی صف میں امام صاحب کے بہت قریب...... کیونکہ آج خاص نماز ہے...... اور خاص ملاقات...... ایسا نہ ہو...... بچوں کی انگلیاں پکڑتے...... قیمتی جوتیاں سنبھالتے...... اور لوگوں کی خاطر پہنے گئے کپڑوں کو سنوارتے...... ہماری عید کی نماز سڑک پر ادا ہو رہی ہو......

صدقۂ فطر...... رمضان کی عبادت کی کمی کوتاہی کی تلافی

صدقۂ فطر واجب ہے۔ یہ مسلمانوں کیلئے اللہ پاک کا انعام ہے کہ اللہ پاک ان سے کچھ مال قبول فرمائے۔ یہ رمضان کی عبادت میں کمی، کوتاہی کی تلافی اور ازالے کا ذریعہ ہے۔ اسے دل کی خوشی سے اپنی استطاعت کے مطابق جلد ادا کرنا چاہئے۔ ہمارا عظیم مالک اور رب ہم سے کچھ مال قبول فرمائے۔ یہ کتنی بڑی خوش نصیبی ہے۔ اللہ پاک کیلئے تو جان اور جسم کا ہر ذرہ قربان۔

عید کے دن کی تیرہ سنتیں

''عیدالفطر'' مسلمانوں کی ایک ''دینی خوشی'' ہے...... یہ کرسمس، دیوالی، ہولی...... اور بیساکھی جیسا کوئی بدمست تہوار نہیں ہے...... اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو پوری دنیا میں ایک ''امتیازی شان'' عطا فرمائی ہے...... اس لیے مسلمانوں کی عبادات بھی امتیازی شان رکھتی ہیں...... اور ان کی خوشیاں بھی...... شیطان نے ہر مذہب کی عبادات میں ڈھول باجے...... اور دوسری خرافات شامل کر دی ہیں...... مگر اسلامی عبادات شیطان کی ملاوٹ سے محفوظ

ہیں...... نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ...... اور جہاد...... ہر عبادت خالص ہے...... باوقار ہے اور اخلاق کی تعمیر کرنے والی ہے...... اللہ تعالیٰ کے نزدیک سچا اور برحق دین...... صرف ''دین اسلام'' ہے...... اور حضور اکرم ﷺ کی بعثت کے بعد...... اسلام کے علاوہ اور کوئی راستہ مقبول نہیں ہے...... دنیا بھر کے دشمنان اسلام مسلمانوں کی ''امتیازی شان'' کو ختم کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں......

دوسری طرف کچھ نادان مسلمانوں نے بھی...... اپنی عید کو...... کافروں کے تہواروں کی طرح...... لباس کی نمائش، ہلڑبازی، شور شرابے...... اور بدمستی کا دن سمجھ لیا ہے...... کاش! مسلمانوں کو یاد رہے کہ وہ ''خیر امت'' ہیں...... اور انہیں پوری انسانیت تک ''پیغامِ ہدایت'' پہنچانے کیلئے بھیجا گیا ہے...... مسلمان کبھی بھی شیطان اور روقت کا پجاری نہیں ہوسکتا...... مسلمان دراصل ان نظریات کا نام ہے...... جو آسمانوں کے اوپر سے...... انسانوں کے رب نے نازل فرمائے ہیں...... عبادت کا وقت ہو تو مسلمان تب بھی...... مدینہ منورہ کی طرف دیکھتا ہے...... اور حضرت آقا مدنی ﷺ سے طریقہ پوچھتا ہے...... اور جب خوشی کا وقت ہو تب بھی...... مسلمان مدینہ منورہ ہی سے خوشی منانے کا طریقہ سیکھتا ہے...... مدینہ منورہ سے ملنے والی ہدایات کی روشنی میں حضرات علماء کرام نے...... عید کے دن کے لئے تیرہ سنتیں ذکر فرمائی ہیں...... وہ یہ ہیں......

(۱) ...... شرع کے موافق اپنی آرائش کرنا

(۲) ...... غسل کرنا

(۳) ...... مسواک کرنا

(۴) ...... حسب طاقت اچھے کپڑے پہننا

(۵) ...... خوشبو لگانا

(۶) ...... صبح کو بہت جلد اٹھنا

۷ ......عیدگاہ میں بہت جلد جانا

۸ ......عید الفطر میں صبح صادق کے بعد عیدگاہ میں جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھانا اور عید الاضحیٰ میں نماز عید کے بعد اپنی قربانی کے گوشت میں سے کھانا مستحب ہے۔

۹ ......عید الفطر میں عیدگاہ جانے سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا

۱۰ ......عید کی نماز عیدگاہ میں پڑھنا، بغیر عذر شہر کی مسجد میں نہ پڑھنا

۱۱ ......ایک راستہ سے عیدگاہ میں جانا اور دوسرے راستہ سے واپس آنا

۱۲ ......عیدگاہ جاتے ہوئے راستہ میں اَللّٰهُ اَكْبَر. اللّٰهُ اَكْبَر. لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر. اَللّٰهُ اَكْبَر وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ......عید الفطر میں آہستہ آہستہ کہتے ہوئے جانا اور عید الاضحیٰ میں بلند آواز سے کہنا

۱۳ ......سواری کے بغیر پیدل عیدگاہ میں جانا......

شوال کے چھ روزے

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

""جس شخص نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور پھر رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے بھی رکھے تو وہ شخص زمانہ بھر روزے رکھنے والے کی طرح ہے۔""

(رواه مسلم فی کتاب الصیام، باب استحباب صوم ستة ایام من شوال اتباعاً لرمضان۔ رقم الحدیث: ۱۱۶۴ (۲۰۴) ط، دار الکتب العلمیة، بیروت)

رمضان المبارک کے بعد......

جب رمضان المبارک کی بہاریں چلی جاتی ہیں تو شیطان زخمی سانپ کی طرح پھنکارتا ہوا پھر میدان میں اُتر آتا ہے......وہ توبہ کرنے والوں کی توبہ ختم کرانے کے لئے زور لگاتا ہے......اور کافروں اور منافقوں کو مجاہدین کے خلاف اُکساتا ہے......اس لئے ہمیں چاہئے

کہ بیدار اور ہوشیار رہیں اور توبہ کو نہ ٹوٹنے دیں...... اور اگر ٹوٹ جائے تو دوبارہ جوڑنے میں دیر نہ لگائیں...... رمضان المبارک میں تو بہت تلاوت ہوتی تھی...... اب بھی تلاوت کا ناغہ نہ کریں......نوافل کا بھی حتی الوسع اہتمام رکھیں...... اور اپنے دینی کاموں میں بغیر کسی وقفے اور چھٹی کے......خود کو اس کا محتاج سمجھ کر...... پوری طرح سے جڑے رہیں...... رمضان المبارک کے بعد پندرہ دن تک زیادہ محنت کی ضرورت ہوتی ہے...... کیونکہ ان دنوں میں نفس اور شیطان بہت زور لگاتے ہیں......

☆......☆......☆

سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ. سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتِ.

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ بَارِكْ وَ سَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ